

جیمس ہپیڈ لے چیز کے شہکار

دروغ گو

جیسے ہیڈ لے چارز کا تازہ ترین ناول پیش خدمت ہے۔
چیز (CHASE) کے پڑھنے والے اس کی تحریر سے اچھی طرح
واقف ہیں لیکن موجودہ ناول کے بارے میں اگر یہ درخواست
کیا جائے کہ کریئر ان کی توقعات سے بڑھ کر ہے تو
بے جا نہ ہوگا۔ بعض انسانوں پر جھوٹ کی اتنی تھیں جی
ہوئی ہیں کہ جب یہ تھیں ہنسی ہیں تو بظاہر دیوقامت
نظر آتے والا انسان جو بنا اثبات ہوتا ہے۔ ایک ایسے شخص
کی کہانی جس نے اپنی ساکھ اور ان کی خاطر جھوٹ کو اپنے لیے جائز قرار دیا تھا

ہم پہنچا بی تھی، ان کا کتنا تھا کہ گولف کھیلنے ہوئے جتنے کا درباری
اور تجارتی معاملات طے پاتے ہیں اتنے دفاتر اور اجلاسوں میں
بھی نہیں ہوتے اور یہ تجربے نے اُس کی تصدیق کر دی۔
جولن کے ایک انوار کو یہ گولف کے میدان میں تنہا پکھیں
کر رہا تھا کہ ایک ساٹھ سالہ طویل قامت نمونہ آدمی نے بولپنے
ہوا ملاز سے کوئی بہت دولت مند اور ذی حیثیت آدمی معلوم
ہوتا تھا، مجھے کھیلنے دیکھی اور یہ کھیل سے بہت متاثر ہوا اُس
نے مجھے اپنا کھیل بھی دکھا یا اور میری رائے دریافت کی۔ وہ کوئی
اچھا کھلاڑی نہیں تھا۔ اُس کے کھیل میں بہت سی خامیاں اور

آج جب میں پلٹ کر گزرتے ہوئے دلوں پر نظر ڈالتا ہوں
اُس تو احساس ہوتا ہے کہ مجھے جن پریشان کن واقعات
سے دوچار ہونا پڑا اُن کے عوامل اور محرکات دراصل چار سال قبل
میری زندگی میں داخل ہو چکے تھے۔ اُس وقت میں ایک الیکٹرونک
کمپنی میں منشی سی تنخواہ پر کام کرنے والا ایک معمولی سا مینیجر تھا
حالانکہ میری علمی قابلیت و صلاحیت اس جگہ کے معیار سے کہیں
زیادہ تھی میرے والد اسی کمپنی میں چیف اکاؤنٹنٹ تھے، میں
نے اُن ہی کے مشورے پر الیکٹرونک میں ماسٹر کی ڈگری حاصل
کی تھی اور اُن ہی کی ہدایت پر گولف کھیلنے میں بھی خاصی مہارت



یونیورسٹی سے میرے باپے ہیں معلومات بھی کہ نہیں ملان معلومات سے وہ پوری طرح مطمئن تھا۔ اس نے کہا کہ کبھی کسی مجھ جیسے متفق افراد کو مدد کر کے اُسے مسرت ہوئی ہے، خاص طور سے ایسے افراد جو کسی دکنی طرح اس کے کام آئے ہوں اور اسی جذبہ کے تحت وہ میری مدد بھی کرنا چاہتا ہے۔

لاس اینجلس اور سان فرانسسکو کے درمیان ایک قصبہ تھا، شرفی جوانوں بڑی تیزی سے ترقی کر رہا تھا اور مستقبل قریب کے ایک بڑے صنعتی اور تجارتی شہر کی حیثیت سے ابھر رہا تھا۔ بیل نے بتایا کہ جبکہ شرفی میں اپنی ایک برانچ بڑے اصلی پیلے پر کھولنا چاہتا ہے، اس برانچ کے لیے جدید ترین کمپیوٹر برنسٹینس کلکلیڈریز وغیرہ خریدنا اور نصب کرنا ہوں وہ یہ چاہتے تھے دینا چاہتا ہے، بینک چھ عینے کے اندر کھل جائے گا۔ وقت بہت کم ہے۔ وہ مجھے نہیں بھٹکتی مہلت دے رہا ہے۔ میں اس مدت میں مختلف مشینوں کے باپے میں اپنے مشن سے سفارشات اور کل لاگت کا تخمینہ لگا کر اس کے سامنے پیش کروں اگر وہ اُسے پسند آگیا تو مجھے کام مل جائے گا۔ میں نے دھڑکتے دل اور آئندہ تے ہوئے جوش و مسرت کے ساتھ اس کی پیشکش منظور کر لی۔ یہ فرل نے مجھے اپنے مابین لیت بل ٹکس کے پاس بھیجا دیا کیونکہ مجھے اس کے ساتھ مل کر کام کرنا تھا اور آئندہ اتوار کو کولف کلب میں ملاقات کا وعدہ کیا۔

بل ٹکس سے ملاقات ہوئی تو مجھے چھوٹے تدار اور بجاری

کمزور بال تھیں، میں نے اسے مختلف مشن دے دیے، کچھ خاص مگر کی باتیں بتائیں جو اس نے بہت جلد سمجھ لیں۔ اس کے نتیجے میں اس کا بیل کافی بہتر ہو گیا۔ وہ بہت خوش ہوا۔ اس نے بتایا کہ آج اس کا ایک بیج ہے اور میری ہدایت کی روشنی میں اسے آمید ہے کہ وہ بیج ضرور جیت جائے گا، اس کے بعد اس نے اپنا تعارف کرایا۔ اس کا نام فیمل بریگیٹن تھا میں بیل نے کہہ دیا کہ میں نے یہ نام اس رکھا تھا جانتا تھا کہ وہ کاروباری حلقوں میں بڑی شہرت اور بڑی اونچی پوزیشن کا مالک ہے، وہ کیلیفورنیا میں بینک کا صدر تھا جس کی شاخیں پوری اسٹیٹ میں پھیلی ہوئی تھیں۔

بیل نے مجھ سے میرے باپے میں پوچھا میں نے اسے بتایا کہ میرا نام لاری کوکس ہے، میں نے فلاں یونیورسٹی سے ایک بیچ میں ماسٹر کی ڈگری لی ہے اور فلاں مینی میں منیجنگ کی حیثیت سے کام کرتا ہوں وغیرہ وغیرہ۔ بیل نے کہا کہ اس طرح تو میں اپنی صلاحیتوں کو ضائع کر رہا ہوں، موجودہ ملازمت میرے لیے قطعاً مناسب نہیں ہے اور یہ کہ میں اس سے پہلے کہ دن دینے صبح اس کے آفس میں آکر ملاقات کروں وہ جو کچھ میرے لیے کر سکتا ہے ضرور کریگا۔ اس جیسے آدمی سے ملنا ہی میرے لیے بڑی بات تھی مجھے یقین ہو گیا کہ اب میری زندگی کے ایک نئے باب کا آغاز ہونے والا ہے۔ چنانچہ دو سے دن میں مقررہ وقت پر بیل سے ملنے پہنچ گیا، اس نے بڑی گرم جوشی سے میرا استقبال کیا۔ وہ اپنا گرافٹ کیوجیت گیا تھا اور بہت خوش تھا، انسا ہی نہیں اس نے



ہم کا یہ خوش باش شخص بہت پسند آیا۔ میری اپنی عروس وقت
تئیس سال کے لگ بھگ تھی، وکسن مجھ سے بن چار سال بڑا معلوم
ہوتا تھا، اس نے بتایا کہ اس کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی واقعہ پیش
آیا تھا، ایک تیس فیمل کہیں جا رہا تھا، موسلا دھار بارش پوری
تھی، راتے میں اس کی کار کا پیچہ نیچر چڑھ گیا، اوھر سے کہیں وکسن
بھی آ رہا تھا اس نے بارش میں فرل کو پریشان دیکھا تو اس کی
کار سے اس پیڑ پر چل کھال کر گر گیا، نتیجہ یہ کہ فرل نے اپنے بیک اور
اس کی بلونچوں سے متعلق تعمیراتی کاموں کا انچارج وکسن کو سونپ دیا، وکسن
نے ساتھ ہی پیچی لگا کر فرل جتنا قدر شناس اور جہاں ہے اتنا
ہی بااصل اور منت مزاج بھی ہے، ٹھیک بجا کہو کہ لیا ہے۔ راجھی
کو تباہی ہوئی یا کسی بھی طرح قدر میں ہی العیش آئی تو وہ فوراً کون
چوکر بارہ رکھال لے گا چونکہ اس سلسل میں بیک کے پیچہ ایک
مینس سے گفتگو کرنا بھی ضروری تھا اور وہ شرفی میں رہنا تھا
اس لیے طے ہو کر اس میں کل شرفی جاؤں، ایک سیلٹ ڈول بن گیا
کروں، وکسن اور مینس بھی وہیں آجائیں گے اور پھر اس میں طے
کر لیا جائے گا کہ کس قسم کی کتنی مشینری درکار ہے اور اسے بیک
میں کہاں کہاں لگایا جائے گا۔

میں دن کے چند ہی انتظار اور طراب کے بعد آفریجے وکسن
کا فلان لگا کر میری رپورٹ منظور کر لی گئی ہے، فرل کے اپنے منہوں
سے ایک خط دفتر میں میرے نام لکھا ہوا ہے جس میں مجھے اس
بات کا اعتماد دیا گیا ہے کہ میں کیلفورنیا شیل بیک کی جانب
سے اپنی موجودہ مشینری جہاں سے چاہوں خرید سکتا ہوں، ظاہر
ہے کہ میری خوشی کا کوئی اندازہ نہیں تھا، میں محسوس کر رہا تھا کہ
میں نے ترقی کے راستے پر اپنا قدم رکھ دیا ہے اور تقدیر نے ساتھ
دیا تو میں بہت ملکہ کہیں سے کہیں پہنچ جاؤں گا۔

میں نے جہاز بیعت کے اندر تمام مطلوبہ مشینوں کے سود
مکمل کر لیے، فرل کے نام میں مادہ کا اثرا تھا۔ بڑی سے بڑی کمپنی
بھی کرپٹ دینے کے لیے تیار تھی مجھے کوئی دشواری پیش
نہیں آئی۔ مجھے یقین تھا کہ مشینوں کی سپلائی مکمل ہونے کے
بعد جب بلوں کی ادائیگی ہوگی تو میرے کمیشن کی رقم بھی کافی
بن جائے گی۔ میں اس شرفی میں ہی منتقل ہو گیا اور ایک دو
کروں کا فلیٹ کر لے پرلے لیا۔ وکسن مینس اور میں بڑی محنت
اور باہمی تعاون سے کام کرنے لگے۔

ایک رات کھانا کھاتے ہوئے وکسن نے پوچھا کہ میں ایک شوب
سٹر کے بارے میں بھی کچھ جانتا ہوں، میں نے کہا کہ جانتا کیا
معمولہ شوبسٹر میں پیرا پینڈیو معدون تھا اور میں نے اس
میں سب سے زیادہ مہر حاصل کیے تھے، وکسن نے مشورہ دیا کہ اگر میں
فرل کو وطن کر سکوں تو بہت کتا ہے کہ بیک میں سیکورٹی سٹر
اور اس کی تقصیر کا کام بھی مجھ مل جائے۔ میں نے فوراً تبادری
شروع کر دی، خود بھی سوچا مختلف ماہرین سے شوبسٹر بھی حاصل
کیے اور اپنا پورا پلان مع ضروری آلات اور آن پرائے والے
اخراجات کے تخمینہ کے ساتھ تیار کر لیا، مجھے یقین تھا کہ میں نے
بترین سیکورٹی سٹر تیار کیا ہے اور دو فرل کو ضرور پسند آئے گا
اور جہاں بھی ایسا ہی، ایک انوار کو گولف کا میچ کھیلنے کے بعد پڑ
نے اپنا پلان فرل کے سامنے پیش کر دیا۔ اسے پوری تفصیلاً

انگلنڈ فرل سے حسب وعدہ گولف کلب میں ملا تھا
ہوئی اس نے میرے ساتھ ایک میچ کھیلا۔ میں نے دانستہ اسے
جیتنے کا موقع دیا، وہ مجھ سے ہرگز بہت خوش ہو کر کھیل سے ناراض
ہو کر میں نے اسے اپنی رپورٹ پیش کی پہلے تو اس نے اس
ماسوی ڈائجٹ ۱۵ ستمبر ۱۹۵۹ء

میرے والد کو نقل تھا کہ ایک بڑے تالاب میں چھوٹی
مچھلی بن کر رہنے سے بہتر ہے کہ ایک چھوٹے تالاب میں بڑی
مچھلی بن کر رہا جائے کیلئے قسمت نے ترقی کرنے کا یہ سنہری موقع
دیا تو میں نے سوچا کہ کیوں نہ ایک بڑے تالاب میں بڑی مچھلی بن
کر رہا جائے میں نے اپنا مستقبل فرل سے وابستہ کرنے کا فیصلہ کر
لیا، چنانچہ میں نے اسی روز اپنی کمپنی کی ملازمت سے استعفیٰ دیدیا۔
شرفی میں وکسن اور مینس سے ملاقات ہوئی مینس چاہیں
پنیا نہیں ہیں کی عمر کا ایک شریف اور خجندہ مزاج انسان تھا اور
اپنے کام سے کام کر کھتا تھا، اس نے مجھے تفصیل سے بتایا کہ وہ
بیک میں کس قسم کی اور کسی مشینری کتنی تعداد میں جانتا ہے، اس
نے کہا کہ بیک کی پروا نہیں مگر جو چیز بھی بہترین ہو، اگلے چار
دن میں نے بڑی محنت سے کام کیا تمام ضروری امداد و شمار جمع کیے۔
مشینوں کے بارے میں بہت سی معلومات مجھے مل چکیں پھر اور
ہم پہنچائیں اور ہفتہ کی رات تک جلا مشینوں کے بارے میں
اپنی کماؤ پر مشورے اور سفارشات کے ساتھ ہی ان کی لاگت کا
تخمینہ تیار کر لیا۔

انگلنڈ فرل سے حسب وعدہ گولف کلب میں ملا تھا
ہوئی اس نے میرے ساتھ ایک میچ کھیلا۔ میں نے دانستہ اسے
جیتنے کا موقع دیا، وہ مجھ سے ہرگز بہت خوش ہو کر کھیل سے ناراض
ہو کر میں نے اسے اپنی رپورٹ پیش کی پہلے تو اس نے اس

سے ہر بات سمجھائی۔

”سٹر فیمل“ آفر میں جس نے کہا اگر تم نے یہ سسٹم منظور کر لیا تو میں گارنٹی دیتا ہوں کہ کھیتیں بینک میں کبھی سیکورٹی کے بارے کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ خزانوں میں مختار بینک دنیا کا محفوظ ترین بینک ہوگا۔“

فیمل کو برائے روزہ سیکورٹی سسٹم اور دنیا میں محفوظ ترین بینک وال بات بہت پسند آئی اس نے کہا کہ ہم اسے بطور پیلیٹی بھی استعمال کریں گے۔ اگلے دن بورڈ کی میٹنگ تھی، فیمل نے مجھے میٹنگ میں ملکا کر منعقد کیا کہ میں خود نما ڈائریکٹر کے سامنے اپنے سیکورٹی سسٹم کی وضاحت کروں میں نے نصف گھنٹہ تک بورڈ کے سامنے تقریر کی نقشوں اور چارٹوں کی مدد سے انھیں ایک ایک بات بتائی اور سمجھائی کہ اگر میرے تجویز کردہ سیکورٹی سسٹم کو اپنایا گیا تو خزانوں کا بینک دنیا کا محفوظ ترین بینک کہلائے جانے کا بجا طور پر مستحق ہو سکتا ہے۔

حسب سابق تین دن کے بعد وکسن نے مجھے فون کیا کہ بورڈ نے فیمل سیکورٹی سسٹم پس کر دیا ہے اس نے بتا کر فریل بہت ہی خوش ہے اور فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس کی بین الاقوامی پرائز شپ کی جائے گی، اس نے یہ بھی کہا کہ مستقبل قریب میں فیمل اور ٹی بی برانچیں کھولنا چاہتا ہے اس کا مطلب ہے کہ منطق طور پر ہر موقع پر مجھے بزنس مشینیں سپلائی کرنے اور سیکورٹی سسٹم نصب کرنے کا کام دیا جائے گا دوسری طرف اسے ہر بینک کی تعیر کا فرض سونپا جائے گا تو کیوں نام دونوں مل کر ایک کمپنی بنالیں ایک دوسرے کے پارٹنر بن جائیں اور پھر یہ کمپنی نہ صرف کیلیفورنیا نیشنل بینک بلکہ اسی قسم اور اسی نوعیت کے دوسرے اداروں کے لیے ایسی ہی خدمات انجام دے۔ میں خود بھی کچھ ایسی ہی بات سوچ رہا تھا میں نے اپنی آدمی کا اظہار کیا لیکن اس نے پہلے کہ ہم کوئی نفعی فیصلہ کرتے ضروری تھا کہ فیمل سے اس مسئلہ پر گفتگو کرتے۔ فیمل کو تو یہ تجویز پسند آئی اور اس نے وعدہ کیا کہ بینک کے ذریعہ اور دوسرے ذرائع سے بھی وہ جتنا بزنس ہمیں دلا سکتا ہے وہ لانے کی پوری کوشش کرے گا، ہمارے لیے فیمل جیسی اہم شخصیت کا یہ وعدہ بہت اہمیت رکھتا تھا۔ چنانچہ ہم نے برٹراکٹور وکسن کا رپورٹیشن کے نام سے ایک ادارہ قائم کر دیا اور ایک چھڑا سا آفس کر لے پر لے لیا۔

تقریباً چھ ماہ بعد خزانوں میں وسیلے محفوظ ترین بینک کا افتتاح ہوا تقریب کی اہمیت اور وسیع پیمانے پر پیلیٹی کا اندازہ اس طرح لگا یا جا سکتا ہے کہ خواہ وہ سنٹ کے لیے ہی سی محض صدر امریکہ نے بھی ہر نفس نفیس شرکت کی۔ اس کے بعد

خزانوں کا قصبہ تیزی سے ترقی کرنا لگا۔ نئے نئے تجارتی اور صنعتی ادارے قائم ہوئے اور تقریباً ہر ادارے کے دفاتر کی تعمیر و ترقی شین کی سپلائی اور سیکورٹی سسٹم قائم کرنے کا کام ہمارے سپرو و کیا گیا۔ ہمدی کارپوریشن اس پھولے سے دفتر سے نکل کر اس سے بڑے ادارہ جہز اس سے بڑے آفس میں منتقل ہوتی گئی۔ ہمال تک کہ جب چوتھا سال شروع ہوا تو ہمارے ادارے کے اسٹاف اور ورکرز کی تعداد پچاس افراد تک پہنچ چکی تھی۔

میں اگرچہ نوکھنے دفتر میں کام کرنا تھا اگر اوقات گھر بھی کام لے آتا تھا مگر انوار کا دن ہر صورت میں گولف کھیلنے کے لیے فارغ رکھتا، ہمارے پہلے انوار کو فیمل سے ایک میج ہو کر رہا تھا۔ باقی انواروں کے لیے بھی مجھے خزانوں کے معزز اور باسٹون افراد کے ساتھ کھیلنے کا موقع ملتا رہتا تھا۔ صورت حال یہ تھی کہ رفتہ رفتہ وہ بائیں پیش آنا شروع ہوئیں جھوٹے میری ملی بینگی خورشید کا لڑائی کے سکون کو تہہ بالا کر دیا مجھے ذہنی غلبی اور جیانی طور پر ایسی تکالیف اور پریشانیوں میں مبتلا کر دیا کہ ان کی یاد آج بھی میرے لیے سولان روح ہے۔

موتے اتفاق یہ جون ہی کا حید تھا اور انوار کا دن مجھے فیمل کے ساتھ گولف کھیلنا تھا، میں کلب جانے کی تیاری کر رہا تھا کہ فیمل کا فون آیا، اس کی کار میں وقت پر خراب ہوگئی تھی۔ انوار کا دن تھا اور کتاب بند تھے فوری طور پر اس کی مرمت بھی نہیں ہو سکتی تھی اس لیے اس نے معذرت چاہی کہ آج کلب نہیں آ سکتا۔ پارٹنر عموماً پہلے سے مقرر کر لیے جاتے ہیں مجھے امید نہیں تھی کہ اب کلب میں کوئی کھیلنے والا فارغ مل سکے گا مگر کلب پہنچا اور دریافت کیا تو پتہ چلا کہ کسی حالتوں کو بخزانوں میں نووارد ہے ایک پارٹنر کی ٹاکشس ہے میں اس سے جا کر ملا اور لوں گلینڈا مارش سے میری ملاقات ہوئی۔ وہ سرفقامت چھپے سے جبر بڑی بڑی تیلی آنکھوں سرخ بالوں والی ایک بڑی دل کش اور جاذب نظر لڑکی تھی جس نے پہل ہی ملاقات میں مجھے تسخیر کر لیا، اس نے اپنا نام اور کہا کہ وہ ایک فری لانس آزاد و خود مختار نیچر رائٹر ہے اور ایک کے مشہور رسالوں میں لکھتی ہے۔ ہر محنت اسے ایک بڑے بلند پایہ بزنس میگزین ڈی انڈیسیٹر نے خزانوں اور یہاں کے ترقیاتی منصوبوں پر ایک فیچر تیار کرنے کے لیے بھیجا ہے میں نے اس سے اپنا تعارف کرنا یا تو بہت خوش ہوئی کہنے لگی عجیب اتفاق ہے کہ وہ کل خود میرے دفتر آئے گا اور وہ کہہ رہی تھی اور آج مجھ سے ملاقات ہوگئی چونکہ خزانوں میں مجھے اور میری کمپنی کو خاصی اہمیت حاصل ہے اس لیے وہ اپنے نجی اپنے فیچر میں شامل کرنا چاہتی ہے میں نے کہا کہ اگر وہ کل

بات سمجھ گئی ہے۔

”کیا شرنوئی کا بینک واقعی دنیا کا محفوظ ترین بینک ہے یا یہ محض ایک پبلسٹی اسٹنٹ ہے؟“ اس نے چند لمحے کی خاموشی کے بعد پوچھا۔

”میں نے اس کا سیکورٹی سسٹم ترتیب دیا ہے اور میں تمہیں یقین دلانا ہوں کہ محض پبلسٹی کی بات نہیں بلکہ وہ واقعی محفوظ ترین بینک ہے۔“

”کیا تم مجھے اس سسٹم کے بارے میں نہیں بتا سکتے؟“ فریچر میں ایک دلچسپ اضافہ ہوگا۔

”مجھے افسوس ہے۔“ میں نے جواب دیا: ”میں ایک تحریری معاہدے کے مطابق اپنی زبان بند کھنے کا پابند ہوں۔ اگر تم اس بارے میں کچھ جانا چاہتی ہو تو بینک کے مینیجر مینس سے مل کر دیکھ لو۔“

”اچھی بات ہے تم اس سے میرا تعارف کرو دینا۔“ میں نے وعدہ کر لیا، باتوں باتوں میں جب مجھے معلوم ہوا کہ وہ ہوٹل میں ٹھہری ہے تو میں نے اسے پیش کش کی کہ چونکہ ابھی وہ کم و بیش ایک ماہ قیام کا ارادہ رکھتی ہے اس لیے اگر پسند کرے تو میں اسے ایک چھوٹا سا فلیٹ کرائے پر دلا سکتا ہوں جو کہ اسی بلڈنگ میں اور اسی فلور پر واقع ہے جہاں میں رہتا ہوں اور اتفاق سے خالی ہے گلیڈڈا زرا آمادہ ہوگئی اور دوسرے ہی دن اس فلیٹ میں آٹھ آئی۔ میں نے مینس کو فون کر کے گلیڈڈا کے بارے میں بتایا، مینس نے جواب دیا کہ وہ جب چاہے اس سے ملنے آسکتی ہے میں نے اسی وقت فون پر گلیڈڈا کو اس کی اطلاع دی اور ساتھ ہی شام کو اپنے ساتھ کھانے کی دعوت بھی لے ڈالی جو اس نے بغیر کسی پس و پیش کے قبول کر لی۔

اس ترتیب میں اسے شامل ہونے پر واقع ایک ریسٹورنٹ میں لے گیا کھانے کے دوران میں نے اس کی مینس سے ملاقات کا حال پوچھا، گلیڈڈا نے بتایا کہ یوں تو مینس بہت محض اخلاقی سے پیش آیا مگر وہی معلومات بھی فراہم کر دیں مگر اس کا رویہ بہت خشک ہوا اور سیکورٹی سسٹم کے بارے میں تو ایک لفظ بھی بتانے پر آمادہ نہیں ہوا۔ میں نے اسے سمجھا کیا وہ یہ خیال ذہن سے نکال دے سیکورٹی سسٹم کے متعلق اسے کوئی کچھ نہیں بتا سکتا۔ شرنوئی بینک اسی وقت تک دنیا کا محفوظ ترین بینک ہے جب تک اس کا سیکورٹی سسٹم رازدارانہ ہے یہ بات اگر کھل جائے تو پھر وہ محفوظ کاماں ہے گا۔ گلیڈڈا نے میری بات سے اتفاق کیا اور شرنوئی میں جرائم کی صورت حال کے بارے میں سوال کیا۔ میں نے بتایا کہ یہ معلومات اسے شیوہ تھا میں سے مل سکتی ہیں جو ایک بہت ہوشیار ذہن اور بحث گیر پولیس افسر ہے۔ میں شیوہ سے ذاتی طور پر بھی واقف

ہوں۔ چھ مہینے پہلے اس نے آجائے تو اسے تمام ضروری معلومات فراہم کر دی جانی گئیں، اس گفتگو کے بعد ہم نے ایک گیم کھیل۔ وہ اچھی کھلاڑی تھی مجھے اس سے جیتنے کے لیے خاصی کوشش کرنا پڑی۔ اب تک میری زندگی میں کوئی لڑکیاں آئی تھیں مگر چونکہ میری بیشتر توجہ کاروبار کی طرف مبذول تھی اس لیے میں نے انہیں کوئی خاص لفت نہیں دی تھی، اب جبکہ میرا کاروبار بڑی حد تک مضبوط بنا دیا ہوا ہے اس لیے میری زندگی میں اس کا غلط گزیر کرنے کے لیے ذہنی طور پر تیار کھانچا تو یہ وجہ تھی اور کچھ یہ حقیقت کہ اب تک گلیڈڈا جیسی لڑکی سے ملنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا اس لیے میں بڑی تیزی سے اس کی طرف کھینچتا ہوا گیا لیکن اس کا زور مل مجھے احساں دلا رہا تھا کہ وہ عام لڑکی نہیں تھی اسے حاصل کرنے کے لیے خاصی ہنگامہ دوڑنا پڑے گی۔ گیم ختم ہونے کے بعد میں نے اسے کچھ پینے پلانے کی دعوت دی جسے اس نے بڑی خوش اسلوبی سے نال دیا اور یہ کہہ کر رخصت ہوگئی کہ وہ کل چھ مہینے پہلے اس پہنچ جائے گی۔

گلیڈڈا تک چھ مہینے آئے پھر گئی اور لڑکیاں ڈیڑھ گھنٹہ پہلے ضروری معلوماتی سوال پوچھے اور فراہم کر دے جوابات نوٹ کرتے ہیں مصروف رہی۔ اس کے بعد اس نے میری ذاتی زندگی کے بارے میں کچھ جانا چاہا، دفتر مند ہونے کا مفقودہ وقت کبھی کا گزار چکا تھا۔ پھر یہ کہ میں زیادہ سے زیادہ وقت اس کے ساتھ رہنا چاہتا تھا۔ چنانچہ میں نے اسے کھانے کی دعوت دی کہ ایک ٹیچر دو کاج ہو جائیں گے۔ کھانا بھی کھا لیا جانے کا اور کھانے کے دوران باتیں بھی ہوتی رہیں گی۔ وہ آمادہ ہوگئی میں اسے اپنے پسندیدہ ریسٹورنٹ میں لے گیا اور کھانا کھاتے ہوئے اسے اپنے بارے میں سب کچھ بتا دیا یہ بھی کہ کس طرح فیل کی امداد و تعاون سے آج اس مقام تک پہنچا ہوں۔

”کیا تم شادی شدہ ہو؟“ لڑکی نے اس سے سوال کیا۔ ”نہیں۔“ میں نے نہ کرنے کے ہوئے بتایا۔ ابھی تک تو کاروباری مصروفیات نے اس بارے میں سوچنے کی ہمت ہی نہیں دی اب کچھ اطمینان حاصل ہوا ہے۔ ذرا حالات کچھ اور بہتر ہوتے ہی شادی کر کے کاروبار ہے۔

”کوئی خاص لڑکی تنگہ میں ہے؟“ ”ایک مہم سا خیال تو ہے کہ شاید مجھے اپنی پسند کے مطابق لڑکی مل گئی ہے۔“ میں نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ ”لیکن ابھی یقین سے نہیں کہہ سکتا۔“

گلیڈڈا چند لمحے مجھے دیکھتی رہی پھر مہم دوسری طرف پھیر لیا۔ لیکن اس کے ہونٹوں پر ایک نحیف سا ہنسمن بنا رہا تھا کہ وہ میری



”ڈارلنگ!“ بیوی نے شوہر سے کہا بچہ یاد ہے؟ آج ہماری شادی کو پورا ایک مہینہ ہو گیا ہے۔ میں نے تجھیں خوش کرنے کے لیے ایک بہت ہی خوبصورت چیز خریدی ہے۔“ شوہر نے فخر سے کہا میں کتنا خوش قسمت ہوں کہ مجھے ایسی بیوی ملی ہو میرا خیال کتنی ہے۔ ذرا دیکھوں تو کیا لایا ہی ہو؟“

”ایک منٹ ٹھہرو۔ بیوی نے کہا میں ابھی پہن کر دکھاتی ہوں۔“

چوتھتے ہوئے ہللا۔

”نہیں۔ وہ اب بھی میرا شوہر ہے۔ میں ایک دم سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔“

”میں تو سمجھ رہا تھا کہ تم اس سے طلاق لے چکی ہو۔“

”کاش! اب تو بہت محترم مارکسز کو نہیں مانتے۔ وہ مجھے طلاق دینے کے لیے تیار نہیں۔“ گلینڈا نے ایک ٹھنڈی سانس بھری۔

”میں سمجھا نہیں، وہ تجھیں چھوڑ کر چلا گیا ہے یا تم نے اسے چھوڑ دیا ہے؟“

”میں اسے چھوڑ کر چلی آئی ہوں۔ میرا اس کے ساتھ رہنا ناممکن ہو گیا تھا۔ اسے میری کوئی پروا نہیں تھی۔ وہ صرف دولت اور اپنے آپ کو عزیز رکھتا ہے۔“

”یہ کب کی بات ہے؟“

”تقریباً چھ ماہ پہلے کی۔“

”لیکن کوئی نہ کوئی طریقہ تو ایسا ہو گا کہ تم اس سے نجات حاصل کر سکو۔“

”ہاں ہے۔ بیس ہزار ڈالر اگر میں بیس ہزار ڈالر اسے دے دوں تو وہ مجھے طلاق دینے پر تیار ہے۔ تم اس سے اس کی ذمہ داری کا اندازہ کر سکتے ہو۔“

گلینڈا نے بتایا کہ پہلے اس کا خیال تھا کہ وہ آئندہ شادی کا تصور بھی نہیں کرے گی مگر مجھ سے ملنے کے بعد اسے احساس ہو رہا ہے جیسے وہ مجھ سے محبت کرنے لگی ہے لیکن چونکہ وہ مجھ سے شادی نہیں کر سکتی اس لیے ان جذبات کو مزید بڑا دینا

تھا اس کے ساتھ کئی مرتبہ گولف کھیل چکا تھا۔ میں نے گلینڈا سے وعدہ کیا کہ میں تمہیں اسے اس کا ذکر کروں گا امید ہے کہ وہ بھی اس سے پورا تعاون کرے گا۔

”میں اپنے متعلق تھاں سے ہر سوال کا جواب دے چکا ہوں۔“

”میں نے کہا اب میری باری ہے کہ میں تم سے تمہاری ذات کے بارے میں پوچھوں۔ یہ بتاؤ کہ تمہاری شادی ہو چکی ہے؟“

”ہاں۔ مجھ وہ کامیاب ثابت نہیں ہوئی۔“ گلینڈا نے جواب دیا۔ ”میرے دوستوں کے شوہر کے مزاج و طبیعت میں زمین آسمان کا فرق تھا۔“

”پھر کبھی دوبارہ شادی کرنے کے بارے میں سوچا۔ میں نے سوچا۔“

وہ مہرے اس سوال کا جواب نہ دے سکی۔ میں نے بھی کچھ دیا۔

زور نہیں دیا، میں اس سے شدید محبت کرنے لگا تھا۔ یہ بھی چاہتا تھا کہ اسے اپنے جذبات سے آگاہ کروں مگر مجھے احساس تھا کہ

مہل بازی سے نقصان ہو سکتا ہے۔ تب تک اس کی بات نہ اپنے

کے بارے میں کوئی اشارہ نہ ملے۔ مگر انتظار کرنا چاہیے۔ یوں بھی اسی

میرے پاس ایک ماہ کا وقت تھا۔ کھانے سے فارغ ہو کر ہم ساتھ

ساتھ کھواپس آئے۔ اس کا فلیٹ میٹ کے فلیٹ سے پہلے چڑھا

تھا۔ اس کے فلیٹ کے سامنے رک کر میں نے آئینہ دھون کے

پوگرا۔ کے بارے میں پوچھا۔ میں اسے پھر کسی اور کیف میں لے جانا

چاہتا تھا مگر گلینڈا نے کہا کہ میں کس جانے کے بجائے میں اس

کے فلیٹ میں اس کے ہاتھ کا پکایا پروکا نا کھاؤں، پروگرام ملے

ہو گیا، میں شام کے آٹھ بجے آنے کا وعدہ کر کے جانے لگا تو گلینڈا

نے دفعتاً آگے بڑھ کر میٹ کے رگول پر ہلکا سا بوسہ دیا۔ اس کی اور پھر

دروازہ کھول کر اپنے فلیٹ میں چلی گئی۔

دوسرے دن میں حسب وعدہ آٹھ بجے اس کے فلیٹ پہنچ گیا، گلینڈا نے بڑے لڑکھانے بنا دیے تھے، میں نے بڑے ذوق و شوق سے کھانا کھایا، کھانا کھانے کے بعد دلچسپ باتیں ہوتی رہیں پھر ہم باہمی باتوں کا ایک ایک گلاس ہاتھ میں لیے صوفے پر ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھ گئے۔ گلینڈا نے ٹیپ ریکارڈ میں گانوں کا ایک کسٹنگنگا کر میں ان کو دیا۔ خوش گوار مریٹے گانوں نے ماحول کو کچھ اور دھماکا پیدا کیا۔

”کل تم نے مجھ سے پوچھا تھا کہ میں نے دوبارہ شادی کے

بارے میں غور کیا یا نہیں۔“ گلینڈا نے آہستہ سے کہا۔ اس کا جواب

دینے سے پہلے میں تجھیں اپنے شوہر مارکسز کے بارے میں بتانا

چاہتی ہوں۔“

”تمہارا مطلب ہے کہ اپنے سابقہ شوہر کے بارے میں۔ میں کچھ

تکلیف وہ ہوگا چنانچہ ہر تہہ ہے کہ آئندہ ہم ایک دوسرے سے نہ ملیں، میں نے تجویز پیش کی کہ میں ماہین کو بیس ہزار ڈالر سے کرائے سے آزاد کر سکتا ہوں۔ اس نے انکار کر دیا کہ یہ اس کی قسمت کی توہین ہوگی اس کا مطلب ہوگا کہ میں نے اسے بیس ہزار ڈالر میں خریدا ہے۔ میں نے کہا کہ تب پھر اتنی رقم وہ مجھ سے قرض لے کر ماہین کو ادا کرے اور بعد میں جب بھی ممکن ہو یہ قرض ادا کرے۔ لیکن گنجانہ کو یہ بات بھی منظور نہیں تھی، اس نے کہا کہ وہ کام کر کے رقم اسے ادا کر رہی ہے اور توقع ہے کہ دو سال میں بیس ہزار جمع کر لے گی لیکن اتنی مدت ہم مجھے انتظار دیں رکھنا کوئی اچھی بات نہیں ہوگی۔

کے متعلق مختلف معلومات فراہم کر رہا تھا اور اب واپس ہی جانے والا تھا، اس نے شیراز کو کچھ پینے کی بھی دعوت دی مگر تھامس نے کہا کہ اسے جلدی گھر پہنچنا ہے اس کی بیوی کھانے پر اس کا انتظار کر رہی ہوگی، اتنا کہہ کر اس نے گلینڈا کو ایک لفافہ دیا اور کہے سے باہر نکل گیا۔

چند منٹ پہلے میں اور گلینڈ ایک دوسرے کے لیے
بتیاب ہو رہے تھے مگر اب وہ جاوڈوٹ چکا تھا، جذبات
کی گرمی ایک دم غائب ہو گئی تھی ہیں نے رخصت چاہی یہ بھی
کہا کہ تم اس بہت ہر شت یاد آدمی ہے اب آئندہ ہمیں ایک
دوسرے سے ملنے میں احتیاط کرنا ہوگی کیونکہ فیمل یا مینس یا شرونی
کے میٹر کو پتہ چل گیا کہ میں ایک شادی شدہ عورت سے تعلقات
بڑھا رہا ہوں تو پھر میرا بزنس میں مستقبل تباہ ہو جائے گا۔ ہیں
نے اُسے یقین دلایا کہ میں اُس سے سچی محبت کرتا ہوں اور یہ کہ
ہم دونوں مل کر اس مشکل کا کوئی حل نکالیں گے، احتیاط کے
میرا مقصد صرف اتنا ہے کہ اب ہمیں سب سے چھپ کر ملنا ہو گا۔
گلینڈ نے جواب دیا کہ میری پوزیشن سمجھتی ہے اور کبھی بھی میرے
لیے کسی پریشانی کا باعث نہیں بنے گی۔

گلیڈ اسے خصلت ہو کر میں جلدی سے اپنے کمرے میں آیا اور پہلا کام یہ کیا کہ بیرونی کمرے کی بجلی ملا دی رہیں جانا تھا کہ خاص میں کے کتا تو یہی ہے کہ اسے گھر جانے کی جلدی ہے مگر وہ ابھی تک باہر سڑک پر اپنی کار میں بیٹھا میرے فلیٹ کی کھڑکی گھور رہا ہوگا، یہ دیکھنے کے لیے کہ میں گلیڈ اس کے فلیٹ سے واپس آتا ہوں یا نہیں۔ میرا اندیشہ غلط نہیں تھا، خاص واقعی سڑک پر موجود تھا، میں نے کمرے کی بجلی حاکم باہر جاکر جتنا تو اس کی کار اسٹارٹ ہو کر آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہی تھی۔

اور دروازے کے دوسری طرف مجھے وہ شخص نظر آیا جس کے بالے میں ایس قیامت تک پسہ نہیں کر سکتا تھا کہ وہ بٹھے اس حال میں دیکھے وہ تھا شرنوئی کا شیف تھامن۔

نحاس انداز آیا، مجھے غور سے دیکھا، پھر اس کی نظروں کے کھانے کی میز پر پڑیں جہاں ابھی تک برتن لکھے ہوئے تھے اور اس بات کا ثبوت تھے کہ میں نے رات کا کھانا نگلیڈا کے ساتھ کھایا ہے۔ ایک لمحہ کی ناخوشگوار خاموشی کے بعد تھیں گلیڈا کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اس سے اس کے بے وقت آنے پر معذرت کی اور بتایا کہ وہ جراثیم کے باسے میں وہ اعداد و شمار دینے کے لیے آیا تھا۔ گلیڈا چاہتی تھی مگر حمدان کی ملاقات کے وقت تیار نہیں تھے، اتنی دیر میں میں نے خود پر قابو پا لیا ہے جو اُسے ہیبلر کما۔ گلیڈا نے تھامسن کا شکریہ ادا کیا۔ میں نے کہا کہ میں بنایا کہ میں اُسے شرفی

اس واقعہ کے دوران بعد میں دفتر میں کام کر رہا تھا کہ ٹیکس لگ گیا۔ وہ پچھلے ایک ہفتہ سے بزنس کے سلسلہ میں باہر گیا ہوا تھا، اس نے بتایا کہ وہ کل رات واپس آ یا ہے اس نے بیک فلیٹ میں فون بھی کیا تھا مگر کوئی جواب نہیں ملا۔ جواب ملتا بھی کیسے میں اس وقت گھر کہاں تھا شامل سندھ پراپنٹے اور کلینڈا کے بائیس میں غور کر رہا تھا، پھر سون رات اس کے فلیٹ سے آنے کے بعد میں دیر تک کمرے میں ٹھہرا رہا، ایک بار پھر مجھ پر مزہ بات کا غلبہ ہوا۔ برقی تابلو کو مارا اسے طاق رکھ کر میں رات کے ایک بجے دوبارہ اس کے فلیٹ گیا، دس تک دی بیگر کوئی جواب نہیں ملا۔ اسی وقت رات چار بجی میں لفٹ نکلنے کی آواز سنائی دی اور میں جھگ کر اپنے فلیٹ میں آگیا۔ دوسرے دن دفتر مانے سے پہلے

ایک تیرہ چھتراس کی گھنٹی بجانی مگر دوازدہ نہیں ٹھہلا۔ دفتر پہنچ کر اسے فون کیا مگر گھنٹی بجتی رہی۔ رات کو پھر فون کیا مگر وہ دہی خاموشی کی لہجہ میں جا کر دیکھا تو اس کی کار بھی غائب تھی۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ شرفی سے چلی تو نہیں گئی۔ کیا اب میں اسے پھر کبھی نہیں دیکھ سکوں گا مگر آج صبح جب میں آفس کی عمارت کے سامنے لاہری کار سے اتر رہا تھا تو شریف تھا سمن سے ملاقات ہو گئی اور اس سے باتوں باتوں میں پہنچ چلا کہ گلینڈا کسی کام سے لاس اینجلس چلی گئی ہے اور ایک دو دن ہیں واپس آجھائے گی۔ تھا سمن نے مجھے آئندہ انوار کو گرفت کھیلنے کی بھی دعوت دی مگر میں نے معذرت کر لی کہ اس انوار کو میں سٹر فرل کے ساتھ کھیل رہا ہوں۔ آفس سے رخصت ہو کر میں اپنے آفس گیا مگر اب مجھے یہ اطمینان تھا کہ گلینڈا کیس غائب نہیں ہوئی بلکہ لاس اینجلس گئی ہے، میں نے فیصلہ کر لیا کہ جب وہ واپس آئے گی تو کسی رسمی طرح اس سے ملاقات کر کے اپنی اور اس کی آنکھوں کا کوئی حل نکالنے کی کوشش کروں گا، یہ بات طے تھی کہ میں اس سے شدید محبت کرتا تھا اور اسے حال کر نا چاہتا تھا مگر یہ بھی ظاہر تھا کہ جب تک اسے طلاق نہ ملے میں اس سے کھلم کھلا صلہ نہیں رکھ سکتا، میرا خیال تھا کہ میں گلینڈا سے اس کے شوہر کا پتہ معلوم کروں خود اس سے جا کر ملاقات کروں اور کسی طرح اسے آباد کروں۔ خود اس کے لیے مجھے بیس ہزار ہی کیوں نہ خرچ کرنا پڑیں۔ کہ وہ گلینڈا کو طلاق دے کر آزاد کرے۔

دوسری ایک کنزرویٹوٹ حاصل کرنے گیا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ کامیاب واپس آیا ہے۔ ہم دو تین گھنٹے تک اس کنزرویٹوٹ کی تفصیلات پر غور کرتے رہے، دوسرے نے کہا کہ جس طرح ہمارا کاروبار تیزی سے پھیل رہا ہے اسے دیکھتے ہوئے میں مزید سرمائے کی ضرورت پڑے گی۔ میں نے جواب دیا کہ اس انوار کو میں فرل کے ساتھ گرفت کھیلنے والا ہوں کھیل کے دوران اس سے بات کروں گا یقین ہے کہ وہ ہمیں مزید فوٹس دیدے گا۔ یہ باتیں بور ہی تھیں کہ دوسرے نے اپنا ایک گلینڈا کے بارے میں پوچھ لیا، میں حیران رہ گیا۔ مگر وہ کوئی سمجھتا ہے جو اسے بتایا کہ وہ ایک غیر انڈیا اور نوٹر گرافر ہے، مشہور کاروباری ماہر۔ انڈیئر کے لیے شرفی کے بارے میں ایک فوج تیار کر رہی ہے اسی سلسلہ میں اس سے میری ملاقات ہوئی تھی اور چونکہ انڈیئر بڑا معیاری پرچہ ہے اس میں مفت پبلیٹی ملنے کے خیال سے میں نے اس کے ساتھ ضروری تعاون بھی کیا۔

”یہ تو عجیب ہے لاری۔“ دوسرے نے کچھ ہچکچاتی ہوئے بولا۔ ”مگر تم جانتے ہو کہ اب ہماری کوئی معمولی فوج نہیں ہے۔ ہمارا بزنس بڑھ رہا ہے اور شرفی اگرچہ جیٹی تیزی سے ترقی کر رہا ہے یہاں

ماٹریل طور طریقے اپنائے جا رہے ہیں مگر اپنے مجموعی مزاج کے اعتبار سے یہ اب بھی ایک تنگ نظر اور رجعت پسند شخص ہے۔“ میں مختاراً مطلب نہیں سمجھا۔ میں نے اپنی گھبراہٹ چھپانے جوئے کیا۔

”کل رات میں کھانا کھانے آئیہسٹرس بول گیا تھا،“ دوسرے نے بتایا۔ وہاں تھا سمن اور اس عہدے کے بارے میں باتیں بور ہی تھیں ڈیوٹی شریف فریڈیکسین کی کہنا ہے کہ وہ دوسرے اسے اپنے ساتھ کھانے کے لیے باہر لے گئے تھے۔ خود شریف تھی سمن نے تھیں رات کو اس کے فلیٹ میں دیکھا لوگ سوچ رہے ہیں کیا اور اس کے دو مہینہ فلوئس کے تحت ت۔ میں بھی بہت کچھ فرود کی ٹرانس پر ہے وہ چار دن میں پورا قیدیانہ فلیٹ میں رہا۔

اس وقت اگر میں قتل مندی سے کام لیتا تو دوسرے سب کچھ بتا دیتا مگر میں نے اپنے اور گلینڈا کے درمیان کسی خفیہ نوعیت کے تعلق سے انکار کر دیا۔ میں نے دوسرے کو اطمینان دلایا کہ وہ پرتیا نہ ہویں آئندہ پوری طرح محتاط رہوں گا، دوسرے نے یہ نہیں مانگیا۔ وہ مجھے دوسرے دن ساٹھ پر لے جانا چاہتا تھا جبکہ میں گلینڈا سے ملنے اور اس سے بات کرنے کے لیے بیابان تھا مگر میرے انکار سے وہ شاکر ہو کر اس لیے چار دن اچانک مجھے ہائی جیٹریڈی ساٹھ سان فرانسسکو میں قحی جانے آئے میں دو دن لگنے کا امکان تھا۔ اس دوران گلینڈا واپس آئی اور اس نے مجھے موجود نہ پایا تو اسے یہ خیال ہو سکتا تھا کہ میں اس سے بچنے کی کوشش کر رہا ہوں، دفتر سے گھر پہنچ کر میں دیر تک اس مسئلے میں الجھا رہا، آخر میں نے اسے ایک خط لکھنے کا فیصلہ کیا۔ یہ میری ایک اور نصرت تھی مگر مجھے اس وقت اس کا احساس نہ ہوسکا، میں نے اسے لکھا۔

ڈیوٹر گلینڈا

میں دو دن کے لیے سان فرانسسکو جا رہا ہوں نصیب میں جا رہے متعلق ان فوٹا میں چل رہی ہیں مگر خدا کے لیے تم مجھے اس وجہ سے متروک کر دینا۔ ذرا عمارت کھینچنے کی کوشش کرو، میرا تم سے ملنا انتہائی ضروری ہے، مجھے یقین ہے کہ تم باہمی مشورے سے اس آنکھوں کا کوئی نہ کوئی حل ضرور تلاش کر لیں گے۔ آئندہ انوار کو صبح آٹھ بجے مجھے سے فیرس پرائیوٹ پر ملاقات کرو۔ یہ جگہ انوار کو رہا ہے کچھ تک بالکل سنانا دیتی ہے ہم اطمینان سے گفتگو کر سکیں گے میں تم سے دلاہذا رجعت کرنا ہوں اگر تمہیں میرے کچھ بھی خیال ہے تو ملنے فرود آؤ گی۔

لاری

خط لکھ کر میں نے لفافے میں بند کیا اور گلینڈا کے فلیٹ جا کر

بیلا ذور دانے کے چلے جتنے کی بھڑی کے ذریعے اندر پھینک دیا۔

فیرس پرائیٹ شرفی سے چاریل دوسرا مل سمندر پر ایک چھوٹی سی کھڑی تھی۔ تفریحی مقام کے طور پر ابھی شرفی میں مقبل نہیں ہوئی تھی اس لیے بہت کم لوگ ادھر کا رخ کرتے تھے۔ میں نواکو کو ٹھیک آٹھ بجے وہاں پہنچ گیا، مجھے اندیشہ تھا کہ معلوم نہیں گلیٹ ڈاے کی بھی بائیں مگر وہ ریت کے ایک آتچے نیلے کی آڑ میں بیٹھی ہوئی لی گئی۔ اس نے غسل کا لباس پہن رکھا تھا۔ شاید ہم دونوں ہی ایک دوسرے سے ملنے کے لیے بیاب تھے کہ وہ مجھے دیکھتے ہی پلٹ گئی۔ میں گروڈپش کا کوئی احساس نہیں تھا، اچانک پلٹ کی جانب مجھے کسی نے ایک زوردار ٹھوک ماری۔ میں دوسری طرف لڑھک گیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک چوڑا چمکا ڈاڑھی والا آدمی مجھے کینڈا توڑنگا ہوں سے گھور رہا ہے۔ گلیٹ ڈاے نے مجھے کی کوشش کی تو اس آدمی نے اس کے منہ پر بھی ایک بھر لور پھینک دیا۔ غصے سے ہلرخن کھولنے لگا۔ میں نے اس پر ایک جست لگائی ہم دونوں ایک دوسرے سے گتھے ہوئے ریت پر گرے۔ میں نے اس کا کلا پکڑ لیا تھا۔ اس نے میرے منہ پر دوز پر دست گھولنے لگا کہ اپنے آپ کو چھڑالیا۔ ہم چاروں کی طرح ایک دوسرے سے لڑ رہے تھے۔ بہت طاقت ور تھا۔ میری پوری کوشش کے باوجود وہاں میں نہیں آ رہا تھا، میں نے اس کا چہرہ لولہمان کر دیا مگر خود بھی کئی گھوڑے انداز میں کھائیں۔ میں نے ایک بار پھر اسے نیچے گرالیا اور اس پر چڑھ بیٹھا۔ میں اسے جان سے مار دینا چاہتا تھا مگر اسی وقت میرے سر پر جیسے پاڑا ٹوٹ پڑا۔ ایک دھماکا سا ہوا، آنکھوں کے سامنے چنگاریاں سی اٹکیں اور پھر چاروں طرف اندھیرا چھا گیا۔

بھوش آیا تو میں زمین پر پڑا ہوا تھا، سا جہم کھڑا تھا۔ باغ میں شدید درد کی لہریں اٹھ رہی تھیں جیسے کہ پر جیسے کسی نے میری پھرک دی تھیں۔ تکلیف منہ پر کرتے ہوئے میں آہستہ آہستہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ چاروں طرف دیکھا۔ گلیٹ ڈاے کو درد و تکلیف کوئی پتہ نہیں تھا، میں نے سر پر ہاتھ پھر توڑہ خون سے بھر گیا۔ سر کے پیچھے کافی چوٹ آئی تھی۔ اپنی حالت پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہوئے میں گلیٹ ڈاے کے بالے میں سوچ رہا تھا کہ کیا واقعہ ہوا تھا، وہ کہاں چلی گئی۔ خود گئی ہے یا اسے زبردستی لے جایا گیا ہے۔ وہ ڈاڑھی والا آدمی کون تھا؟ اب کہاں ہے؟ کیوں اس نے مجھ پر حملہ کیا تھا؟ یہ اور بہت سے اسی طرح کے سوالات ذہن میں پیدا ہو رہے تھے۔

ریشٹ واچ دیکھ کر تو لوٹنے کو نہ بچے تھے۔ ملک بھگ دو گھنٹے بعد مجھے فیل سے گراف کھینچے کلب پہنچنا تھا۔ کھیل کے دوران اس سے مزید نوٹس مل کر کے بات کرنا تھی مگر اپنی موجودہ حالت میں

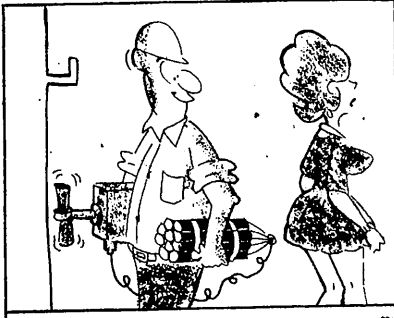
میں اس سے کیسے مل سکتا تھا۔ میں نے کار کے آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھا، دائیں آنکھ سرخ اور اس پاس کی جگہ سیاہ ہو رہی تھی۔ چہرے کا دایاں حصہ بھی سوجا ہوا تھا۔ نہیں یہ صورت لے کر زیر کلب جاسکتا تھا۔ زور نہ مل کے سامنے۔ مجھے لانا اسے فون کر کے بتانا ہو گا کہ میں آج نہیں آسکتا، گلیٹ ڈاے کو بھی ناکاش کرنا تھا مگر فیل کو فون کرنے کے بعد۔

میں کار میں بیٹھ کر گھر واپس ہوا، خوش قسمتی سے سڑکوں پر ٹریفک بہت کم تھا، ٹریفک پولیس کا بھی خطرہ تھا کہ کوئی مجھے زور بھلائے مگر اتفاق سے راستہ میں ایک بھی ٹریفک کانسٹیبل نہیں ملا۔ میں نے بلائیک کے زیر زمین گلیز میں کار کھڑی کی۔ جہاں گلیٹ ڈاے کی کار کھڑی کرتی تھی اسی طرف دیکھا مگر اس کی کار موجود نہیں تھی۔ فلیٹ میں داخل ہو کر فیل کو فون کیا، وہ شرفی کے لیے روانہ ہوئے ہی والا تھا، میں نے اس سے ہانا بنایا کہ میرا ایک کار سے ایک سیٹنٹ ہو گیا ہے۔ وہ ڈیٹیلڈ ٹرنے کی وجہ سے جیسے کہ کچھ نہیں گئی ہیں اس لیے میں گراف کھینچنے نہیں آسکتا۔ فیل نے حکومند لہجے میں میری تیریت دریافت کی۔ میں نے اسے اطمینان دلایا کہ کنٹریز کی کوئی بات نہیں ہے اس نے مجھے آرام کرنے کا مشورہ دیا اور اندہ کسی آزار کو پرہیز کرنا کہ کا وعدہ کرتے ہوئے بس پور کھ دیا۔

فیل سے فرمت پا کر میں گلیٹ ڈاے کی فلیٹ گیا، گھنٹی بجائی، درباری میں ایک ملازمہ فریٹ پر بجا بکا کر رہی تھی۔ اس نے مجھے بتایا کہ گلیٹ ڈاے کو صبح سات بجے ہی اپنا تمام سامان لے کر چلی گئی۔ وہ بڑی عجلت میں معلوم ہوتی تھی، میں اپنے فلیٹ میں واپس آ گیا۔ میں سوچ رہا تھا کہ آخوئے سب کچھ کیا ہو رہا ہے۔ سر میں اب بھی شدید درد تھا۔ میں نے فریج سے برف کے ٹکڑے نکال کر ایک تولیہ میں لپیٹے اور تولیہ سر کے پچھلے حصہ پر رکھ دی۔ برف کی خشکی نے ٹراسکون پہنچایا، اچانک فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ مجھے فوراً گلیٹ ڈاے کا خیال آیا۔ جلدی سے رسید آٹھا یا مگر میرے کان سے نکلنے والی آواز کسی مرد کی تھی۔

”میرا نام ایڈن کلاز ہے۔ کوئی کہہ رہا تھا ہمیں ایک دوسرے سے بہت ضروری کام دپیش ہے۔ میں ابھی دس منٹ پہلے تم سے ملنے آ رہا ہوں مگر اس سے پہلے میرا پی کے کے اپنی کار کی ڈکی میں جھانک لو۔ میں جانتا ہوں کہ تمہارا جسم کھڑا ہو گا۔ سر میں درد بھی ہو گا لیکن ذرا بچے جانے کی زحمت کر ہی والو! اس نے رسید پور کھ دیا۔ لاٹن فاکوشس ہو گئی۔

ٹاپا کسی نے غلط کیا ہے میں نے سوچا مگر نہیں کسی کو یہی حالت کاظم کیسے ہو سکتا تھا۔ نہ معلوم کیوں میرے لگ بھگ بیڑی کی لہریں دوڑتی گئی تھیں۔ میں لوٹ کر لڑنے کے درمیان سے آٹھا۔ بلائیک



قتل کر دیا یہ آخری بات ایسی تھی کہ کسی کو بھی اس کا یقین نہیں آئے گا۔
 جو فیصلہ بھی کرنا ہو جلدی کو دست لاری ایڈمن نے مجھے
 خاموش دیکھ کر کہا: تم اتنا اترتا رہتے ہو گے کہ ٹھوڑی دیر کے بعد
 لاش اٹھ جائے گی اور پھر اسے منہ لہنا مشکل ہو جائے گا۔

”میں نے اسے قتل نہیں کیا۔“ میں بولا: جبکہ مردوں اور لاش ہے
 تھے کسی نے میرے سر پر ضرب ماری۔ یقیناً اٹنی شخص نے جبکہ
 میں بھی رش پڑا ہوا تھا۔ کرکس کو قتل کیا ہو گا۔

”مست لادی اس وقت یہ سوال نہیں ہے کہ وہ کس کے ہاتھوں
 قتل ہوا بلکہ یہ ہے کہ تمہیں میری مدد چاہیے یا نہیں۔“
 ”مگر تم میری مدد کیوں کر کرنا چاہتے ہو؟“

”ہم اس بات پر بھی بعد میں گفتگو کر لیں گے۔“ ایڈمن نے
 کہا۔ ابھی تو ماش کی کرکس ٹھکانے لگانے کا معاملہ درپیش ہے،
 میری ایک تنظیم ہے جس کی قسم کی صورت حال سے ابھی طرح نہایت
 سستی ہے۔ بہر حال اگر تمہیں میری مدد قبول نہ ہو تب تم دونوں سے
 ایک بات کر سکتے ہو یا تو شرف کو فون کرو اور بعد میں قتل کے الزام
 کا سامنا کرو یا پھر خود لاش کو ٹھکانے لگانے کی کوشش کرو۔ اتنا
 میں تمہیں یقین دلانا چاہوں کہ اگر تم نے میری مدد قبول کر لے اسے انکار
 کر دیا تو میں بغیر کوئی دوسری بات کیے واپس چلا جاؤں گا اور
 پھر آئندہ تم کبھی میرے بارے میں کچھ نہیں سناؤ گے۔“

میں پھر بھی یہ ہی جانتا تھا کہ مجھے معلوم ہو جائے کہ ایڈمن
 کا مقصد کیا ہے مگر اس نے اس وقت اس موضوع پر بات
 کرنے سے انکار کر دیا اور اچھ کر مہلت لگا دی، ایک کش کش میں
 مبتلا تھا۔ یہ ظاہر تھا کہ میں اکیلا ماش کی لاش سے جھپکا رام اسل
 نہیں کر سکتا تھا۔ اس کے لیے مجھے ایڈمن کی مدد کی ضرورت تھی۔
 پھر ایک مرتبہ لاش سے میلہ بچھا چھوٹ مائے تو میں اس شخص
 سے بات کرنے کے لیے بہتر پوزیشن میں ہوں گا۔ پھر اس نے
 مایا کر وہ مجھ سے کیا کام لینا چاہتا ہے تو ممکن ہے کہ میں اس سے
 بچ سکے گا کوئی راستہ سوچ سکوں اس طرح مجھے سوچنے کے لیے

گہری میں پہنچا، کار کی مٹفل ڈک کھول اور میری آنکھیں غوطہ خیز
 سے پھیل گئیں ڈک کے اندر وہ بی ٹاڑھی والا آدمی پڑا ہوا تھا۔ اس کے
 کپڑے چہرہ اور اعضاء سب کچھ خون میں لت پت تھے۔ کھلی ہوئی لاش
 آنکھیں مجھے گھور رہی تھیں یقیناً یہ آنکھیں کسی زندہ آدمی کی نہیں
 ہو سکتی تھیں۔

اپنے فلیٹ میں داخل ہوا تو وہ بڑے اطمینان سے بری ریڈیو
 آرام کر رہی پر مٹی ہوا تھا، اس کی عمر پچیس لو ستر بیٹھ سال کے دستان
 کچھ بھی ہو سکتی تھی۔ سر کے تمام بال سفید تھے۔ ہر بات اور ہر چیز
 سے ملارت اور لفاہست پسندی کا اظہار ہو رہا تھا۔ پھر چھپکا مٹھے
 کلوی سے نرانا گیا ہو چوچ کی شکل میں بھی ہوئی ناک ایک ہونٹ۔
 بڑی اور سلی آنکھیں نوکیلے کان۔ اس ابھی تک اس ڈاڑھی طے کی
 لاش دیکھنے کے ناک میں مبتلا تھا، دل چاہ رہا تھا کہ لاش کو کوئی خواب
 ہو کر افسوس کہ ایسا نہیں تھا۔

”میرزا ایڈمن کلاڑ ہے۔“ اس نے کہا۔ فلیٹ کا دروازہ کھلا ہوا
 تھا اس لیے اندر چلا آیا۔
 ”کیا چاہتے ہو؟“ میں نے پوچھا۔

”تمھاری مدد کرنا چاہتا ہوں تمہیں جو پراہم و پیش ہے میں
 اس میں تمھارے کام آ سکتا ہوں۔“ ایڈمن کے اچھے اور آواز
 دونوں میں نرمی تھی۔
 ”تم ہو کون؟“

”فی الحال اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ تم نے
 کرکس کو قتل کر دیا ہے اب اس کی کرکس کو کیے ٹھکانے لگاؤ گے؟“
 تو یہ بات تھا۔ کلینڈا کا شور ہے میں نے دل میں کہا۔
 ”میں نے اسے قتل نہیں کیا۔“ میں نے ایڈمن کو گھورتے ہوئے
 جواب دیا۔

”اس کا فیصلہ تو کوئی عدالت ہی کر سکتی ہے۔“
 میں نہیں جانتا تھا کہ پیچھے جو مجھے امداد کی پیش کش کر دیا
 ہے مگر اتنا اندازہ کسا تھا کہ اس کا مقصد کسی دسی انداز میں
 مجھے لپک بیل کرنا ہے۔ پھر اب مجھے کیا کرنا چاہیے، میں جانتا تو
 شریف تھا کہ فون کر کے یہ معاملہ اس کے سپرد کر سکتا تھا
 لیکن اگر میں نے ایسا کیا تو وہ کوئی بھی میری داستان پر یقین کر لے
 گا۔ بالآخر مجھ پر یقین کر بھی لیا جائے تب بھی خرونی میں تو میرا
 مستقبل ختم ہی ہو جائے گا۔ ظاہر ہے مجھے یہ اعتراف کرنا پڑے گا کہ
 میں ایک شادی شدہ عورت سے محبت کر رہا تھا۔ اس کے شہر سے
 نے ہم دونوں کو تنہائی میں پکڑ لیا اور جبکہ میں اس کے شہر سے لوڑا
 تھا کسی نے میرے سر پر ضرب مار کر مجھے بیوقوف کر دیا اور چلائے

کچھ وقت مل جائے گا۔

”مٹھو میں نے اُسے آواز دی۔“ میں تسلیم کرتا ہوں کہ مجھے
تھکادی ہو مگر ضرورت ہے۔“

”بہت خوب۔“ ایڈون واپس آکر پھر اسی کرسی پر بیٹھ گیا۔
میرے ذہن آدمی یہ کام انجام دینے کے لیے پہنچے موجود ہیں مگر
تھیں اُن کے ساتھ جانا ہوگا، اس طرح تم خود بھی دیکھ لو گے کہ وہ
کس قابل اطمینان طریقہ پر لاش کو ٹھکانے لگاتے ہیں اس کا میں
ایک گھنٹہ سے زیادہ وقت نہیں لگے گا۔“

”اور تم کب یہ بتاؤ گے کہ اس خدمت کا معاوضہ کس امداد
میں ادا کتنا وصول کرنا چاہتے ہو؟“ میں نے کچھ نرمی سے پوچھا۔
”اس موضوع پر بات کرنے کے لیے بہت وقت ہے۔“
پہلے ہماری یہ سہا یتم نزل ہو جائے۔“

اُس وقت سوا دس بج رہے تھے یہ وقت بھی محفوظ ہی
تھا کیونکہ انار کے دن میری بلڈنگ میں بسنے والے مڑا مارہ نے
سے پہلے سوکرنیں اٹھتے تھے میں لفٹ کے ذریعہ گراؤچ میں پہنچا تو
دلوں واقعی تین آدمی موجود تھے اُن میں سے ایک طویل قامت چھری
جسم نیل آنکھوں مرتع بالوں والا خوب صورت سا نوجوان تھا جس
کی عمر پچیس سال کے لگ بھگ معلوم ہوتی تھی اُس نے لاواچی بوجھ
رکھی ہوئی تھی۔ دوسرا آدمی دیکھنے میں بالکل گور بولا لگتا تھا جوڑا جسم
چھ ماقد چٹا چہرہ چھوٹی چھوٹی درندہ صفت آنکھیں سیاہ بال ناک
کی عمر بھی کچھ زیادہ لگتی تھی تیسرا آدمی ایک نیچرو تھا۔

میں لفٹ سے باہر نکلا تو مرتع لاواچی والا نوجوان مسکراتے
ہوئے میری طرف بڑھا، اُس نے اپنا ادا پنے ساتھیوں کا تعارف
کرایا، اُس کا نام ہمیری تھی۔ دو کے کا مینی اور نیس ٹیکو کا جو۔
ایڈون سے گفتگو کے دوران مجھے معلوم ہو چکا تھا کہ میرے سر
پر ضرب مارنے والا یہی تھا۔ میں نے اُسے غور سے دیکھا، وہ واقعی
ایسا آدمی معلوم ہوتا تھا جو دوسروں کو اپنا پہنچا کر لفٹ اڈون بننے میں
ہم سب کا میں بیٹھ گئے۔ میری نے ڈائریکٹ وکیل
سنبھالا اور جلد ہی یہ واضح ہو گیا کہ وہ میرا پائنٹ جا رہا ہے۔
میں ہمیری کے ساتھ پہنچا تھا۔ اپنی اور پچھلی سیٹ پر تھے جس
ماڈل آگن نکال لیا تھا اور اب اُس پر کوئی افسرہ سی وین بجا رہا
تھا۔ میرے کتا ہے کہ وہ کوئی ایسی نیچرو وین ہو جو مذہب کے موقع
پر بجائی جاتی ہو، میرا ذہن سوچنے میں مہرود تھا، کوئی چھٹی جس
مجھے بتا رہی تھی کہ سر پر ضرب مار کر مجھے بیکوش کرنے کے بعد
میں نے مارش کر رکھی تھی کہ اب اس جیسے آدمی سے کوئی کام
بعد نہیں تھا۔ میرا سراپ بھی درد کر رہا تھا، چہرہ اور جسم دکھ رہا تھا اڈو
ذہن ابھی اتنا صاف نہیں ہوا تھا کہ میں اپنے ساتھ پیش آسے۔

والے واقعات کی صحیح نوعیت جان سکن لیکن انہی بات بہ حال
رفتہ رفتہ مجھ پر واضح ہونے لگی تھی کہ میں ایک خطرناک مال پر جس
گیا ہوں ایڈون کا ٹیل کی کاش ٹھکانے لگانے کی اجازت سے
کر میں نے خود کو اُس کی نفی میں دے دیا ہے۔

طوکوں پر پڑنا بہت کم تھا۔ ہم جلد ہی فیس پوائنٹ
پہنچ گئے۔ ہمیری نے بہت کے کچھ ٹیل کی آڑ میں ایک مناسب
مختوف جگہ نکاش کی ہمیری کار کی ڈکی سے کڑال ادا پہلے نکالا اور پھر
دو تینوں باری باری کھڈائی میں مصروف ہو گئے چھ فٹ لمبا
گڑھا جب نقویا پار فٹ گرانی تک پہنچ گیا تو ہمیری نے کڑال
جیر کا تختہ میں سے دی کلاب میں کھڈائی کوں میں اُن تینوں کے
درمیان خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا، جھوڑا گڑھے میں اندر زہین
کھڑے لگا لیکن چند منٹ بعد ہی ہمیری نے مجھ سے کڑال واپس
لے کر جو کو دے دی۔ جب گڑھا امانا اڈو چھ فٹ گلا ہو گیا تو جو اور
بہنی میری کار کی ڈکی سے مارش کی لاش نکال کر لائے اڈو گڑھے میں
ڈال دی۔ اس وقت ہمیری نے پھر ایک عجیب حرکت کی اور
مجھے گڑھے میں دھکا دے دیا، میں مارش کی لاش کے اوپر جا کر گیا۔ اُن
تینوں نے ایک مقدمہ لگا با پھر ہمیری نے سہارا دے کر مجھے گڑھے
سے باہر نکالا اور وہ سب مل کر گڑھے کو ختمی سے پائنتے گئے۔

جب زہین ہمارا ہو گئی تو ہمیری میرا ڈنڈہ پکڑ کر مجھے کار کے
پاس واپس لایا، ڈکی کھول کر کھڈائی اندر خون ہی خون پھیل رہا
تھا ڈکی میں بھی ہوئی چٹائی پر خون کے بے شمار دھبے تھے۔
مجھ سے منظر نہیں دیکھا گیا اور میں نے منہ دوسری طرف پھیر لیا۔ ہمیری
نے کہا کہ مجھے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے پہلے وہ دو گ
مجھے میک فلیٹ چھوڑ دیں گے پھر کار لے جائیں گے اور سہر
تک اُسے بالکل صاف اور فرم کے داغ دھبوں سے بالکل پاک
کر کے گراؤچ میں پہنچا دیں گے۔

میں نے انار کا باقی دن اپنے فلیٹ میں برف کے ٹھونڈوں
سے اپنی چوڑوں کو آرام پہنچاتے اور اپنی حالت پر غور کرتے رہے
گزارا مجھے یقین تھا کہ ایڈون مجھے کسی دسی اڈو میں بلک بل کرنا
چاہتا ہے، میں نے غور کیا کہ اس معاملہ میں اُس کی پوزیشن کس حد
تک مضبوط ہے لاش دفن کی جا چکی تھی کسی نے مجھے ادا کھڈا
کو فیس پوائنٹ پر نہیں دیکھا تھا، با فرض میں ایڈون کو دھکے دے کر
اپنے فلیٹ سے نکال دوں تو وہ کیا کرے گا۔ لاش کو ٹھکانے لگانے
کے بعد اُس کی گرفت کو زبردستی چھٹی۔ اب اگر وہ پولیس میں رپورٹ
بھی کرے تو میرے خلاف کوئی ثبوت نہیں تھا کہ میں نے مارش
کو قتل کیا ہے، اگر میں اپنے اعصاب مضبوط رکھوں تو وہ میرا کچھ
نہیں بگاڑ سکتا۔ البتہ میں نے فیرل سے کار کے حادثے کا جو بیان

ہے۔ وہ مجھے اپنے ساتھ اپنے فلیٹ میں لے گیا۔ میری ایک ٹیوب مجھے دی اور کہا کہ میں یہ مرحوم ہرود گھٹنے کے بعد کالوں میں نے اس کا شکریہ ادا کیا اور اپنے فلیٹ میں گیا۔ میری ہمت بہت فائدہ پہنچا دی کہ میں صبح تک چوڑی چوڑی کافی حد تک معدوم ہو چکی تھی۔

دو دن میں ساڑھے آٹھ پونے اپنے دفتر پہنچا گا کی مصروفیت نے مجھے کچھ اور سوچنے کی جہالت نہیں دی۔ دوپہر کو لیج ٹائم میں کھا کھانے گیا۔ واپس آ رہا تھا کہ آفس کی بلڈنگ کے سامنے ٹریفک تھا اس سے سامنا ہو گیا۔ اس نے بھی ٹریفک کے بالے میں پوچھا اور میں نے گیند کا عذر بیان کر دیا۔ دو چار باتوں کے بعد اس نے گلیڈا کے متعلق دریافت کیا میں نے تو اسے نہیں دیکھا میں نے سپاٹ چس کے ساتھ انکار کر دیا تھا من نے کہا کہ وہ اس کے فلیٹ بھی گیا تھا اور وہ اسے پتہ چلا کہ وہ اپنا سامان لے کر چلی گئی ہے میں نے جواب دیا ممکن ہے اسے کسی شادی کام سے جانا پڑا ہو بہر حال میں اس کے بالے میں کیا کہہ سکتا ہوں۔

تھوڑی سی بچھڑک میں دفتر آیا تو دل میں خوف کا احساس تھا مگر خوف تھا کہ جب تک ایڈن کوئی اگلا قدم نہ اٹھائے میں انتظار کرنے کے علاوہ کیا کر سکتا تھا۔ پانچ دن اسی عالم میں گزار گئے۔ پانچویں دن شام کو مجھے فلیٹ کے میز پر ایک بھاری سا نفاذ موصول ہوا کھول کر دیکھا تو اس میں آٹھ رنگین بہت واضح اور صاف فوٹو تھے۔ پہلے فوٹو میں گلیڈا فیرس پوائنٹ پر غسل کے لباس میں بیٹھی تھی اور میں اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ دوسرے فوٹو میں ہم دونوں ہم آغوش تھے۔ تیسرے فوٹو میں مارش پر اسے پیچھے کھڑا گھور رہا تھا، اگلے تین فوٹو میری امداد کی کڑائی کے مناظر تھے، ساتویں فوٹو میں مارش زمیں پر پڑا تھا اس کا پسہ در لوہان ہو رہا تھا اور میں اس کے پاس کھڑا اسے خوف زدہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ آٹھویں فوٹو میں گڑھا کھود رہا تھا۔

اب مجھے احساس ہوا کہ میری نے مجھ سے گڑھا کھود کھایا تھا مجھے مارش کی لاش پر دھکا کیوں دیا تھا میرے چاروں طرف بڑی ہرشیادی سے ایک خطرناک جال بنایا تھا اور اب میں اس میں پھنسی ہو چکا تھا، ایڈن سے محبت پانے کی بات آئیں دی ریت کے گھروں کی طرح مسار ہو گئیں۔ میں تصویروں کو دیکھ رہا تھا کہ میرے کالوں میں ماؤتھ آگرن بجھنے کی آواز آئی۔ میں چونک گیا۔ بالخصوص یہ تو تھا اور اپنی وہ ہی امید دھن بجار رہا تھا، دروازہ کھول کر دیکھنے پر مزید تصدیق ہو گئی، جو میرے سامنے کھڑا تھا اس نے بتایا کہ باس مجھ سے ملنا چاہتا ہے۔ بے انکار کی مجال تھی فوٹو میز کی دروازے میں تھقل کر کے میں جو کے ساتھ چل دیا۔ جو

کہا تھا وہ کچھ خطرناک تھا، کار کا کوئی بھی ایکسیڈنٹ پڑیس کے علم میں آنا ضروری تھا اور چونکہ ایسا کوئی ایکسیڈنٹ نہیں ہوا تھا اس لیے پچھوٹ بڑی جلدی پکڑا جا سکتا تھا۔ میں نے کوئی دوسرا ہوا سوچنے کی کوشش کی اور تھوڑی دیر کے بعد ایک مقتول عذر پہنچنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس پہلو سے مطمئن ہونے کے بعد میں نے گلیڈا کے بالے میں سوچا، کیا وہ اس معاملہ میں ملوث تھی۔ میں اس سے محبت کرتا تھا، میرا دل یہ سوچنے کے لیے تیار نہیں تھا کہ اسے مجھے بچانے کے لیے چالے کے طور پر استعمال کیا گیا ہوگا، یہ جاننے کا ایک طریقہ تھا۔ اگرچہ اس دن آواز تھا مگر مجھے یقین تھا کہ دی اولیئر جیسے رسالے کے دفتر میں کوئی نہ کرنی ضرور موجود ہوگا۔ اس کا آفس نیویارک میں تھا، میں نے فون کیا اور تھوڑی کوشش کے بعد اس کے نائب مدیر سے بات کرنے میں کامیاب ہو گیا، اس نے مجھے بتایا کہ گلیڈا مارش نام کی کوئی خاتون رسالے سے کسی بھی نوعیت سے وابستہ نہیں ہے، اتنا ہی نہیں بلکہ یہ بھی کرائے کے پاس ان کے اپنے فیئر لائزر ہیں وہ کبھی کسی آزاد فری لانسر ٹائمر کا کوئی نیچرسٹ لے نہیں کرتے۔

مجھے اس انکشاف سے بے حد دکھ ہوا۔ اس کام مطلب یہ ہی تھا کہ اسے مجھے جاننے کے لیے استعمال کیا گیا تھا۔ وہ اب ایک شریفی سے جا چکی ہوگی۔ ویسے یہ ضرور تھا کہ اب میری ہولڈن زیادہ مضبوط ہو گئی تھی اب اگر ایڈن نے مجھے ملوث کرنے کی کوشش کی تو جواباً میں اسے بلکہ گلیڈا کو بھی اس معاملہ میں گھسیٹ سکتا تھا اور یہ عین ممکن تھا کہ گلیڈا پڑیس کے سامنے سب کچھ سچ بیان کرے خاص طور سے میری وجہ سے، ان تمام باتوں کے باوجود میرے لیے یہ یقین کرنا مشکل تھا کہ گلیڈا مجھ سے محبت نہیں کرتی۔

سہ پہر چار بجے مکینکس کے چمک کی سوچن تھا ہو گئی۔ صرف گال پر زخم باقی تھا۔ سڑکا درد بھی کم ہو گیا۔ مجھے یقین ہوتا جا رہا تھا کہ اب اگر ایڈن نے مجھے ہلکے پل کرنے کی کوشش کی تو میں زیادہ خود اعتمادی سے اس کا سامنا کر سکوں گا۔ اس وقت مجھے کار کا خیال آیا، نیچے گیارچ میں جا کر دیکھا۔ وہ لوگ کار پڑیس کر گئے تھے پوری کار کی صفائی کی گئی تھی۔ ٹوکی میں نئی چٹائی بچھا دی گئی تھی۔ میں مطمئن ہو کر واپس جا رہا تھا کہ میرا ایک پڑوس مل گیا۔ اس نے چمک کے زخم کے بالے میں پوچھا میں نے بتایا کہ گولف کھیلنے وقت میں نے گیند کو ہٹ ماری تو وہ ایک درخت سے ٹکرا کر واپس میرے کونے پر پڑی یہ زخم اسی سے آیا ہے میرے پڑوس نے میری ہمدردی کا اظہار کیا اور کہا کہ اس کے پاس ایک ایسا مارجم ہے جو اس قسم کی چوڑوں کے لیے بہت مفید

دوست تھے اور ایک چھوٹے سے فلیٹ میں ساتھ ساتھ رہتے تھے
فیرل شروع سے ہی بہت محنتی اور اصل پرست آدمی تھا جبکہ
میر سراج میں کچھ شرفی، رنگینی اور لاپرواہی تھی۔ مٹوئے اتفاق سے
میں ایک عورت کی محبت میں گرفتار ہو گیا۔

ایڈون نے تفصیل سے بتایا کہ وہ عورت عیش و عشرت کی دلراوہ
اور فاضل خرچ تھی۔ اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اُسے
رقم فرج کرنا پڑتی تھی، ظاہر تھا کہ اس کی معمولی تنخواہ ان اخراجات کی
متعل نہیں ہو سکتی تھی۔ اس لیے اُس نے بینک سے کمیشن نکالنا
شروع کر دیا اور رفتہ رفتہ چھ ہزار ڈالر نکال لیے۔ بینک کا آرڈر
بٹون کی مٹی ماہ باقی تھے اور اُسے یقین تھا کہ آرڈر بٹون سے پہلے
وہ کسی دیکسی طرح پر رقم بینک کا واپس کرنے کا غرض سمجھتی ہے وہ
ایک ایس میں دن ہزار ڈالر محبت بھی گیا مگر اس وقت تک
فیرل کو اس کی حرکت کا علم ہو گیا تھا۔ وہ دس پہلے کے بھی بہت

خلافت تھا۔ جب اُسے پتہ چلا کہ ایڈون نے نہ صرف کمیشن غبن
کیا ہے بلکہ وہ دس کھیل کرنیں کی ہوتی رقم واپس کرنا چاہتا ہے تو
اُس نے ایڈون کی منت خوشامد کے باوجود بینک منجھ سے اس
کی رپورٹ کر دی۔ نتیجہ میں ایڈون کو پانچ سال کی سزا ہو گئی۔ جیل
میں جیسی محبت نہ اُسے اور بھی برتا دیا۔ جب وہ سزا کاٹ
کر باہر نکلا تو ایک برٹا فراڈ کرنا چاہا، اپنی بدقسمتی سے بچو گیا اور
اُس بار اُسے پندرہ سال کے لیے جیل بھیج دیا گیا۔ ان طویل برسوں
میں وہ قہر کے بارے میں سوچتا رہا اور اُس کے خلاف اُس کا
غور غصہ بڑھتا گیا۔ اگر فیرل نے اسے اپنی غلطی کی تلافی کرنے کا
موقع دیا ہوتا تو آج وہ بھی ایک کامیاب بینکر ہوتا، اُس کی بھی
معاشے میں عزت ہوتی مگر ایسا نہ ہو سکا۔ فیرل نے اپنی احمقانہ
ایمان داری کے زعم میں اُس کی زندگی برباد کر دی، پندرہ طویل سال
جیل کی آزمائشی سلاخوں کے پیچھے گزار کر وہ رہا ہوا تو فیرل کیلئے قدردانی
نیشنل بینک کا صدر بن چکا تھا۔ مگر اس ہالہ ایڈون اتنا گھٹا نہیں
نہیں رہا اُس نے جیل میں رہتے ہوئے کچھ ایسے روابط اور تعلقات
پیدا کر لیے تھے کہ جب وہ باہر آیا تو اُس کے سامنے ذریعہ معاش
کا کوئی سوال نہیں تھا۔

جیل سے نکلنے کے بعد میں نے بہت دولت کمائی تاہم
نے اپنی گفتگو کے اختتام پر اُسے بڑے کمات اپنی کراہی مجھے
مزید کہ کوئی ہوس نہیں ہے۔ میں اپنی عملی زندگی سے کنارہ کش ہو کر
توہنیا کے کسی پور سکون گھر میں باقی عمر آرام و عین سے گزارنا چاہتا
ہوں مگر ایسا کرنے سے پہلے مجھے فیرل کا قرض مع سرو کے ادا کرنا
ہے۔ میں نے اس موقع کے انتظار میں طویل مدت انگاروں پہ
لوٹتے ہوئے گزار دی ہے۔

راستہ بھر مجھے یہ ہی کہتا رہا کہ ایڈون بہت ہوشیار و پیالا ک
آدمی ہے مجھے اُس کا ساتھ دینا چاہیے اسی میں میری ہنری ہے
میں خاموش بیٹھا سنتا رہا، وہ مجھے شرفی سے اب ہر مضافات کے
علاقہ میں ایک فارم ماؤس میں لے گیا جو درختوں کے ایک چھنڈ کی
آڑ میں بنا ہوا تھا اور کچی سڑک سے نظر نہیں آتا تھا۔

تو نے مکان کے صدر دروازے کے سامنے کارڈ کی ہیری
کچھ فاصلہ پہ کھڑا تھا اُس نے مجھے دیکھ کر ہاتھ دایا مگر میں نے اُسے
نظر انداز کر دیا، اپنی مکان سے نکلا، میرا بازو پکڑ کر تقریباً دو گھنٹہ
ایک کمرے میں لایا۔ مجھے انتظار کرنے کے لیے کہہ کر خود چلا گیا۔
دس پندرہ منٹ کے بعد ایڈون کمرے میں داخل ہوا، مجھ سے نوٹوں
کے بارے میں پوچھا میں نے جواب دیا کہ ہاں وہ مجھے مل گئے ہیں
اور اُس سے دریافت کیا کہ اب وہ کیا چاہتا ہے۔

”یہ میں ابھی بتاؤں گا“ اُس نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔
”پہلے ذرا اپنی پوزیشن کا جائزہ لے لو، تم نے کلینڈر اور وہ خط لکھ
کر بڑی محنت کی تھی جس میں اُسے فیس پوائنٹ پر ملنے کے لیے
بلا یا تھا، وہ خطاب ایسے سے اُس کے علاوہ وہ کڈال اور
بلیچر جس پر پتھاری انگلیوں کے نشانات ہیں نیز پتھاری کا کوئی ڈکی
ہیں چھی ہوئی خون آلود میٹائی یہ سب چیزیں میرے پاس محفوظ
ہیں اگر ان تصویروں کے ساتھ تمام چیزیں میں شرف تھا اُس کے
سوالے کر دوں تو تحقیق عرقید سے کم سزا نہیں ہوگی“
”کیا کلینڈر ایسب کچھ جانتی ہے؟“ میں نے سوال کیا۔

”بے شک۔“ اُس نے وہ ہی کچھ کیا جو میں نے اُس سے کرنے
کو کہا تھا، اگر تم پر مقدمہ چلا تو وہ اُس کی اچھم گواہ ہوگی اور صحت اٹھا
کر یہ بیان دے گی کہ اُس نے تحقیق اپنے شوہر کا شس کر قتل کرتے
دیکھا تھا۔“

میں نے دل میں کچھ اطمینان محسوس کیا۔ ایڈون کی باتوں سے
صاف ظاہر تھا کہ کلینڈر نے مجھے دانستہ اپنی مرضی سے دھوکا
نہیں دیا بلکہ ایڈون اسے بھی بلیک میل کر رہا تھا اور کسی وجہ سے
وہ بھی اُس کے ہاتھوں میں اتنی ہی بے بس اور اُس کی مرضی ماننے
پر مجبور تھی۔ یہی طرح کہ میں اُس سے محبت کرنا تھا، اس لیے
فطری طور پر مجھے یہ سن کر اطمینان ہونا چاہیے تھا۔

”اس سے پہلے کہ میں تمہیں اپنا مقصد بتاؤں۔“ ایڈون کہہ رہا
تھا۔ میں ایک دستاوت سنا نا چاہتا ہوں تا کہ تم سمجھ سکو کہ تحقیق
یہاں کیوں لایا گیا ہے اور مجھے تم سے جس کام میں تعاون مطلوب
ہے اُس کے پیچھے کون سا موجد کار فرما ہے اب سے تقریباً چالیس
برس پہلے میں اور فیرل ایک چھوٹے سے بینک میں کلک تھے اور
کیش کی کلر کی یہ کام کرتے تھے، ہم دونوں ایک دوسرے کے گھر



دیکھا، اس کا سینہ دھوکنی بنا ہوا تھا جیسے وہ بھاگتے ہوئے زمین طے کر کے آؤ پر آئی ہو، ہر ایک دم سفید نظر آ رہا تھا اور انھیں خوف سے چھیلی ہوئی تھیں۔

گلنڈا ہاتھ روم سے غسل کر کے نکلی تو اس پرستور کر کے قابلیں پر لیٹا ہوا تھا، اسے دیکھ کر اٹھا۔ دو گلاسوں میں وہ پکی اڈیلی ایک گلاس اسے دبا ایک خود لیا، ہم دونوں ساتھ ساتھ صوفے پر بیٹھ گئے، اب تک ہماری مذہبیت نے کوئی بات نہیں کرنے دی تھی، اب بائیں شرفیج ہر مین گلنڈا نے اپنی ملامت تو شرمندگی کا اظہار کیا کہ جب اس نے ایڈمن کے مجبور کرنے پر اس سازش میں حصہ لینے پر آدگی کا اظہار کیا تھا تو اسے معلوم نہیں تھا کہ وہ مجھ جیسے آدمی سے ملے گی اور میری محبت میں گرفتار ہو جائے گی، اس نے قسم کھا کر یہی کہا کہ اگر اسے شک بھی ہو، بھرا کہ شیطان مہفت ایڈمن کا اصل مقصد کیا ہے تو خواہ کچھ ہو جائے وہ ہرگز اس کی لٹکار نہ بنتی، اس نے مجھے اپنی زندگی کی کافی سناٹی پوائے حت ان کے ساتھ نہیں جکھڑے طور پر۔ اس نے تیار کیا کہ وہ زندگی بھر دوسروں کے ہاتھوں میں کھلنا ہی رہی ہے، نوعی کے زلے میں وہ اپنے گھر سے جھگ نکلی تھی۔ دن برس تک وہ ادھر سے ادھر بھونک رہی کھا پھر مختلف ملازمتیں لیں جس نے بھی اسے ملازم رکھا اس کے حسن و شباب سے فائدہ اٹھا یا، ایک سال پہلے جبکہ وہ ایک موٹل میں نوکری کر رہی تھی تو اس کی ملاقات مارش سے ہو گئی۔

میں ایڈمن کو بڑے خود سے دیکھ رہا تھا، یہ باتیں کرتے ہوئے اس کے چہرے کے تاثرات ادا اس کی آنکھوں کی خوف ناک جھلکے تھے یقین دلایا کہ اپنے جو شرس انتقام میں وہ ایک ذہنی نفسیاتی مریض بن چکا ہے۔

”اور سٹر لاری یہ وہ مقام ہے جہاں سے مجھ را نعلق شروع ہوتا ہے۔“ ایڈمن کی بات جاری تھی۔ فیمل ابلاغ عامہ کے پڑاویہ سے پبلک کے سامنے یہ ڈینگ مار رہا ہے کہ اس کا شرلوئی وینا کا محفوظ ترین بینک ہے۔ میں اس کا یہ چیلنج قبول کرتا ہوں۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں اس کے بینک میں داخل ہوں گا اور تمام سیفی ڈیپازٹ بکسوں میں رکھی ہوئی نقدی زکوٰۃ بیکسے چور کرتا اور دوسری قیمتی اشیاء نکال لے گاؤں گا۔ میں فیمل کے مزاج کو جاننا ہوں اسے کسی بات سے انہی ذہنی اذیت نہیں پہنچ سکتی، مگر میں اس بات سے کہ اس کا محفوظ ترین بینک لوٹ لیا جائے اور اسے وینا کی نگاہوں میں جھوٹا ثابت کر دیا جائے لوگ اس کا مذاق اڑائیں اس پر پھبتیاں کسیں اور وہ کونوں گوشوں میں من چھپتا چھپے نہ اسے اس بینک کو محفوظ بنایا ہے اور اب تم ہی اسے غیر محفوظ ثابت کرنے میں میری مدد کرو گے۔“

میں نے ایڈمن کو یقین دلانے کی پوری کوشش کی کہ میں ایسا نہیں کر سکتا، بینک میں ایسے الیکٹرونک آلات اور طریقے اختیار کئے گئے ہیں جن کا توڑ کرنا بہت مشکل ہے مگر ایڈمن نے میری ایک دہستی اس نے مجھے دھمکی دی کہ اگر میں نے اسے بینک میں چوری کرنے کا کوئی کامیاب پلان پیش نہیں کیا تو وہ بڑے خلاف تمام ثبوت و شہادت پولیس کو بھجوادے گا۔ اس نے مجھے فیصلہ کرنے کے لیے سات دن کی مہلت دی اور کہا کہ آئندہ جمعہ کو ٹھیک نو بجے مجھے ایک فون کال ملے گی اگر ریسپوڈ اٹھا کر میں نے ہاں میں جواب دیا تب میری اس کی حویاہ ملاقات ہوگی اگر اگر انکار کیا تو پھر اس کے بجائے شیروں تھا من میسر است قتال کرے گا۔

وایسی پھر تجھ کے ساتھ ہوئی مجھے میری بلڈنگ کے سامنے اُٹانے سے پہلے جو نے مشورہ دیا کہ اگر میں اپنی سلاخی اور تباہی زندگی اطمینان سے گزارنا چاہتا ہوں تو اس کے پاس ایڈمن کی بات مان لوں، میں اسے کوئی جواب دیے بغیر آگے بڑھ گیا۔ فلیٹ کے ذریعہ اوپر پہنچ کر میں اپنے فلیٹ کا دروازہ کھول رہا تھا کہ پتہ نہیں کس طرف سے نکل کر گلنڈا میرے سامنے آگئی۔

”جلدی اندر چلو۔“ اس نے چھوٹی ہوئی سانسوں سے کہا اور میرا ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوئے فلیٹ میں داخل ہو گئی۔

اندرا کر میں نے دروازہ بند کیا اور پلٹ کر اس کی طرف

وہ دولت مند تھا، جب اس نے شادی کی پیش کش کی تو اس نے صرف دو مہر کے ہاتھوں سے بچنے کے لیے اس کے ساتھ شادی کر لی۔ ساش بہت تند خو اور ٹکی مزاج آدمی تھا، چوری کی کاوش کا بڑا پسند کرنے والا تھا مگر اس بات کی کوئی پروا نہیں تھی اس نے تنہا، محسوس کیا کہ اس کے نزدیک اس کی کوئی اہمیت نہیں رہ گئی تھی کہ وہ قانون کے مطابق زندگی گزار رہی ہے یا قانون کے خلاف۔ پھر ایک دن اس کا تو اس کی حالت بہت خراب تھی کسی نے اس کی بری طرح مرمت کی تھی۔ وہ بے حد تباہ و برباد آئے اور گلینڈا کو ایڈون کے لیے کام کرنا ہوگا۔

اننا کہہ کر گلینڈا خاموش ہو گئی، اس پر ایک مرتبہ پھر غصہ کا غلبہ معلوم ہوتا تھا، میں نے اس کے خالی گلاس میں تھوڑی سی دھسکی اور اٹیل دی۔

”میں نے پہلے انکار کیا اور اس کرکھو کر کہ جانا چاہا“ گلینڈا نے ایک گھنٹہ بھر تے ہوئے کہا۔ مگر ایک دن جو آدمی زبردستی گھر میں گھس آئے جو نے مجھے رشتی سے ہاندہ دیا اور بیٹی نے مجھے کوڑوں سے اس قدر پیٹا کہ مجھ میں مزاحمت کا حصول باقی نہیں رہا میں نے وہ ہی کیا جو مجھے کرنے کا حکم دیا گیا تھا، یہ سب پوری داستان۔ غائب ایڈون نے اب تک تھیں بنا دیا ہوگا کہ وہ شریفی بیک کو ٹوٹنا چاہتا ہے۔“

”ہاں اس نے مجھے بتا دیا ہے“ میں نے جواب دیا۔

”اس کے بارے میں کسی غلط فہمی میں مت رہنا وہ پورا شیطان ہے جب اسے معلوم ہوا کہ تم اور فیئرل گرفت کھینچتے ہو تو اس نے جو کہ ذریعہ فیئرل کی کار کی پٹرول ٹنکی میں پانی ڈلوایا کہ وہ کھینچنے نہ جاسکے اور تم مجھ سے ملنے کا موقع مل جائے، پھر تجربہ کرنے کا ہاندہ بھی اسی کا سوچا ہوا تھا، پہلے اس کا خیال تھا کہ شاید تم میرے جال میں اس قدر غصے جاؤ کہ مجھے بیک کے سیڈی سٹم کے پاس میں سب کچھ بتا دوں لیکن جب اس طرح بات نہیں بنی تو اس نے تمہیں بیک میل کرنے کا فیصلہ کیا۔ مجھے مار کے خوف سے اس کے ہر مرحلہ پر عمل کرنا پڑا۔ میں قسم کھاتی ہوں کہ مجھے اس بات کا کوئی اندازہ نہیں تھا کہ تھیں بے بس کرنے کے لیے اس نے مارش کو توڑا نہ کرنے کا ارادہ کر لیا ہے، میں سمجھ رہی تھی کہ اس مقصد کے لیے صرف نوٹوں کی کافی ہوں گے، میں نے جو کچھ کیا اس کے لیے میں باطلہ پرفورٹ کی سزاوار ہوں لیکن اگر تھیں جتنہ جتنا کہ بیٹی کی مار کتنی خطرناک ہوتی ہے تب شاید تم میری مجبوری اور بے بسی کا اندازہ کر سکتے۔“

میں نے گلینڈا کو بتایا کہ میں اس سے بے اندازہ محبت کرتا

ہوں، میں شکر گزار ہوں گا اور یہ کہ اگر وہ مل جھگڑا سوچیں تو بہت ممکن ہے کوئی مل تلافی کر لیں۔ مجھے اپنا آخری جواب دینے کے لیے سات دن کی محنت حاصل ہے، ایڈون کے ذریعے بیک کوٹنا چاہتا ہے یہ کے خلاف اس کے پاس اتنے ثبوت ہیں کہ میں زندگی بھر کے لیے جیل جاسکتا ہوں۔ یہ اس کا تڑپ کا ڈھب ہے لیکن ایک تڑپ کا پتہ میسر نہیں ہے۔ میں ساری داستان فیئرل سے بیان کر سکتا ہوں اور فیئرل اپنے اثر و رسوخ سے کام لے کر ایڈون کو کھینچ کر واپس لے کر سکتا ہے، یہ ضرور ہے کہ اس کے بعد شریفی میں میرا مستقبل تباہ ہو جائے گا مگر وہ مجھے جیل جانے سے بچالے گا۔ دو تباہت کو بچے ہے ہم کہیں اور جا کر قسمت آزمائی کریں گے۔

گلینڈا نے بالائی سے سر ہلایا، اس نے کہا کہ ایڈون کے نزدیک انسانی جان کی کوئی قیمت نہیں ہے اسے اندازہ تھا کہ میں فیئرل کے پاس جانے کا فیصلہ کر سکتا ہوں، اسی لیے اس نے گلینڈا کو یہ پیغام دے کر میرے پاس بھیجا ہے کہ اگر میں اس کی بات نہیں مانی تو جس طرح اس نے مارش کو قتل کر کے اس کا الزام میرے سر ڈال دیا ہے اسی طرح گلینڈا کو قتل کر کے اس کا خون بھی میرے نامدا محال میں لکھ دے گا، میں یہ سن کر جیسے سکتے میں دھکیلا گلینڈا انکار کرنے لگی کہ میں اسے مرنے سے بچاؤں۔ اگر میں وہی کچھ کروں جو ایڈون چاہتا ہے تو اپنا مقصد پورا کرنے کے بعد وہ نہیں آزاد کرنے کا اور ہم ایک دوسرے کے ساتھ آرام کی زندگی گزار سکیں گے۔

میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا جواب دوں، میں اسی قیمت کر کے کا دروازہ کھلا، جو آدمی بیٹا اندر داخل ہوئے۔ بیٹی نے گلینڈا کے بال بڑی بے رحمی سے بچو کر اسے کھڑا کیا۔ مجھ سے بولا کہ اب میں صدمہ مال سے بخوبی آگاہ ہو چکا ہوں، آئندہ اگر کبھی گلینڈا سے میری ملاقات ہوئی تو اس طرح ہوگی کہ وہ خون میں لت پت لپ مرگ ہوگی۔ آلا یہ کہ میں وہ کام انجام دوں جو مجھ سے کرنے کو کہا جا رہا ہے، یہ کہہ کر وہ دونوں گلینڈا کو دھکے دیتے ہوئے کمرے سے باہر لے گئے۔

رات کے گیارہ بج چکے تھے، میں اسی طرح بیٹھا ہوا مختلف پہلوؤں پر غور کر رہا تھا، مجھے فیئرل کا خیال آیا، فکس نے مجھے بتایا کہ فیئرل غلطی کرنے والوں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کرتا، اگر میں اس کے پاس جا کر ساری داستان بیان کروں تو وہ مجھ پر بھی کوئی رحم نہیں کرے گا، پہلے میں نے اسی کے پاس جانے کا ارادہ کیا تھا مگر اب میں نے اس پر غور کیا تو میرا ارادہ بدل گیا۔ مجھے یاد آیا کہ پچاس سال پہلے اس نے ایڈون کے ساتھ کیا سکول

میں کوئی سوال کیا تھا؟۔ میں بڑی شکل سے اپنے چہرے کو سپاٹ رکھ رہا۔

”نہیں“ میں نے جواب دیا۔ لیکن اس نے یہ خواہش ضرور کی تھی کہ میں اسے منین سے متعارف کرادوں۔“

”مجھے معلوم ہے، میں اس سلسلے میں منین سے بھی بات کر چکا ہوں۔“ خاص مجھے مسلسل گھور کر دیکھ رہا تھا۔ تو اس نے تم سے بینک کے سیکورٹی سٹم کے بارے میں نہیں پوچھا، ویسے غالباً تم اس سٹم کے بارے میں منین سے زیادہ جانتے ہو۔ کہیں؟“

”میں کسی مذہب کا کہا جا سکتا ہے۔“

”اچھا یہ بتاؤ کہ بینک کس حد تک محفوظ ہے۔“

”آپنا ہی جتنا محفوظ ہونا ممکن ہے۔“

”فرق کر دیا لاگ وچر شیار چوروں کا کوئی گروہ بینک ٹوٹنے کا فیصلہ کرتا ہے تو کیا بھلائے خیال میں وہ ایسا کر سکتا ہے۔“

یہ بڑا نازک موضوع تھا ضروری تھا کہ میں کوئی قیمتی بات کہنے سے گریز کروں کیونکہ ہر سکتا تھا کہ آخر کار ایڈمن مجھے بینک ٹوٹنے کا طریقہ بتانے پر مجبور کر دے۔

”میں سمجھتا ہوں کہ اس کا پاس سو کے مقابل میں ایک تہہ ہے۔“

میں نے غلط الجھ لیا۔

”اچھا؟“ سوچ منین تو یہ کہتا ہے کہ بینک سو فیصدی محفوظ ہے۔“

”ایک مذہب اس کا کتنا درست ہے مگر اس کا امکان تو ہمیشہ رہتا ہے خواہ کتنا ہی کم کہیں نہ ہو کہ شاید کوئی ایسا کمزور پیلو ہو جس کی طرف ہمارا ذہن نہ گیا ہو۔“

”دیکھو لاڈی میں تین برس سے شروٹی کا شیوہ چلا آ رہا ہوں میں نے اپنے ملاقاتیوں کو بھی مجرموں کو سزا آٹھانے اور منظم ہونے کا موقع نہیں دیا ہے، یہی وجہ ہے کہ یہاں جرائم کی شرح پوری اکیٹھ بیس سبک کم ہے، میں اس صورت حال کو برقرار رکھنا چاہتا ہوں یہ عورت کلینڈا میرے ذہن کو پریشان کر رہی ہے، وہ کسی ایسے گروہ کا براہل دوست ہو سکتی ہے جو ہمارے بینک کو ٹوٹنے کا ارادہ کر رہا ہو، میرا فرض ہے کہ میں ایسے افراد کے بارے میں تحقیقات کروں اس نے بہت کوشش کی تھی کہ منین سے بینک کے سیکورٹی سٹم کے بارے میں معلوم کر سکے مگر کامیاب نہیں ہوئی اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر کوئی گروہ واقعی ہے تو وہ انتہی ہی ناکام ہے جہت مارکر بیٹھ جائے گا۔ فرق کر دو کہ اگر میرے جتنے ہوئے ہری کسی غفلت کی وجہ سے بینک کو ٹوٹنے کی کوشش کی جاتی ہے تو پھر ظاہر ہے کہ اندہ میرے شریف منصف ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے گا اور یہ میرے لیے ایک بڑی پرانہ ہوگی اس لیے میں اپنی طرف سے پوری طرح ہوشیار اور چمکار رہنا چاہتا ہوں۔“

کیا تھا یقیناً میرے ساتھ بھی اس کا طرز عمل کچھ مختلف نہیں ہوگا۔ دوسری طرف اگر میں نے ایڈمن سے تعاون کیا اور اسے بتا دیا کہ بینک کو کس طرح ٹوٹا جا سکتا ہے تب بھی خیریت نہیں تھی۔ پولیس سب سے پہلے مجھ پر شک کرے گی اور اگر اس کی تحقیقات کے نتیجے میں یہ سارے حالات سامنے آ گئے تب بھی میری تباہی لازمی تھی۔ کیا اس عذاب سے بچنے کا کوئی راستہ نہیں ہے؟

سیکریٹس سات دن تھے، اگر مجھے اپنے آپ کو اور گلیں ڈاکو بچانا تھا تو اس مدت کے دوران اس آنکھیں کا کوئی ذکوئی مل نکالیں گے۔

پیر کے دن میں دفتری کاموں میں مصروف تھا کہ میری سیکوریٹری میری نے بتایا کہ شریف خاص مجھ سے ملنا چاہتا ہے۔ میں چونک گیا مگر ظاہر تھا کہ میں اس سے ملاقات سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔ میں نے اسے بلال لایا، خاص نے کہا کہ وہ جانا ہے کہ میں بہت مصروف ہوں مگر کام کی نوعیت ایسی تھی کہ آنا ہی پڑا۔

”کیسا کام؟“ میں نے پوچھا۔

”کلینڈا شریف چھوڑ کر جلی گئی ہے وہ ایک جملہ از عورت تھی۔“ خاص نے کہا۔

”تو پھر میں کیا کروں؟“ میں نے بڑی کوشش سے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ اس سے میرا کیا تعلق؟“

”اس نے کہا تھا کہ وہ ڈی ایڈمن کے لیے کام کر رہی ہے، میں نے بے یار و بار فون کیا۔ وہ لوگ کہتے ہیں کہ وہ گلی بلیڈنگز کو نہیں جانتے اور کسی فری لانس رپورٹر کی تحریر شائع کرتے ہیں اس کام کے لیے ان کا اپنا علم ہے۔“

”دیکھو شریف میں اتنا مصروف ہوں کہ غیر متعلق باتوں میں وقت ضائع نہیں کر سکتا۔“ میں نے کچھ ناگوار سی ظاہر کرنے ہوئے کہا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ موقع پر دست و پاڑ ہو، آج کل بہت سے راپر ہیں کہتے ہیں کہ خود کو کسی مصروف اخبار یا رسالہ کا رکن ظاہر کر کے اپنے مضمون کے لیے موقع کرتے ہیں اس طرح آنکھیں کافی آسانیاں مل جاتی ہیں اور پھر جب وہ مضمون مکمل کر لیتے ہیں تو کسی اخبار یا رسالے کے ہاتھ فروخت کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کا ارادہ اس جھوٹ سے کسی کو نقصان پہنچانے کا نہیں ہوتا۔“

”ممکن ہے یہ ہی بات ہو لیکن میں خدشوں کا شیوہ ہوں، غیر معمولی باتوں پر نظر رکھنا میری ذمہ داری میں شامل ہے۔“ خاص نے کہا اور پھر مجھ سے پوچھا۔ اتحادی اس سے کئی ملاقاتیں ہوئی ہیں کیا کسی موقع پر اس نے تم سے بینک کے سیکورٹی سٹم کے بارے

”میں بخاری پوزیشن اور بخاری دتے داری کو سمجھتا ہوں“
مگر اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں بیک اتنا ہی محفوظ ہے
جتنا محفوظ ہونا ممکن ہے الا یہ کہ کوئی بہت ہی غیر متوقع صورت
حال پیش آئے۔

”میں سمجھ گیا، اب یہ بتاؤ کہ بیک کے سیکورٹی سٹم کے بارے
میں صرف تمہیں اور منیس ہی کو علم ہے نا“
”مشر فیل بھی جانتے ہیں“

”فرخ کو کہہ کوئی گروہ تمہیں یا منیس کو یا تم دونوں کو انکار لیتا
ہے اور تمہیں یا منیس کو زبان کھولنے پر مجبور کر دیتا ہے تو کیا
اس صورت میں وہ بیک ٹوٹنے میں کامیاب ہو جائے گا“

”نہیں“ میں نے سر ہلایا ممکن ہے کوئی ہم سے بہ جریہ معلوم
کر لے کہ سیکورٹی سٹم اور اس کے آلات کس طرح کام کرنے ہیں
مگر اس کے باوجود اس کے پاس وہ علم اور تجربہ نہیں ہوگا جو ان آلات
سے اپنی مرضی کے مطابق کام لے سکے۔

”اس کے باوجود تم کہتے ہو کہ کوئی زمین چورتا یہ کوئی ایسا
طریقہ سوچ لے جس سے بیک ٹوٹنا ممکن ہو آخر اس سے بخاری
کیا مطلب ہے؟“

میں شیروں تھامس کی اس جرح سے پسپا نہیں ہوا جا رہا تھا۔
”میرا مطلب صرف اتنا تھا کہ یہ امکان بہ حال رہتا ہے“
میں نے حتی الامکان اپنی آواز کو ہموار رکھتے ہوئے کہا کہ کوئی ایسا شخص
جس کے پاس الیکٹرونک کا وسیع علم اور تجربہ ہو شاید ایسا طریقہ سوچ
لے جو بیکے رگڑ گئے ہوئے سیکورٹی آلات سے اس سٹم کے بغیر
بھی کام لے سکے جو ان کے لیے مقرر کر دیا گیا ہے۔

معلوم نہیں تھامس کا اطمینان ہوا یا نہیں مگر اس کے بعد وہ
بہ حال یہ کہہ کر رخصت ہو گیا کہ اس نے گلینڈز کے بارے میں
دانش گمشدہ سے رجوع کیا ہے اگر وہاں اس کا کوئی ریکارڈ ہو تو وہ دوبارہ
مجھے زحمت دے گا۔ اس نے یہ بھی کہا کہ جب تک وہ شرونی کا
شیروں ہے چوں کہ کوئی گروہ عوامہ وہ کتنا ہی زمین اور ہوشیار
کیوں نہ ہو بیک ٹوٹ کر نہیں جاسکتا۔

میرے ذہن کے اوقات کا دوبارہ میری معرفت یاب میں گزر
رہے تھے اور ارات کے لحاظ اس غور و فکر میں کہ میں کیسے اور
کیونکر ایڈون سے پیش پاسکتا ہوں۔ مجھے ایک ایسے مل کی تلاش
تھی جس کے ذریعہ یا تو میں اسے مکمل طور پر شکست دے سکوں یا اس
سے ملازہ ہی پڑے تو کم سے کم اپنے اور گلینڈز کے لیے ایک محفوظ
پڑسکون تشکیل فراہم کرنے میں کامیاب ہو جاؤں اور آفریقین لائقوں
کے گسے سوچ بچار کے بعد میں نے وہ طریقہ کار متعین کر لیا جس

سے کام لے کر ایڈون سے ہٹا جا سکتا تھا۔ ساتویں دن کی صبح کو
میں کار سے آؤر ہڈن کا تھکا تھامس گیا۔ اس نے بتایا کہ دانش گمشدہ
میں گلینڈز کا کوئی ریکارڈ نہیں اور شاید اس کے بارے میں میرا اندازہ
درست ہو کہ وہ ایک موزع پرست دانش ور تھی جس نے دی ٹیلیویشن
کے نام کی آڈیو ایسا کام کرنا چاہا مگر پھر اس کی ہمت جواب
دے گئی اور وہ چلی گئی لیکن اس کے باوجود وہ غنا طر ہٹا چاہتا ہے
اگر کبھی بھی مجھے یہ شبہ ہو کہ کوئی میرا نقاب یا بخاری کر رہا ہے تو
میں فوراً اسے اطلاع دوں وہ میری حفاظت کے لیے کارڈ مقرر
کر دے گا، اس نے بتایا کہ وہ منیس کو کبھی یہ ہی پیش کش کر چکا ہے۔
میں نے اس کا مستحکم یہ ادا کیا اور اس کی طرف چل دیا۔

دن میں کوئی خاص بات نہیں ہوئی، میں حسب معمول شام
کو دفتر سے سیدھا گھر آیا، کھانا وغیرہ کھا کر فون کا انتظار کرنے لگا۔
ٹھیک نو بجے فون کی گھنٹی بجنے لگی، میں نے پسپا ہٹا دیا، دوسری
طرف سے توجہ دل رہا تھا، میں نے اسے بتایا کہ میرا جواب انتہا
میں ہے، تجھ کو یہ کہہ کر وہ ابھی پانچ منٹ میں کار لے کر آ رہا ہے
وہ آیا اور پھر ہم ایڈون سے ملنے چل دیے راستہ میں تجھ کو یہ کہہ کر
میں نے تعاون کرنے کا فیصلہ کر کے عقل مندی کا ثبوت دیا ہے
ایڈون بہت جالاک اور ہوشیار آدمی ہے اس کا ساتھ دے کر
میں فائدے میں ہی رہوں گا۔

ہم فام نام لاؤس پیچھے، میری اور منی بھی حسب دستور موجود تھے
ایڈون سے ملاقات ہوئی۔ میں نے اسے بتایا کہ اس نے گلینڈز کو
فیوڈلٹ کے رپ میں شرونی بھیج کر غلطی کی تھی اب شیروں تھامس
اس کی جانب سے مشکوک ہو چکا ہے۔ اس پر ایڈون نے کہا اسے
پہلے ہی تھامس کی جانب سے مزاحمت کی توقع تھی مگر میں غور نہ
کروں وہ اس کا مناسب انتظام کرے گا۔ میں نوا سے یہ بتاؤں کہ
بیک کے فالٹ ہیں کس طرح داخل ہوا جا سکتا ہے۔

”فرخ کو تم بیک ٹوٹنے میں کامیاب ہو گئے۔ میں نے کہا۔
”گلینڈز اسے اپنے تعلق کی وجہ سے پورس کو سب سے زیادہ شبہ
ہو چکا چنانچہ اس سے پہلے کہ میں تم سے تعاون کی بات کروں میں یہ
جاننا چاہتا ہوں کہ اس کام میں مجھے کیا ملے گا؟“

”مجھے تم سے اسی سوال کی توقع تھی“ ایڈون بولا۔ میں تھامس
بتا چکا ہوں کہ میں کافی دولت کما چکا ہوں، مجھے اس دولت سے
کوئی دلچسپی نہیں جو تجھ کے اوڑھے کے آدمیوں کے ہاتھ آئے گی۔ میں
تو فیمل سے انعام لینا چاہتا ہوں، بیک والٹ سے کم و بیش
تیس لاکھ ڈالر ملنے کی توقع ہے اور میں نے اپنے ساتھ تھامس سے کہہ
دیا ہے کہ اس میں سے تجھ کا حصہ دس لاکھ ڈالر ہوگا، تم گلینڈز کو ساتھ
لے کر دنیا کے کسی بھی حصہ میں جاسکتے ہو اور وہاں ساری زندگی پیش

راحت میں گزارا کرتے ہوئے

مجھے اس کی باتوں پر اتنا ہی یقین تھا جتنا کوئی سانپ نے
بلے خنجر ہونے پر کر سکتا ہے، میں نے کہا کہ مجھے یہ شرط منظور
ہے اور میں اسے بینک کے سیکورٹی سٹم کے متعلق سب کچھ بتانے
پر تیار ہوں۔

”کسی عجیب بینک کا کاروبار پہلو بہ ہوتا ہے کہ کوئی گروہ اندر گھسنے
اور اثاثہ کو غیر محال بنا کر نکال لے“ میں نے کہا لیکن
اس بینک میں ایسا نہیں ہے، جملہ بینکوں کی پیوٹر سے کنٹرول کیا جاتا
ہے، کسی کو رقم نکالنا ہے تو وہ ایک پیوٹر قفل سے چیک بھرتا ہے،
ایک خانے میں چیک ڈال دیتا ہے اور دوسرے خانے سے اسے
مطلوبہ رقم مل جاتی ہے۔ کوئی رقم جمع کرنا چاہتا ہے تو وہ پیوٹر قلم سے
منقولہ نام بھرتا ہے، فارم اور رقم ایک خانے میں ڈال دیتا ہے
اور دوسرے خانے سے اسے رسید مل جاتی ہے کوئی گروہ بینک اثاثہ
تک نہیں پہنچ سکتا جو کہ دوسری منزل پر پہنچتا ہے وہیں تیش بھی
ہوتا ہے، ہرس ڈاکس دوسری منزل پر نہیں جاسکتا، مخصوص افراد
کو ایک بجلی سے کام کرنے والا آلہ دیا جاتا ہے، اس آلے کے بغیر
اگر کوئی آدمی جانے کی کوشش کرے گا تو ایک جانب فی دی
کیمرے سیکورٹی گارڈ کو خبردار کر دیں گے دوسری طرف لفٹ بھی
کام نہیں کرے گی۔

”مجھے اسٹاف کو غیر محال بنانے سے کوئی دل چاہی نہیں ہے، ایڈمن
نے کہا، میں تو بینک والٹ خالی کرنا چاہتا ہوں۔ اس لیے مجھے
یہ بتانا کہ میرے آدمی کس طرح وہاں داخل ہو کر رہا کر سکتے ہیں“
”بینک کے جمعے دن چار بجے بند ہوتا ہے اور پھر پیر کو نو بجے
کھلتا ہے، الیکٹرونک سیکورٹی کی وجہ سے صرف ایک کارڈ پھر
دیتا ہے جس کی ڈیوٹی ہر چھ گھنٹے کے بعد تبدیل ہو جاتی ہے گاؤڈ
بینک کے دروازے کے پاس اپنے کیبن میں بیٹھتا ہے اور سر گھنٹہ
کے بعد پورے بینک کا ایک چیکر لگاتا ہے۔ بینک کا دروازہ کھلے
کا ہے جو نوڈل الیکٹریکل سے کھلتا اور بند ہوتا ہے، بینک کی
لاٹی میں داخل ہونا کوئی مشکل بات نہیں ہے کہ پاس ایک آلہ
ہے جو دروازہ کھول سکتا ہے، جب گاؤڈ اپنے چیکر کے دوران
عقبی جانب توتب بٹھا ہے آدمی اندر داخل ہو سکتے ہیں اندر
پہنچنے کے بعد ان کا سامنا والٹ کے دروازے سے ہو گا اور یہ
درازاہ فائر پروف اور اس قدر مضبوط ہے کہ اگر کوئی حملہ ضروری
اور اڑاؤں کے ساتھ بھی اسے توڑنے کی کوشش کرے تو ایک گھنٹہ
میں بھی کامیاب نہیں ہو سکتا“

”مجھ ان تمام تفصیلات کی ضرورت نہیں ہے۔ ایڈمن نے
کچھ بنیانی سے کہا۔ مجھے تو یہ بتانا کہ میرے ساتھی والٹ کے



اس دربار کے جو مشرق اور مغرب کی برقی کڑی لئے بند کر
کا م دیتا تھا۔ مشرقی کنارے پر ایک سی اور مغربی کنارے پر ایک
امریکی ڈور ٹولے سے پھیلی کا شکار کیل ہے تھے۔ امریکی ڈور اور
چھایاں پھول رہا تھا جبکہ دوسری خالی بیٹھا ہوا مگھیاں مار رہا تھا۔
بالا خور دوسری سے امریکی فرمات نہ دیکھی گئیں۔ اس نے
امریکی نوڈل وارڈ کے مخاطب کیا اور پھر جیسے نہاری خوش منتہی
کا راز کیا ہے؟ ہم دونوں ایک ہی دربار پر آئے سننے بیٹھے
ہیں۔ ایک ہی ٹرم کی ڈوریں اور ایک ہی سٹم کے کچھوڑے تعامل
کر رہے ہیں جو کہ میرے پچھلے پچھوڑے کرنا لیا ہے اور میں
ابھی تک چھٹی سی پچھلی تک نہیں پہنچ سکا ہوں“
”اس کا ایک ہی سبب ہو سکتا ہے!“ امریکی نے جواب

دیا۔

”وہ کیا ہے؟“

”ممکن ہے میری طرف کے کنارے والی پچھلیں کو نہ کھولتے

ہوئے کوئی ڈر نہ لگے ہو۔“



اندر کیسے جاسکتے ہیں“

”والٹ کا دروازہ مخصوص آوازوں کی بنیاد پر کھلتا ہے، میں
نے بتایا۔ ہفتہ اور اتوار کے علاوہ ہر روز صبح چھ بج ساٹھ آٹھ
بجے لاس انجلس کے میڈائن میں کوئی شخص ایک خاص ٹیل فون پر
کچھ خاص اعداد و اعداد ڈال کر کہتا ہے، اس فون کا رابطہ براہ راست فونوں
کے بینک ہے ان اعداد کے ڈالنے پر ایک پیوٹر حرکت
میں آتا ہے اور والٹ کے چھوڑے میں سے تین فون کھل جاتے ہیں پھر
چھب آٹھ بج کر تین منٹ پر تین ایک خاص مائیکروفون میں کچھ
اور مخصوص اعداد بولتا ہے۔ اس کی آواز ایک دو سے پیوٹر کو
حرکت میں لاتی ہے اور باقی تین فون بھی کھل جاتے ہیں“
”کیا کوئی شخص اس مائیکروفون میں وہ ہی مخصوص اعداد بول
کر فون کھول سکتا ہے؟“

”بالکل نہیں مینس کی آواز ہونا لازمی ہے ورنہ“

”پیوٹر کام نہیں کرے گا“

”اگر مینس چھٹی پر ہو، بجا رہا ہو یا مار جائے تب کیا ہو گا؟“

ایڈمن نے سوچتے ہوئے سوال کیا۔

”ایسی کسی صورت حال سے بچنے کے لیے مینس کی آواز کا
ایک ٹیپ تیار کر لیا گیا ہے، پیوٹر اس ٹیپ کی آواز بھی قبول کر
لیتا ہے اس کی غیر حاضری میں ایک با اختیار آدمی ٹیپ ڈی کیسٹ
کو ایک خانے میں ڈال دیتا ہے اور پھر چند لمحوں کے بعد دروازہ
کھل جاتا ہے“

”جواب“

”اور یہ باغخیاں فرو کن ہے“

”ہیں“

”اس کا مطلب ہے بینک تم پر پورا اعتماد کرتا ہے“

”اننا زیادہ بھی نہیں تم ان تین نالوں کو بھول رہے ہو جو راس

انجیل پر سے کھولے جاتے ہیں“

”اور تمہاری عدم موجودگی میں؟“

”مشرقیوں کو معلوم ہے کہ وہ کیسٹ کہاں رکھا ہوتا ہے“

”تم نے اب تک جو کچھ بتایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لاس

انجیل والا مسئلہ رہتا ہے جو شکل ثابت ہو سکتا ہے“

”میں نے اسے بتایا کہ اس کا حل تو میں نکال سکتا ہوں لیکن

میرے نزدیک جو شکل پیش آئے گی وہ لوٹ کے مال کو لے کر

بینک سے باہر نکلتا ہے۔ ایڈون نے کہا کہ یہ میلاد و سرے سے وہ افواہ

بے گارہ آدی فراہم کرے گا لیکن منصوبہ بنانا اور اسے کامیابی سے

انجام دینا میری ذمہ داری ہوگی، یہ وہ نتائج تھا جہاں میں اسے

بھٹ کر سکتا تھا، گوشتہ کئی راہیں ہیں اسے اسی سوچ میں گمراہی

تجس کی ہیں اس شخص سے کس طرح پہنچ پاسکتا ہیں اور میرے

ذہن میں ایک ممکن مل بھی آگیا تھا۔

”میں چند شرائط پر اسے قبول کر سکتا ہوں“۔ میں نے کہا۔

ایڈون نے چہرہ کرکھ گھورا۔

”تم شرائط پیش کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہو“ وہ کچھ عقد

سے بولا۔

”یہ بخاری غلط فہمی ہے۔ میں نے مضبوط لہجے میں جواب دیا۔

”تم ذیل سے انتہا لینا چاہتے ہو اپنا مقصد حاصل کرنے کے لیے

تم نے مائن کوئل تک کرنے سے ناہل نہیں کیا تاکہ مجھے اس جرم

میں ملوث کر کے مجبور کر سکوں کہ میں دنیا کے محفوظ ترین بینک کو لوٹنے

کا پلان بنا کر تجھیں اپنے مقصد میں کامیاب کرواؤں لیکن تمہارے اس

منصوبے کی غامی یہ ہے کہ ممکن ہے تم نے یہ سیکرےٹ میں غلط

اندازہ لگایا ہو ممکن ہے کہ میں ایک ایسے جرم کی جواب دہی کے لیے

عدالت کے کٹہرے میں لٹھ بھڑا ہوا پسند کر لوں جو میں نے نہیں کیا۔

”تم ایک منرا فتنہ جرم ہو اور پولیس میں تمہارا ریکارڈ مزید دے اگر

تمہارا یہ ریکارڈ نہ ہوتا تو میری پوزیشن اتنی بہتر نہ ہوتی، بالآخر میں

عدالت میں جانا قبول کر لوں تو ظاہر ہے کہ میری زبان وہ سب کچھ

اگلے گئی جو میں جانتا ہوں پھر یہ حقیقت کہ میں نے ذیل کے

محفوظ ترین بینک اور اس کی سالہ کو لوٹنے سے بچا لیا اسے جرمی حد

تک میرا طرف دار بنائے گا، وہ ہے اندازہ اثر و رسوخ کا مالک جو یہ

قطعی ممکن ہو سکتا ہے کہ عدالت مجھے جرم قرار دے لیکن یہ بات

اچھی طرح سمجھ لو کہ میرا جو بھی انجام ہو فیل اور پولیس تمہارا پیچھا نہیں

چھوٹیں گے اور اس مزید تم جیل گئے تو پھر زندہ باہر نہیں آسکو گے۔
اس لیے یہ تم سوچو کہ میں اپنی شرائط پیش کرنے کی پوزیشن
میں نہیں ہوں“

ہم دونوں دیر تک ایک دوسرے کو تیز نظروں سے گھومتے

تھے آخر ایڈون نے منہ بناتے ہوئے سر ہلایا۔

”ٹھیک کر رہے ہو مشروری بخاری دلیل میں خاصا وزن

ہے۔ میں نے واقعی بخاری صلاحیت کا اندازہ لگائے ہیں غلطی

کی، بہ حال تمہاری شرائط کیا ہیں؟

اپنے بھٹ کی کامیابی پر میرے دل میں مسرت کی ایک

اہری تھی مجھ میں نے پوری کوشش کی کہ میرے چہرے پر

کسی قسم کا کوئی تاثر ظاہر نہ ہوئے۔

”تم نے مجھے دس لاکھ ڈالر دینے کی بات کی ہے لیکن کیا

تمہارے خیال میں میں اتنا ہی احمق ہوں کہ تمہارے ان الفاظ پر یقین

کر لوں گا کہ تمہارا خیال ہے کہ میں یہ اندازہ نہیں لگا سکتا کہ ایک

مزید میں تمہارے ساتھیوں کو بینک والٹ میں لے گیا اور پھر انہیں

واپس سے لوٹ کا مال باہر لے جانے کا طریقہ بتا دیا تو تم مجھے بھی

اسی طرح قتل نہیں کر دو گے جس طرح تم نے مائن کر دیا کیا ہے؟“

ایڈون نے مجھے بڑے غور سے دیکھا اور پھر اس کے سپاٹ

چہرے پر ایک مصنوعی مسکراہٹ نمایاں ہوئی۔

”تم بہت تنگ مزاج ہو مشروری۔ اس نے کہا تب پھر تم

کیا تجویز کرتے ہو؟“

”میں تمہارے آدمیوں کو والٹ میں لے جا سکتا ہوں اور

توقع ہے کہ کھڑے غور و فکر کے بعد میں انہیں یہ بھی بانسوں کر

وہ لوٹ کا مال لے کر والٹ سے کس طرح باہر جاسکتے ہیں لیکن

اس سے پہلے تجھیں مجھے ڈھائی لاکھ ڈالر کے بیڑا ہڈ دینا ہوں

گے، کیونکہ مجھے یقین ہے کہ پلان کی کامیابی کے بعد میں دس لاکھ

ڈالر حاصل نہیں کر سکتوں گا اس لیے پلان کی کامیابی سے پہلے اگر

مجھے ڈھائی لاکھ ڈالر مل جائیں تو میں انہیں کو غنیمت جانوں گا۔

آج سے چودہ بعد میں تمہارے پاس ایک مستقل پلان لے کر آؤں گا۔

پھر اگر تم نے مجھے باڈے دے دیے تب تو میں اس پلان کو عملی جامہ

پہناؤں گا ورنہ نہیں“

”مجھے یہ یقین کیسے ہو کہ تم باڈے کر غائب نہیں ہو جاؤ گے“

”جب تک گلینڈیل بطور یہ شمال تمہارے پاس موجود ہے

اس کا امکان نہیں میری بات پر اچھی طرح غور کرنا، آئندہ معاملات

کئی رات کو نو بجے میں جو کا انتظار کروں گا“

اور اتنا کہہ کر میں کمرے سے باہر نکل گیا جس عموں کر دیا تھا

کہ پہلے کے مقابلے میں صورت حال کچھ زیادہ مہم کرنا ہوئی ہے۔

پر کے دن میں دفتر پہنچا تو میری سیکرٹری نے جو سب سے پہلی خبر مجھے سنائی وہ شیف تھا جس کے بارے میں تھی، اس نے بتایا کہ گورنمنٹ نہایت تھکاس اپنی کار تک جانے کے لیے سرکار کو اس کو رہا تھا کہ ایک کانٹے دانستہ اس کو محروم دی۔ تھکاس اس وقت ہسپتال میں ہے اور اس کی حالت بہت نازک ہے۔ میرے کانوں میں ایڈن کی آواز گونجنے لگی اس نے کہا تھا کہ وہ خاص کا انتظام کرنے کا اور اس نے کر دیا۔ مجھے اپنا دل بیٹھا عکس ہوا، ابھی میں ٹھیک سے سوچنے بھی نہ پایا تھا کہ وکس آگیا وہ برنن کے سلسلے میں سان فرانسسکو جا رہا تھا، کچھ فردی نابوں کے بعد اس نے بتایا کہ ابھی آنے والے اس نے ریڈیو پر سننا کہ تھکاس ہسپتال میں انتقال کر گیا، پھر وہ اس کی تعریف کرنے لگا کہ ڈاکٹر پشاور فتح دار اور معنی آفیسر تھا اس نے خرنائی میں جرات کر لی ابھی طرح کٹر دل کیا تھا، اس کا نائب سیکلین تو بالکل ہی ناکارہ آدمی ہے لیکن آئندہ انتخاب ہونے تک ہمیں اسے برداشت کرنا ہو گا وغیرہ وغیرہ۔

وہ چلا گیا اور اس ایک سکتے جیسی حالت میں بیٹھا سوچتا رہا کہ پہلے ارشاد اب تھکاس دو آدمی اس شیطان ایڈن کے کجوش انتقام کی جھینٹ چڑھ چکے ہیں اور اگر میں اپنی کوشش میں کامیاب نہ ہوں تو شاید میرا اور گلینڈا کا انجام بھی اس سے کچھ مختلف ہو، فون کی گھنٹی نے مجھے اپنے خیالات سے جھکا دیا۔ یہ ایک بڑا س کال تھی اور اس کے بعد رڈمر کی مصروفیت نے مجھے اپنی طرف کھینچ لیا نہ نام کے کچھ سبب اس بند ہونے کا وقت آیا تو میں اپنی چھٹی سی فیکٹی میں پہنچا جو دفتری عمارت کے پیچھے واقع تھی، وہاں میری کام بند ہو چکا تھا، وکر جاچکے تھے میرے مین انجینئر بھی جانے کی تیاری کر رہے تھے مجھے دیکھا تو پوچھنے لگے کہ اگر کوئی خاص کام ہو تو وہ رک جائیں مگر میں نے کہا کہ ان کی موجودگی کی ضرورت نہیں میں اپنے اپنے آئیڈیئے پر کچھ کام کرنے آیا ہوں وہ چلے گئے تو میرے کچھ بیٹھ کر کام کرنے لگا اور پھر رات کے بارہ بجے تک گئے رہنے کے بعد میں آخر ایک ایسا ڈالنا نے میں کامیاب ہو گیا جسے اگر مینس کے اس فون سے منسک کر دیا جائے جو اس ایجنڈر کی ڈائریکٹ فون لائن سے منسلک تھا اور پھر اس پر وہ ہی نمبر ڈائل کیے جائیں جو وہاں سے کیے جاتے ہیں تو بیک والٹ کے تین تالے کھل جائیں گے یہ آخر حفاظت سے جیب میں ڈال کر میں اپنے فلیٹ واپس آ گیا، اس وقت تک میں تھکاس کی موت سے پہنچنے والے دھچکے بنا رہا تھا، تھکاس کے لیے دشواریاں پیدا کر کے تھا جنہیں اس کا نائب سیکلین شراب کار کیا اور دفتری اعتبار سے

کسی بھی پیچیدہ معاملے کو سمجھنے سے عادی تھا، تھکاس کے مقابلے میں اس سے نہایت کم زیادہ آسان تھا۔ لگے تین دن تک پھر وہ ہی معمول چلتا رہا کہ میں دن میں آتا تھا میں ہر دوں رہتا اور انوں کی تنہائی میں منصوبے سازی کرتا تھا۔ آخر تیسرے دن صبح کو میرے ذہن میں وہ پلان اپنی تمام جزئیات کے ساتھ مکمل ہو چکا تھا جس کے ذریعے میں نہ صرف ایڈن کے آدمیوں کو دالٹ میں لے جا سکتا تھا بلکہ انھیں ٹوٹ کے مال کے ساتھ وہاں سے نکال بھی سکتا تھا، کسی کے ساتھ میں نے کچھ دوسرے پلان بھی بنائے تھے جو میری اور گلینڈا کی سلامتی و تحفظ میں کام آ سکتے تھے۔

جمعات کے دن صبح پر کلاک جو ٹھیک نو بجے مجھے لینے آگیا۔ میں بالکل تیار تھا، اپنا برلیٹ لیس آٹھا اور اس کے ساتھ چل دیا۔ تجراس خیال سے بہت خوش تھا کہ میں نے تعادل کا فیصلہ کیا ہے وہ ابھی سے بیٹک سے لینے والے مالی غنیمت کے منصوبے بنا رہا تھا۔ میرے کپڑے پر اس نے اعتراف کیا کہ شیف تھکاس کو مینی لے کر اسے محروم دی تھی۔ دشمن سے بچنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہوتا ہے کہ اس کے ساتھیوں میں بے اعتمادی برپا کر دی جائے۔ میں نے تو اسے کہا کہ میں لاکھ ڈالر بہت بڑی رقم ہے اس کے پاس اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ یہ رقم ہاتھ آئے کے بعد مینی اسے گولی نہیں مارے گا۔ میں نے بتایا کہ جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں نے اپنا انتظام کر لیا ہے میں ایڈن سے اپنا حصہ پیشگی لے رہا ہوں مگر اسے ایسی کوئی گارنٹی حاصل نہیں کہ وہ اپنی بات سن کر کچھ کرے گا۔ یہ بات گوارا کر گیا کہ ایک نیگرو ایک کالا آدمی دس لاکھ ڈالر لے کر آرام سے صحت ہو جائے، تجر میری بات سن کر کچھ پریشان ہو گیا مگر اس نے جواب دیا کہ میری اس کا خیال رکھے گا وہ مینی کو ایسی کوئی حرکت نہیں کرنے دے گا، میں بولا کہ اگر وہ میری کو اس حد تک اپنا ہی خواہ سمجھتا ہے تو ٹھیک ہے کاش میری اس کے اعتماد پر پورا اٹھے لیکن جہاں اتنی بڑی رقم کا سوال ہوتا ہے تو کوئی گوارا آدمی کسی کالے آدمی کو کھتہ دار بنانا پسند نہیں کرتا اور نہ کسی کالے آدمی کو کسی گورے آدمی پر اتنا اعتماد کرنا چاہیے۔

ایڈن اپنے فام ہاؤس میں میرا انتظار کر رہا تھا، اس نے حسب معمول میرا استقبال کیا، اس مزید کرے میں میری بھی موجود تھا، ایڈن نے کہا کہ میری یہ سکرٹل کر کام کرے گا، مجھے جس چیز کی ضرورت ہو میں اسے بتا دوں وہ سب کچھ فراہم کرے گا، اب میں اپنا پلان بیان کروں جو سوجھ کر آیا ہوں میں نے جواب دیا کہ پلان تو میں نے سوچ لیا ہے لیکن ہر پلان میں کئی

کسی مذہب اس کا اعلان رہتا ہے کہ کوئی غیر متوقع بابت یا حادثہ پیش نہ آجائے، اگر ایسا ہوا تو پھر اس کے ساتھ بیس سال سے کم کی مزا نہیں پائیں گے۔ میری نے میری بات سن کر کچھ لمبے صبری سے پہلو ہلا۔ میں چاہتا بھی یہ ہی تھا، مجھ کے ذہن میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کے بعد اب میری گوشمالی بھی کہ کسی طرح میری کو بھی نگرانشو لیشن میں مبتلا کیا جائے۔ اس منفعے پر مجھے ایڈن کے نفسیاتی مریض ہونے کا ایک اور ثبوت ملا، میری بات سن کر اس کے چہرے پر بدبو لگتی تھی اور غصے کے آثار ظاہر ہوتے تھے اس نے ایک دم زور سے میرے منہ پر ہاتھ مارا اور دانت پیستے ہوئے ہلا کہ اس کے ساتھ میں کوئی نقصان پہنچا یا میرا بلان کسی بھی طرح کا کام ہوا تو پھر مجھے اور گلینڈا کو بھی اسی بے دردی سے قتل کر دیا جائے گا جس طرح مارش اور تھامس کو کیا جا چکا ہے۔ میں نے خاموشی سے اپنا برلیٹ کیس اٹھا کر میز پر رکھا اور اسے کھولنا ہی چاہتا تھا کہ میری پک کر اپنی جگہ سے اٹھا، جھپٹ کر برلیٹ کیس چھینا خود اسے کھول کر دیکھا اور یہ اطمینان کرنے کے بعد کہ اس میں کوئی خطرناک ہتھیار وغیرہ نہیں ہے واپس کر دیا، ممکن ہے یہ حرکت اس نے ایڈن پر اپنی مستعدی اور وفاداری ثابت کرنے کے لیے کی ہو مگر مجھے یہ اندازہ ضرور ہو گیا کہ اس آدمی کو کسی کچھ کم نہیں سمجھنا چاہیے، وقت پڑنے پر یہ بیانی سے زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔

برلیٹ کیس سے میں نے وہ آلاکالا جوائن فیکٹری میں بنایا تھا۔ پھر دو تھوڑا سا زرد رنگ کا نقشہ برآمد کیا۔ نقشہ میں نے میز پر بچھلادیا۔

”یہ بینک کا راستہ ہے جہاں لوہے کے ڈمپرے دروازے لگے ہیں، میں نے بنایا جو فروٹ ایکٹوکیل بیل سے کام کرتے ہیں اور اس نیوٹرلائزر سے کھولے یا بند کیے جاتے ہیں جب گارڈ اپنی گشت کے سلسلے میں عقب کی جانب ہر توڑتا ہے آدمی اس کی مدد سے بینک کے اندر پہنچ جائیں گے اور دروازہ بند ہو جائے گا، ہتھیار سے آدمیوں کو اپنے ساتھ ایک کیس لٹکانا ہوگا جس کی مدد سے وہ والٹ میں گھسنے کے بعد دلوں کے سیفٹی ڈیپازٹ کسوں کے نفل توڑیں گے، اب ہسٹلر مل بینک والٹ میں داخل ہونے کا ہے اس دوسرے نیوٹرلائزر کی مدد سے دوسری منزل تک چلنے والی لفٹ کام کرتی ہے، دوسری منزل پر منیسین کا آفس اس جگہ واقع ہے، لفٹ یہاں لگی ہے لیکن لابی سے لفٹ تک میں غصہ کیمرے لگے ہیں لابی میں اس مقام سے ایک غیر مرئی شعاع خارج ہوتی رہتی ہے جو کوئی بھی اس شعاع کو کاٹ کر گزرتا ہے تبیل کیمرے اس کا فروٹ لے لیتے ہیں چنانچہ

اس شعاع سے بچنے کے لیے ہتھیار سے آدمیوں کو فروٹ پر پیٹ کے بل لیٹ کر یہ جگہ کو اس کرنا ہوگی منیسین کے دفتر میں ایک سرخ رنگ کا فون دکھا ہے۔ اس کے تار کاٹ کر یہ میل بنایا ہوا آلہ ان نادروں سے جوڑنا ہوگا، اس کے بعد اس فون کے محال پر ۲-۴-۸ نمبر اس ترتیب سے گھمانا ہوں گے۔ اس کے ساتھ ہی والٹ کے مین نفل کھل جائیں گے۔ یہ وہ مین نفل ہیں جو لاس اینجلس سے فون کر کے کھولے جاتے ہیں منیسین کی آواز کا ٹیپ اس کی میز کے پیچھے ایک خانے میں دکھا ہے۔ وہیں ایک اور خانہ ہے کہ اس فون کے آواز کی آواز کے بعد باقی مین نفل بھی کھل جائیں گے والٹ کی آواز کے ساتھ والٹ کا دروازہ بھی کھل جائے گا اب یہ ہتھیار سے آدمیوں پر پھنسرے کہ وہ سیفٹی ڈیپازٹ کس توڑنے کے لیے کتنی جلدت سے کام کرتے ہیں، باقرض اگر وہ جمعہ کی رات میں دو مین شکہ تک والٹ میں داخل ہو جاتے ہیں تو انھیں ہفتہ کی تمام ایک اپنا کام مکمل کر لینا چاہیے۔

میں نے رگ کر ایڈن کی طرف دیکھا۔
”ہاں، تک کوئی سوال یا کوئی ایسی بات جو سمجھ میں آئی ہو؟“
میں نے پوچھا۔ ایڈن نے میری کی طرف دیکھا اور میری نے نفی میں سر ہلادیا۔

”اب تم مجھے یہ بتاؤ کہ والٹ سے ٹوٹ کا مال کیسے باہر لے جا یا جائے گا؟“ ایڈن نے کہا۔

”والٹ میں چار سو ڈیپازٹ کس ہیں“ میں نے جواب دیا۔ اگرچہ وہ سب زیر استعمال نہیں مگر ہتھیار سے آدمیوں کو ہٹا کر سب ہی توڑنا چاہیں گے۔ ان میں نقدی زلیزلات یا ہتھیار نکالتے اور دو سے ترقی کا فادات ہوں گے۔ ہتھیار سے آدمیوں کے پاس ایسے کس ہونا چاہئیں جن میں یہ تمام چیزیں رکھی جا سکیں اور ظاہر ہے کہ یہ کس بینک میں داخل ہونے وقت ساتھ ہی لے جانا ہوں گے، گارڈ کو پوسٹے بینک کا چکر لگانے میں نفروٹیا میں منٹ لگتے ہیں، اس وقت میں جتنے بھی کس اندر لے جائے جا سکیں اچھا ہے، ہتھیار سے آدمیوں کو بے حد ترقی سے کام کرنا ہوگا، انکار کو صبح آٹھ بجے گارڈ تبدیل ہوتے ہیں، یہ وہی وہ وقت ہے جب ٹوٹ کا مال لے کر باہر نکلتا مناسب ہوگا۔ اس کے لیے ٹھیک سات بج کر پچیس منٹ پر ایک سیکورٹی ٹرک بینک کے عقب میں پہنچ جانا چاہیے، ہریر کر تفریق آٹھ بجے صبح بینک کا سیکورٹی ٹرک واجباً تھوڑا ہی محفوظ فٹڈ وغیرہ لے کر آتا ہے، شرفی کے لوگوں نے اس ٹرک کو بار بار دیکھا ہے، انہوں نے کہا کہ اب وہ ان کے لیے کوئی نئی چیز نہیں رہا، یہ ٹرک ایک زیر زمین راستہ کے ذریعے بینک کے تہہ خانے میں پہنچ جاتا ہے۔ ڈرائیور کے پاس ایک نیوٹرلائزر

ہوئے جس سے تہ خانے کا دروازہ کھلا اور بند کیا جاتا ہے۔
 ٹوک کے اندر آئے کے بعد دروازہ خود بخود بند ہو جاتا ہے ڈرائیور
 انتظار کرتا ہے یہاں تک کہ اسٹاف کا کوئی ممبر آکر وہ دروازہ کھلوا
 ہے جو سیدھا دالٹ میں لے جاتا ہے، اسٹاف کا آدمی اس وقت
 تک دالٹ کا دروازہ نہیں کھلوتا جب تک ڈرائیور اپنی شناخت
 نہ کر لے۔ میں تہ خانے اور دالٹ دونوں کے دروازے کھل سکتا
 ہوں، انھیں ایک ایسے ٹوک کا بندوبست کرنا ہوگا جو دیکھنے میں
 بالکل سیکرٹیٹ ٹوک کی طرح ہو، جہاں اس ٹوک میں دو گارڈ بھی ہوتے
 ہیں، چنانچہ انھیں دو آدمیوں کا بھی انتظام کرنا ہوگا جو بالکل گارڈوں
 جیسی پوزیفیام پہننے ہوں، جیسا کہ میں نے بتایا ہے، ٹوک انڈر کی صبح کر
 مات پچھن پر پینک کے عقب میں پہنچ جاتا ہے جیسے اس وقت
 ڈوئرن والا گارڈ اس کی جگہ ڈوئرن دینے کے لیے آئے والا
 گارڈ دونوں بینک کے سامنے ٹپ شپ کر رہے ہوں گے پتھار
 آدمی تمام کچس جن میں ٹوٹ کا مال ہوگا ٹوک میں رکھ کر وضعت ہو
 جائیں گے اور چونکہ بینک اگلے دن پہر کو آٹھ بجے کھلے گا اس لیے
 اس وقت تک کسی کو سواری کا حال معلوم نہیں ہوگا اور تھارے
 آدمیوں کو فرار ہونے کے لیے کافی وقت ہوگا۔

کیا تم ٹوک اور لیونیام کا انتظام کر سکتے ہو؟ ایڈون نے
 ہیری سے پوچھا۔

”کیوں نہیں مجھے ٹوک اور لیونیام کے فرڈ دکھاؤ۔ میں ایک
 شخص کو جانتا ہوں جس کے ذریعے یہ کام بہ آسانی ہو جائے گا۔
 ”تمھارے خیال میں یہ پلان کامیاب ہو جائے گا یا ایڈون نے
 مجھ سے سوال کیا۔

”اگر یہ پلان کامیاب نہیں ہوا تو کوئی اور منصوبہ بھی کامیاب
 نہیں ہو سکتا۔ میں نے اسے اپنی مددک بر دشواری اور فانی
 سے کل لکھنے کی کوشش کی ہے اب یہ تمھارے آدمیوں پر منحصر
 ہے کہ وہ اس کے سس طرح عمل میں لاتے ہیں۔“

”میں سٹرلادی اس کا انحصار ایک ساتھیوں پر نہیں تم پر
 ہوگا۔ ایڈون نے کہا۔ کیونکہ تم ان کے ساتھ رہو گے اگر کوئی بھی
 بات غلط ہوئی تو تمھیں گرلی مار دی جائے گی۔ یہی کوہدایت کہ
 دی گئی ہے کہ اگر یہ پلان اکام ہو یا نہ ہو کہ تم کوئی مالکی
 کرنے کی کوشش کر رہے ہو تو تمھیں پلان اہل ثروت کوئے ہو سکتی
 طرف تھارے مجبور کوئیں خود اپنے ہاتھ سے غم کروں گا اس لیے
 یہ پلان بر صورت میں کامیاب ہونا چاہیے۔“

ایڈون نے ہیری کو فروری جنس فراہم کرنے کا حکم دیا
 اس نے کہا کہ وہ چاہتا ہے کہ پلان پر عمل دلا دے اندہ جھد کے دن
 رات کو تین بجے سے شروع کر دیا جائے اس سلسلے میں جو تفصیلات

ہیں وہ میں اور ہیری مل کر لیں، ہیری نے کہا کہ اس قید
 کے لیے میں کل رات نو بجے اس سے کرٹائن روڑز میں ملاقات
 کروں وہ کہیں غریبہ میں ملے گا اس کے بعد وہ کمرے وضعت
 ہو گیا اس کے جانے کے بعد میں نے ایڈون سے اپنے حصے
 کی بات کی۔ اس نے ایک بجاری سا لفافہ اٹھا یا اسے کھول
 کر بائڈ نکالے اور مجھے دکھائے۔ وہ دس بائڈ تھے اور ان میں سے
 ہر ایک پچیس ہزار ڈالر کے لیے تھا۔ ہر ایک پچیس ہزار ڈالر۔

”اگر ہیری تم سے مزید گفتگو کرنے کے بعد مطمئن ہو گیا تو یہ
 بائڈ تمھیں ہیری کے دن دفتر کے پتہ پر بھیج دیے جائیں گے۔ ایڈون نے
 کہا۔ مگر بائڈ پالے کے بعد کوئی اطمینان قدم مت اٹھانا۔ مثلاً اگر گلیڈ
 کو فرار کرنے کے بجائے کا خیال آئے تو ایسا ہرگز مت کرنا۔ آج کے
 بعد سے تھارے مسلسل نگرانی کرانی جائے گی۔ میرے پاس صرف یہ
 ہی میں آدمی نہیں مکمل تنظیم ہے۔ اگر تم نے مجھ کے کی کوشش بھی
 کی تو زیادہ دیر تک نہیں جا سکو گے اور پھر تھارے خاتمہ بہت
 المانک ہوگا۔ میرے آدمی تمھارے ہاتھ کاٹ ڈالیں گے تھارے
 آنکھیں پھوٹیں گے پھر تھارے زبان توڑیں گے۔ سسک سسک
 کر تھارے دم نکلے گا اس لیے یہ امر مشورہ ہے سٹرلادی تم کوئی غلط
 حرکت مت کرنا۔“

اس کی جوشش دیا گئی میں یقینی ہوئی انھیں جسے کے
 خوف ناک تاقرات۔ سٹرلادی ہوا لوجہ مجھے یہ یقین دلانے کے لیے
 کافی تھا کہ وہ واقعی اہل ہے۔ میں سوچ جا پ باہر نکل گیا جہاں جو
 کار میں بیٹھا مجھے واپس لے جانے کا منظر تھا اور کار میں بیٹھے
 مجھے میں نے ایک مطمئن تاقر کے ساتھ سوچا کہ ایڈون اٹنا چالاک
 نہیں ہے جتنا اس کے ساتھی اُسے خیال کرتے ہیں جس نے ایک
 خطرہ مول لیا تھا، اپنے برلیٹ کیس میں بڑی ہوشیاری سے
 ایک ٹپ ریکارڈ چھپا کر لے گیا تھا۔ میرے اور ایڈون کے درمیان
 حتمی گفتگو ہوئی تھی اس کا ایک ایک لفظ ریکارڈ ہو چکا تھا
 حد یہ کہ وہ اعتراض جو ہم بھی جو اصل گفتگو شروع ہونے سے پہلے
 ایڈون نے شرف خفا من کے سلسلے میں کیا تھا، اس نے واضح طور
 پر قبول کیا تھا کہ اسی کے حکم سے یہی نے خفا من کو موت کے
 گھاٹ اتارا ہے۔

اپنے فلیٹ پہنچ کر میں نے جو گوانڈ آئے اور اپنے
 ساتھ کچھ پیسے کی دعوت دی۔ وہ اس بات سے بہت حیران
 ہوا۔ آج تک ہیری نے بھی کبھی اس کے ساتھ بیٹھ کر شراب نہیں
 پی تھی۔ وہ چپکے بار بار تھارے اسے تقریباً زبردستی اندر لے گیا
 اسے دہسکی پیش کی اور اس کے بعد میں نے اسے تفصیل سے

بنایا کہ ہم کس دن اور کس طرح بینک کو لوٹیں گے۔

”چنانچہ اگر قسمت نے ساتھ دیا تو آئندہ پیر کو تم لکھ پتی بن جاؤ گے۔“ میں نے آخر یہی کہا۔

”مگر میں محوش قسمت نہیں ہوں، تم نے جو کچھ مجھ سے کہا تھا میں برابر اس پر عمل کرتا رہا ہوں، اب تو مجھے میری کاجی بھروسہ نہیں۔“

”مذم لکھ لے ہے تھے کہ تم اس پر بہت زیادہ اعتماد کرتے ہو؟“ میں نے مزید ظاہر کی۔

”ہاں میں اور میری بہن سال تک جیل میں ساتھ لے رہے ہیں اسی نے باس سے سفاک کش کر کے مجھے موجودہ کام دلایا ہے۔“

”وہ کس جرم میں جیل گیا تھا؟ میں نے سترری لہجے میں پوچھا۔“

”اُس کا باپ بہترین جیل ساز تھا، ہانڈوں کی نوائی بہترین

نقل تیار کرتا تھا، کرشناخت کرنا مشکل ہو، وہ ہانڈ بناتا تھا اور

میری انھیں فروخت کرنا تھا، پچھلاں کا باپ کچھ لا پرواہ ہو گیا۔

دونوں بچڑے گئے، میری کو چھ سال کی سزا ہوئی۔“ میں کہنے لگا۔

”ہاں ہاں بہترین جیل ساز۔“ اب میں سمجھا کر ایلڈن اتنی

آسانی سے ڈھائی لاکھ ڈالر ہانڈوں کی صورت میں دینے پر تیار

کیوں ہو گیا تھا، جو ہانڈ اُس نے مجھے دکھائے تھے یقیناً جعلی تھے۔

میری کے باپ کے ہاتھ مرنے، میں نے جو کئی طرف دیکھ

دیکھ کر تین گلاس اپنا اثر دکھانے لگے تھے۔ میں نے اُس سے

کہا کہ میری انتناظر تک نہیں جتنا مینی ہے۔ احتیاط کا تقاضا

ہے کہ اسے مسلح رہنا چاہیے۔ کیا اس کے پاس کوئی ریڈیو ہے، بتو

ان بات میں جواب دیا میں نے کہا کہ گریمر سے باس بھی کوئی ریڈیو

ہوتا تو پھر جس تیر اور میری مل کر مینی پر نظر رکھ سکتے تھے۔ وہ

ہم تینوں کے مقابلے میں اکیلا کچھ نہیں کر سکتا، بتو کچھ سوچا

اور پھر اپنی جیب سے اعتبار یہ ۳۸ برڈ کا ایک ریڈیو نکال کر مجھے

دے دیا اُس نے کہا کہ یہ میں رکھوں اُس کے پاس ایک ادیلیو

ہے۔ مجھے اتنی آسانی سے ریڈیو ملنے کی امید نہیں تھی میں خوش

ہوا کہ میرا منصوبہ بہت اچھی طرح چل رہا ہے۔ میں نے جو کوئی مشورہ

دیا کہ وہ میری سے بھی اس معاملے میں کوئی بات نہ کرے اور وہ مل

گیا، چونکہ وہ کافی نشے میں تھا اس لیے میں نے اُسے گھر چھوڑنے

کی پیشکش کی، راستہ میں میں نے اُس سے سترری طور پر گھینڈا

کہا کہ میں پوچھا اُس نے بنایا وہ ایلڈن کے خادم ہاؤس میں

ہے اور یہی اُس کی سبکداری کرتا ہے۔ یہ بھی ایک مفید اخلاقی جی

مجھے اُس سے مل گئی۔ میں اُسے اُس کے گھر چھوڑ کر اپنے فلیٹ

واپس آگیا۔

پیر کے دن میں نے گولڈن روز موٹل جا کر میری سے

ملاقات کی۔ اُس نے بنایا کہ سیکورٹی ٹک اور اُس کے ساتھ دو

آدمیوں کا انتظام ہو گیا ہے۔ اُسے گاڑی کے باسے میں تشریف لے گئی کہ

اگر بینک میں کس وغیرہ ملنے میں دیر لگی اور اتفاق سے گاڑی

گیا تو کیا ہو گا۔ اُس نے مشورہ دیا کہ گاڑی کو ختم کر دیا جائے، اُس کی

اس بات سے میں نے سمجھ لیا کہ وہ بھی ایلڈن سے کم خطرناک نہیں

اینا مقصد حاصل کرنے کے لیے برا کام کر سکتا ہے، میں نے اس

مشورے سے اختلاف کیا کیونکہ انوار کی صبح گاڑی تبدیل ہونا

صبح آنے والے گاڑی کا بنیادی نظریہ تھا، ایلڈن ملنا وقت

سے پہلے ڈاکے کا راز فاش ہو سکتا تھا، میری نے میرے اعتراض

کی معقولیت کو تسلیم کیا اور دوسری تجویز پیش کی۔ اُس نے کہا کہ

ایک خوب صورت لوٹی اُس کی دوست ہے جمعہ کی رات کو یہ

لوٹی بینک کی عقبی سڑک پر آجائے گی اور جب گاڑی اپنے راؤنڈ

پر واپس پہنچے گا تو ہم سے حکم جاری پانچ منٹ تک اُسے ہاؤس میں

لگے لگے گی اس طرح بینک میں داخل ہونے کے لیے کافی وقت

مل جائے گا، یہ رائے معقول تھی میں نے مان لی۔ میری جانا چاہتا

تھا کہ آج مجھے اپنے پلان کی کامیابی کا یقین ہے یہ موقع تھا کہ

میں اُس کے ذہن میں بھی شک کا بیج بوسکتا تھا، میں نے جواب

دیا کہ جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں اُسے لگ بھگ تیس لاکھ

ڈالر کی نقدی زیورات اور دوسری قیمتی چیزیں کے ساتھ بینک

کال کر سڑک تک پہنچا دوں گا مگر وہ اپنا اطمینان کر کے کہ ایلڈن

جو ہر اعتبار سے ایک جنوبی آدمی معلوم ہوتا ہے کیا اسے اتنی

خط و دولت کے ساتھ نکل جانے کی اجازت دے دے گا۔ پاگل

آدمی کے ذہن میں کب کون سا خیال سما جائے کچھ نہیں کہا جا

سکتا، وہ اُسے اور جو کوئی مل کر کے ساری دولت پر خود غرض کر

سکتا ہے، میری نے پوچھا پھر انھیں قتل کون کرے گا۔ میں نے

بنایا کہ خود ایلڈن نے مجھ سے کہا تھا کہ اُس کی ایک پوری تنظیم

ہے، میری نے ایک ہتھیار لگا سکتا۔ کہا کہ کوئی تنظیم نہیں صرف ہم

تین آدمی ہیں۔ ایک منقبہ مال جاے ہاتھ میں آجائے تو وہ ہمارا

کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ میں بولا چلو بس سہی وہ کچھ نہیں کر سکتا مگر

مینی تو کر سکتا ہے۔ اگر اُسے موقع مل گیا تو وہ ہم سب کو قتل

کرنے لگا۔ وہ ایک احمق آدمی ہے۔ لوٹ کے اس قدر زیادہ

مال کو لے لیکے ٹھکانے میں لگا سکتا اُسے ایلڈن جیسے ذہین

آدمی کی ضرورت ہوگی مگر اتنی بات وہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ اگر

تم اور خورا سٹے سے بٹ جاؤ تو اُس کا حقد کہیں زیادہ ہوگا۔ ایلڈن

اُس کے دماغ میں یہ ہی خیال پیدا کر کے اُسے تھکے خلاف

انفعال کر سکتا ہے اور جب مینی لوٹ کا مال لے کر اُس کے

پائل پیچ گیا تو اس کے لیے انتہائی آسان ہو گا کہ مہینی کو مار کر خود ساری دولت لے کر غائب ہو جائے۔

میری میری باتیں سن کر سوچ میں پڑ گیا، اس کے ذہن میں نہایت پیدا ہو چکے تھے مگر اس نے انھیں مجھ پر غائب نہیں کیا۔ صرف اتنا کہا کہ میں اپنے کام سے کام لکھوں وہ اپنی اور اپنے مفاد کی حفاظت خود کر لے گا، اس کے بعد تم قریب آؤ گئے، ایک بینک کا نقشہ سامنے لکھے پڑاؤں کے مختلف پہلوؤں اور تفصیلات پر گفتگو کرتے رہے۔ خیریں میری نے اپنے اطمینان کا اظہار کیا کہ اسے مزید برائے سے اتفاق ہے اور اسے اس کامیابی کا یقین ہے میں نے کہا کہ اگر وہ مطمئن ہے تو واپس جا کر اپڑوں کرتا ہے مگر تاکہ مجھے میرے ڈھائی لاکھ کے بارے میں جانیں۔ ماڈر کا نام سن کر میری نے نظریں چرائے کی کوشش کی اور میں سمجھ گیا کہ ان کے بارے میں میرا اندازہ درست ہے وہ یقیناً جلی ہیں۔ آخر جب ساری باتیں ہو چکیں تو میں نے اپنا بریف کیس اٹھایا اور کہیں سے باہر گیا۔ ابھی تک حالات جس رفتار سے چل رہے تھے میں ان سے پوری طرح مطمئن تھا، میں نے اپنی اور میری کی تمام گفتگو بھی ٹیپ کر لی تھی۔

بده کے دن صبح گیارہ بجے مجھے ایڈن کے بھیجے ہوئے ہانڈل مل گئے، میں نے انھیں بڑی احتیاط سے دیکھا اور پھر واپس لفافے میں ڈال کر اپنی میز پر ایک دروازے میں مقفل کر دیا، سیکرٹسٹ کالے ہوئے میں نے دریا حالات کا جائزہ لیا، میرے پاس تین کیسٹ تھے جن میں ایڈن، میری اور تجربے کے ہونی گفتگو ریکارڈ تھی۔ یہ کیسٹ ہی اپنی جگہ ایک خطرات کا ثبوت تھے اس کے علاوہ سیکرٹسٹ کیس پر میری کی انگلیوں کے نشانات تھے یقیناً اس کا ریکارڈ پولیس کے پاس موجود ہو گا جس سے انھیں چیک کیا جا سکتا ہے پھر حلفاء ایڈن نے مجھے جیسا تھا اس پر اور غالباً ہانڈل پر بھی ایڈن کی انگلیوں کے نشانات موجود ہوں گے، پولیس میں اس کا سافڈ ریکارڈ میری اس سے گشت نگار اور مزید یہ جلی ہانڈل یقیناً اسے ایک طویل مدت تک جیل میں بند کر سکتے ہیں اس لیے میری اور تجربے کو بینک کی ڈاکو زنی میں ملوث نہایت کر سکتا تھا صرف ایک مہینی ایک ایسا شخص تھا جس کے خلاف میں ابھی تک کوئی ثبوت حاصل نہیں کر سکا تھا۔

میں نے اپنی سیکرٹری میل کے کہا کہ میں آج لچ ٹائم میں باہر نہیں جاؤں گا وہ میرے لیے کچھ سینڈویچز منگوائے اور تجربے کی ایک بہت ضروری کام میں مصروف رہوں گا اس لیے وہ لچ کے ایک گھنٹہ بعد تک مجھے کسی طرح نہ ڈسٹرب نہ کرے، میں نے

اس سے ایک ٹیپ ریکارڈ بھی منگوا لیا جو کہ دفتر میں موجود ہے۔ مجھے اس کے بعد میں نے اپنے اس کا دروازہ اندر سے بند کر لیا اور کام میں مصروف ہو گیا۔ دوسرے ٹیپ ریکارڈ کی مدد سے میں نے ریکارڈ شدہ دونوں کیسٹوں کی ایک اور کاپی تیار کر بھیجی تھی اپنے دفتر کے ٹائپ رائٹر پر بیل کے ہمارے ایک خط لکھا اور اس میں شروع سے اب تک کی ساری داستان بیان کر دی۔ اس خط کی بھی میں نے دو نقلیں ٹائپ کی تھیں اس کے بعد اہل خطا اور اصل کیسٹ ایک لفافہ میں بند کر کے بیڑی کی کاپی اور ریکارڈ کی کاپی والا کیسٹ ایک دوسرے لفافہ میں ڈال کر لفافہ اپنی میز پر دروازے میں مقفل کر دیا۔

اس کام سے فارغ ہوا تو سوا دو بجے تھے۔ میں نے تجربے کو پر میری کو بتایا کہ اب میں دفتری کاموں کے لیے تیار ہوں۔ میں تقریباً آٹھ بجے رات تک مشغول رہا، جب میری اور دفتر کا دوسرا اشاف چلا گیا تو میں ایک مرتبہ میری پر بالمر کی طرف متوجہ ہوا۔ میں اب مطمئن تھا کہ جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے میں نے اپنا انتظام کر لیا ہے لیکن ابھی تک گلڈنڈاک کے بارے میں کچھ نہیں سوچا تھا۔ تجربے کے بیان کے مطابق وہ ایڈن کے فارم ہاؤس میں تھیں تجربے کے پاس بمعلات اور مجموعہ دو دن باقی تھے کہ میں اسے ایڈن کے گھر سے نکالنے کی کوئی تدبیر سوچوں۔

میں نے اہل ٹیپ اور خط والا لفافہ اٹھایا اور اس میں بند کر کے گھر روانہ ہوا، بلڈنگ سے دوسو گز پہلے ہی کار روک لی تجربے کو دیا ہوا راولا لور میں سے کار کے خانے میں رکھ دیا تھا وہ راولا نکال کر حبیب میں رکھا اور کار سے اتر کر بلڈنگ کی طرف چلا۔ دروازے کے قریب پہنچ کر اندر قدم رکھنا چاہتا تھا کہ میری نظر بینی پر پڑی جو عمارت کی لابی میں بیٹھا تھا۔ یقیناً وہ میری ماسی کا انتظار کر رہا ہو گا۔ میرے ساتھ میں بھاری سالفا تھا، مجھے اندیشہ ہوا کہ کیس بینی اسے دیکھ کر مشکوک نہ ہو جائے یا پھر لفافہ پھینکے کی کوشش نہ کرے۔ میں فوراً اپنی کار کی طرف واپس لوٹ گیا۔ میں اس کی موجودگی میں اندھا مانی میں چلتا تھا، سوچ رہا تھا کہ کیا کروں، اچانک میں نے ڈپٹی چیف میگلین کو آنے دیکھا میگلین خراب کار سیا تھا، میرے ذہن میں فوراً ایک ترکیب آگئی۔

اس کے قریب آنے پر ہم دونوں نے دعا سلام کی میں نے اس سے کہا کہ میں ایک جگہ کھانے پر مدعو ہوں اور ابھی کس پندرہ منٹ بعد جاتی گا لیکن جب تک میں لباس تبدیل کروں وہ چاہے تو کچھ بیٹھنے چلائے کے لیے آ سکتا ہے میگلین اس طرح کی کوئی دعوت زد نہیں کر سکتا تھا، وہ راضی ہو گیا۔

آن بلڈنگ کی طرف چلے لائی میں داخل ہوئے۔ مینی نے مجھے اور میکین کو اندر آنے دیکھا تو چونکہ گیا مگر فوراً ہی پھسل کر اُٹھا۔ دیکھنے لگا۔ اتفاق سے میکین کی نظر بھی اُس پر پڑ گئی۔ وہ اُس کے پاس گیا اپنا تعارف کر دیا کہ وہ شیون ہے اور براہِ منی شخص کے بارے میں تحقیقات کرنا ضروری سمجھتا ہے اور پھر منت لیجے ہیں مینی سے پوچھا کہ وہ کون ہے کہاں سے آیا ہے اور یہاں کیا کر رہا ہے مینی گھبرا گیا، اُس نے اپنا ایک فرضی نام بتایا کہ اُس کی شہین ایک گھنٹہ بعد مائے گی، وہ میرے لیے نکلا تھا۔ ذرا تنگ کیا تھا اس لیے یہاں آکر بیٹھ گیا، میکین نے پوچھا کہ کدہ اسٹیشن پر ہی جا کر انتظار کرے اور یہاں سے دفعہ چر جائے، مینی چپ چاپ باہر نکل گیا۔

میں میکین کو اپنے فلیٹ میں لا رہا تھا اسے پیسے کیلے وہ سکی دی۔ خود بیڈ روم میں گیا۔ ایک چھوٹا سا برلیٹ بیس نکال کر اس میں لفافہ بند کیا۔ پھر برلیٹ بیس کاغذ میں لپیٹ کر اُس کا ایک پارسل بنایا۔ اُس پر فریل کا نام کیلید فورینا فیشنل بینک لاس عجیبو کا پتہ لکھا۔ لباس تبدیل کیا، رہائشی کمرے میں واپس آیا میکین سے کہا کہ یہ پارسل بہت اہم ہے اُسے وہ اپنے آفس کے آہنی سیف میں محفوظ رکھ لے اور ہر یکے دن دس بجے تک اگر اُسے میری جانب سے کوئی دوسری اطلاع ملے تو خود ولاس انجیلز جا کر اُسے مسٹر فریل کے حوالے کر دے۔ میں نے اُسے یہ بھی تاکید کر دی کہ پارسل صرف مسٹر فریل کے ہاتھ میں سے میکین کو اس عجیب ہوتا پر میرت ہوئی مگر مسٹر فریل کا نام سن کر اُس نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ وہ آئندہ شرنوئی کا شیون بننے کا خواب دیکھ رہا تھا اور جانتا تھا کہ فریل جیسے شخص کی خوشنودی حاصل کرنا اُس کے بہت کام آسکتا ہے۔

مزید احتیاط کے خیال سے میں خود میکین کے ساتھ اُس کے دفتر گیا اور اُس نے میرے سامنے پارسل کو حفاظت سے اپنے سیف میں مقفل کر دیا، اُس طرف سے اطمینان کرنے کے بعد میں پولیس اسٹیشن سے باہر نکلا، اپنی کار کے پاس واپس آیا تو میں نے دیکھا کہ اگر وہ مینی بیٹھا ہوا ہے۔

”ہاں تم سے ملنا چاہتا ہے۔“ اُس نے بتایا۔

”میں اُس سے کل رات ٹونجے ملاقات کروں گا۔“ میں نے جواب دیا۔

”نہیں تم ابھی جلد گے۔“ وہ سخت لیجے میں بولا وہ دیر تھا کہ انکار کی سزا گلینڈا کو جھگڑنا پڑے گی۔“ اگر تم نے اُسے ہاتھ بھی لگایا تو میں بینک کے پلان میں تم

لوگوں سے کوئی تعاون نہیں کروں گا۔ میں نے بھی تیزی سے جواب دیا۔ میں نے کہہ دیا کہ میں آج نہیں جا سکتا کل آؤں گا اور اب اگر تم کار سے نہیں اترے تو میں ہاٹن بجا دوں گا جسے سن کر کلامالہ پولیس آجائے گی اور تم مصیبت میں پڑ جاؤ گے۔“

مینی نے مجھے گھور کر دیکھی مگر وہ جانتا تھا کہ پولیس اسٹیشن کے سامنے وہ کچھ نہیں کر سکتا۔

”اچھی بات ہے۔“ وہ کار سے اتر گیا۔ مگر یاد رکھو میں تمہیں اس کا مزہ چکھانے کے بغیر نہیں رہوں گا۔“

وہ چلا گیا تو میں ایک ریسٹورنٹ میں کھانا کھا کر اپنے فلیٹ آ گیا، اب مجھے سب سے زیادہ مگر گلینڈا کی تھی۔ رات کو دیر تک اُس کے بارے میں سوچتا رہا، دو سب دن مصیبت محمول و فریاد اور کام کی مصروفیت میں وقتی طور سے اپنی پریشانیوں جھل گیا۔ سہ پہر کو ٹوکس کا فون آیا، اُس نے آفس فرائیج ریسپلان کرنے کا ایک اور کنٹریکٹ حاصل کر لیا تھا اور جانتا تھا کہ میں پیر کے دن اس کمپنی کے ڈائریکٹر سے مل کر اُس کی ضروریات کا اندازہ لگاؤں، میں نے پیر کے دن ڈائریکٹر سے ملنے کا وعدہ کر لیا۔ حالانکہ اس وقت میرے لیے یہ کمپنی مشکل تھا کہ میں پیر کے روز شرنوئی میں موجود بھی ہوں گا یا نہیں امکان یہ تھا کہ اگر میں ایڈلن کو شکست دینے میں کامیاب نہ ہوں گا تو یقیناً اپنی جان بچانے کے لیے جھگڑا ہوں گا۔ مجھے خیال آیا کہ اگر مجھے قزاق ہی ہونا پڑا تو لفڈ زلم کی ضرورت ہوگی، بینک میں اپنے اکاؤنٹ کا مازہ لیا صرف آٹھ ہزار ڈالر جمع تھے۔ میں نے وہ تمام رقم نکلائی۔ بینک جاتے ہوئے مجھے راستے میں پڑ دکھائی دیا مگر میں نے اُس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔

ختم کو جب میری گھر ملی گئی تو میں نے فریل کو رکھے ہوئے خط اور دو نوٹس ٹیپ کی نقلیں اپنے برلیٹ بیس میں رکھیں نیچے اتر آ۔ تجویزی کار کے پاس کھڑا تھا، اُس نے مجھ سے پوچھا کہ آیا میں آج رات ایڈلن سے ملنے جاؤں گا یا نہیں۔ میں نے کہا کہ ہاں جاؤں گا مگر ابھی تو میں کھانا کھانا جا رہا ہوں۔ میں نے اُسے بھی اپنے ساتھ چلنے کی دعوت دی۔ کچھ چپکچاپ ہٹ کے بعد وہ راضی ہو گیا۔ میں اُسے ایک چھوٹے سے ٹرسکون ریسٹورنٹ میں لایا، اپنے ادا اُس کے لیے کھانے کا آرڈر دیا، ہالوں باتوں میں میں نے اُس سے کہا کہ اب بھی وقت ہے اگر وہ مینی کے ہاتھ نفل پڑنا نہیں چاہتا تو فوراً کہیں چلا جائے، اُس نے مجھ کو ہلا دیا کہ میں نے وعدہ کیا تھا کہ میں اور میری بیٹی پڑنگاہ رکھیں گے، میں نے کہا کہ میں میری سے بات کر چکا ہوں اُسے جو کہ کوئی فکریں وہ صرف اپنے بارے میں سوچ رہا ہے اسی طرح ظاہر ہے کہ مجھے بھی اپنی سلامتی اور اپنے محفوظ سے زیادہ کسی اور بات کا خیال نہیں ہو سکتا۔



پانچ ہزار ڈالر ہیں اس رقم سے تم جہاں چاہو جاسکتے ہو اس طرح تم قانون کی گرفت سے بھی بچ جاؤ گے اور ایڈون سے یہ خطرناک آدمی سے بھی بچنا اور بچھا چھوٹ جائے گا۔

”مجھے یقین نہیں کہ اس شخص اتنی آسانی سے چھوڑ دے۔ جو ہزار تھیں بینک کا پلان مکمل کرنا ہی پڑے گا۔ پھر تب مجھے دس لاکھ ڈالر ملنے کی امید ہو خواہ کسی قدر خطرے کے ساتھ ہی بھی تب پھر میں پانچ ہزار ڈالر قبول کر دوں دس لاکھ کے سامنے پانچ ہزار کی کیا حقیقت ہے۔“

”تم اس طرح یقین نہیں کرو گے۔ میں نے بریفنگیں کھولتے ہوئے کہا۔“ تمہو میں یقین دلکھانا ہوں۔“

میں نے اسے وہ خط دکھایا جو فریل کو لکھا تھا اور پھر ٹیپ کے بالے میں بھی تفصیل سے بتایا۔ میں نے کہا کہ ان دونوں چیزوں کی ایک ایک نقل اور جعلی باڈی میس کے پاس محفوظ ہیں۔ پیر کے دن یہ ساری چیزیں فریل کو مل جائیں گی اور پھر اگر ایڈون ہزار نہیں ہزار تو میں اس میں پہنچ جائے گا۔ جبکہ میری بائیں بڑے خود سے سنیں اور آخر کار میرا ساتھ دینے پر آمادہ ہو گیا۔ میں نے اطمینان کی سانس لی۔ ایک مرتبہ پھر اسے سمجھا یا کہ اسے کیا کرنا ہے، میں نے کہا کہ وہ یہی کہ جسے میں نے پوچھا تھا، وہی اسے اور ایڈون کو اپنے ساتھ باتوں میں لگاؤں گا میں مجھے دس منٹ کی محنت دے جب مجھے کھ میں داخل ہوئے دس منٹ ہو جائیں وہ اپنا کام شروع کرے۔

تو سوچ میں پڑ گیا اس نے کہا اس کی جیب بالکل خالی ہے ایسی صورت میں وہ جانا بھی چاہے تو کہاں جاسکتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس کا ذہن کافی اچھ گھیا ہے تو اس سے اجاب کہ گلیڈ ڈاکے بالے میں سوال کیا، تجربے بتایا کہ مینی اسے بہت پریشان کر رہا ہے۔ میں نے جو کہ ایک اور دھمکی دی۔ میں نے کہا کہ ایڈون نے گلیڈ ڈاکے مرنے کے خلاف اسے تیار کر رکھا ہے قانون کے نزدیک یہ اغوا کا جرم ہے اور اس کی سزا ڈاکہ زنی سے بھی کم نہیں زیادہ سخت ہوتی ہے۔ جو بولے ہی سے ہلاک آفر وہ کبھی کیا سکتا ہے وہ تو حکم کا غلام ہے جو کچھ اس سے کرے گا وہ کرنا ہے اسے کرنا پڑتا ہے میں نے کہا اگر وہ گلیڈ ڈاکہ آزاد کرانے میں میری مدد کرے تو پھر اسے قانون سے ڈالنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوگی۔

”آخر میں اس طرح بخاری مدد کر سکتا ہوں؟“ پھر نے پوچھا۔

”کیا آج رات میری بھی مکان پر ہوگا؟“

”نہیں وہ ٹرک لینے سان فلورس سسکو گیا ہے۔“

”گاہک میں ایڈون مینی اور گلیڈ ڈاکے ہیں؟“ میں نے پوچھا۔

ان بات میں سر ہلایا۔

”یقین پتہ ہے کہ اسے کس کسے میں لکھا گیا ہے؟“

”ہاں وہ مکان کے عقبی کمرے میں بند ہے۔“

”مگر یہ کاروازہ مقفل ہے؟“

”نہیں بس باہر سے کٹڈی لگا دی جاتی ہے۔“ تجربے بتایا۔

میں نے بینک سے نکلے ہوئے آٹھ ہزار ڈالر اس سے

پانچ ہزار ڈالر الگ کیے۔

”دیکھو تجربہ کسی کو پتہ نہیں ہے مگر میں یقین بتا رہا ہوں کہ

بینک نوٹسے کا پلان ختم بھٹو میں نے ایڈون سے تعاون نہ کرنے کا

فیصلہ کیا ہے، چنانچہ آدھ سے کچھ رقم ملنے کی امید دل سے نکال

دو لیکن اگر تم گلیڈ ڈاکہ آزاد کرانے میں میری مدد کرو تو میں تمہیں

پانچ ہزار ڈالر دے سکتا ہوں۔“

”تم مجھے پانچ ہزار ڈالر دو گے؟“ تجربے حیرت سے پوچھا۔

”پھر میں بتا رہا ہوں۔ بتاؤ مجھے کیا کرنا ہوگا؟“

”تمہارا کام بہت آسان ہے۔ آج رات جب میں ایڈون

سے ملنے جاؤں تو تم میرے ساتھ چلنا میں یقین کروں کہ پہلے

آزادوں گا۔ پھر جب میں گھر میں ایڈون سے بات کر رہا ہوں تب

تم خاموشی سے اندر داخل ہونا گلیڈ ڈاکہ کو اسے آزاد کرانا، پھر اسے

میری کار میں ساتھ لے کر شروڈ ہٹل جانا اور اسے وہاں ٹھہر دینا

اس کے کہنا کہ وہ میرا انتظار کرے میں جلد ہی اس کے پاس آؤں گا،

اسے ہوکل چھوڑ کر تم واپس آنا میری کار فارم ہاؤس کے سامنے کھڑی

کر دینا اور پھر جہاں تمہارا ہے سینگ سما میں چلے جانا، تمہارا ہے ہاں

کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

”مگر گلینڈا مختاری دسترس سے باہر جا چکی ہے۔ میں نے بتایا، ایڈون نے ایک ہلکا سا نقصان لگایا اور جیسے ہی روٹھے کھڑے ہو گئے۔“

”سب سے پہلے تو میں یقین ماکہ بادو تیاہوں، ایڈون نے کہا۔ یہ کرم نے ایک اچھی کوشش کی تھی مگر اتنا نہیں سمجھ سکے کہ تم میرے مقابلے میں ایک طفل نو آموز سے زیادہ نہیں ہو، میں یقین دلاتا ہوں کہ معدے کی رات کو تین بجے تم بینک میں ڈاکے کی جہم کی ستریا ہی کر رہے ہو گے۔“

ابھی اس کی بات ختم نہیں ہوئی تھی کہ میں نے کرم کے باہر ایک ایسی آواز سنی جسے سن کر مجھے اپنا دل سینے میں رکنا ہوا محسوس ہوا، یہ ایک ماؤ تھڈ آرگن کی آواز تھی، جو کاؤتھ آرگن جس پردہ اپنی مخصوص مانی دھن بجا رہا تھا۔

”یہ جو ہے سٹرلاری، ایڈون نے کہا اور پھر ایک نقصان لگایا۔ ریلا لور کا ٹراٹھو دبانے کی زحمت مت کرنا، کیا تھا اسے خیال میں جو کراس بات کی اجازت دے دیتا کہ وہ ایک بھرا ہوا ریلا لور مغالے ہاتھ میں دے دے، تم نے دیکھا، یہ فرق ہوتا ہے تو آمواڈا تجربہ کار میں۔ جو نے تمہیں ریلا لور دیا وہ تم نے آپ ہی آپ یہ سوچ لیا کہ ریلا لور بھرا ہوا جوگا جبکہ ایک بھرا ہوا شخص ریلا لور ہاتھ میں آئے ہی اسے چونک کر تباہ کر دے وہ خالی ہے یا بھرا ہوا۔“

بینی مسکراتے ہوئے میری طرف بڑھنے لگا۔ میں نے ریلا لور اس کی طرف مہکا یا عکس ٹراٹھو دبانے کی ہمت نہیں کر سکا، میں جان گیا تھا کہ اپنی بدتمنی سے میری بازی پلٹ گئی ہے۔ ”میں اپنا تو سن چکا ہوں۔“ بینی نے قریب آکر میری زور سے میرے مزے پر ایک گھونسا مارا۔ میرے ذہن پر نازیدی چھانے لگی گرد و پیش کا احمل دھندلانے لگا۔ میں نے سنا کہ ایڈون بینی کو ڈانٹ رہا ہے کہ اسے اتنے زور سے نہیں مارنا چاہیے تھا میں لڑکھڑکایا اور شاہد کہہ دے لیے بے ہوش ہو گیا۔ پھر میں نے آنکھ کی کوشش کی، اسی لمحے میرے کانوں میں جو کلمے بولنے کی آواز آئی، وہ کہہ رہا تھا۔

”اس آہنی نے مجھے پانچ بڑا ڈالر دیے تھے باس آدھے پھاڑ کر میں نے اب باقی نصف بھی اس کی جیب سے نکال لیے ہیں کیا میں انہیں اپنے پاس رکھ سکتا ہوں؟“

”کیوں نہیں جبر۔“ میں نے ایڈون کو جواب دیتے سنا۔ ان پر اتھا احق بن چکا ہے۔“

جو نے ایک نقصان لگایا اور اس نقصان نے مجھے بتا دیا کہ میں

جبر نے پانچ بڑا ڈالر کا مرطالعہ کیا، میں اسے شپنگ ٹرم دینے کی طاقت نہیں رکھتا تھا اور نہ وہ اپنا اطمینان مجھے بغیر میرا ساتھ دے کے کھانا خاں لیے میں نے یہ ترکیب کی کہ پانچ بڑا ڈالر نوٹ درمیان سے چھانکر نصف حصے اسے دے دے اور نصف اپنے پاس رکھ لے میں نے اس سے کہا کہ جیسے ہی مجھے اطمینان ہو گیا کہ گلینڈا ٹروڈ ہل میں فریت سے پہنچ گئی ہے۔ میں..... نصف حصے اس کے حوالے کر دوں گا۔ جو نے یہ انتظام منظور کر لیا۔

میں نے نام باؤس میں قدم رکھتے ہی ریلا لور نکال کر بینی کو زد میں لے لیا اور اس سے کہا کہ مجھے ایڈون کے پاس لے چلے وہ حسب معمول اپنے کمرے میں موجود تھا۔ اس نے میرے ہاتھ میں ریلا لور دیکھ کر کسی رد عمل کا اظہار نہیں کیا۔ میں نے بینی کو ہدایت کی کہ وہ سامنے دیوار کے ساتھ گک کر کھڑا ہو جائے اور وہیں کھڑا رہے۔

”تو تم نے مزاحمت کا فیصلہ کر لیا۔ ریلا لور لے کر آئے ہو لیڈن براؤن۔ یہ بڑی افسوسناک بات ہے اب غالباً تم مجھے یہ بتاؤ گے کہ تم نے اپنے پلان پر عمل کرنے کا ارادہ ختم کر دیا ہے۔“

”جھپک جھپک۔“ میں نے جواب دیا پھر بلیکٹ میں میرے ہر رکھ کر اس میں سے فرل کے ہاتھ لکھا ہوا خط نکالا۔

”اسے پڑھو۔ میں نے خط ایڈون کی طرف بڑھا دیا۔ اس نے خط پڑھا۔“

”بہت خوب، یہ مکمل بیان ہے۔ اس نے کہا مجھے کسی سنت رد عمل کی توقع تھی اس کا چکر کھانا ڈکھ کر مجھے پریشانی تھی مگر میں نے اپنا اضطراب چھپانے ہوئے شپ ریکارڈ آن کر لیا، یہ اس کی اور میری گفتگو کا شپ تھا۔ ایڈون نے اس کا تھوڑا سا حصہ سنا اور پھر یہ کہنے ہوئے ریکارڈ بند کر دیا کہ باقی کہہ باؤس میں اندازہ لگا سکتا ہے کہ کیا ہوگا، مجھے کمرے میں کٹے پندرہ منٹ ہو چکے تھے میں نے سوچا گلینڈا اس وقت جو کہ ساتھ ٹروڈ ہل کے راستہ میں ہوگی اور ایڈون کو بتانے لگا کہ اس خط اور شپ کی اصل پولیس کے پاس ہے اور میں نے اپنا انتظام کر دیا ہے کہ وہ دنوں جینز پر کی صبح دس بجے فرل کو مل جائیں۔“

”اگر مجھے کوئی حادثہ پیش آجائے جب بھی فرل کے پاس ایسے شوش ثبوت ہوں گے کہ وہ تمہیں جیل بھیجے بغیر نہیں چھوڑے گا۔“

”یقین کوئی حادثہ کہیں پیش آئے گا سٹرلاری۔ ایڈون نے اسی اطمینان سے کہا کہ اگر کوئی حادثہ پیش آنا ہی ہے تو وہ گلینڈا کی قسمت میں ہوگا۔ تم میرے لیے اتنے اہم ہو کہ میں تمہیں

ایک شوہر امریکی سینٹر اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک انتہائی خوبصورت لڑکی، جس کے سیم کے روئیں ریش سے شباب چھٹا پڑ رہا تھا، اندر داخل ہوئی۔

سینٹر نے اپنی خیرہ ہوتی آنکھوں کو جھپکاتے ہوئے کہا ”منزلتیں؟“
لڑکی مترنم آواز میں بولی ”میں ایک بہت ہی ذائقہ سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں اور امید کرتی ہوں کہ آپ باپوس نہیں کریں گے۔“

سینٹر بولا ”تشریف رکھئے۔ آپ کی خدمت کر کے مجھے یقیناً خوشی ہوگی۔“
لڑکی نے کہا ”ایک طویل زمانہ گزارا۔ جب میری داری جوان تھیں اور وہ واشنگٹن سیر کرنے کے لئے آئی تھیں۔ بالکل اسی طرح، جس طرح آج میں واشنگٹن گھر منے پھرنے آئی ہوں۔“

سینٹر نے کہا ”آپ کو واشنگٹن منور لینڈ آیا ہوگا؟“
”ہاں“ لڑکی نے جواب دیا ”داری اماں، ہم پوتیوں کو بڑے فخر سے بتایا کرتی تھیں کہ جب وہ واشنگٹن آئی تھیں تو مڈ آٹزن ہاؤس نے انہیں پیار کیا تھا۔ یہ ایک ایسی بات تھی، جس پر وہ جب تک زندہ رہیں، فخر کرتی رہیں اور ہم پوتیوں کو متاثر کرتی رہیں۔“
سینٹر نے دیکھا کہ بات کرتے کرتے اچانک لڑکی کٹھا گئی۔ اس کا پورا چہرہ سرخ پڑ گیا۔ پھر نظروں جھکا کر بولی ”میں جانتی ہوں کہ میری درخواست آپ کو فضول سی معلوم ہوگی مگر میری خواہش ہے کہ آپ مجھے پیار کریں تاکہ داری اماں کی طرح میں بھی اپنی پوتیوں کے سامنے فخر سے سراپنچا کر سکوں۔“

”یقیناً، یقیناً“ سینٹر فوراً کھڑا ہو گیا۔ وہ اتنی اچھی درخواست کو بھلا کیوں کر رد کر سکتا تھا۔
پھر جو بھی اس نے لڑکی کو پایا کر لیا۔ آفس کا دروازہ کھلا۔ ایک نو جوان لگے میں چھوٹا سا کیرٹھن لے ہوئے داخل ہوا۔ بہت بہت شکر یہ سینٹر نے اس نے کہا ”مجھے تمہاری کسی ایسی ہی تصویر کی ضرورت تھی۔ اب مجھے تمہارے ایک بڑی ڈال کی کہانی گھڑنے میں کوئی بھی دشواری پیش نہیں آئے گی۔ تاہم جاہلوں پر پانچ ہزار ڈالر سے کراس تصویر کو خرید بیٹھے ہو۔“
سینٹر نے حالات کو ایک طائرانہ جائزہ لیا۔ وہ تصویر اس کے سامنے سی کیڑ کو ہڈی ہڈی کے لئے ختم کر سکتی تھی۔ خاموشی سے وہ اپنی میز پر گیا۔ دروازہ کھول کر پانچ ہزار ڈالر نکالے۔ کیمرو کھلا کر فلم وصول کیا۔ ڈالر نو جوان کے حوالے کئے۔
بڑے سے نمٹ کر جب وہ خوبصورت لڑکی اپنے نو جوان دوست کے بازو میں بازو حاصل کر کے لگتی لگتی سینٹر نے ہاتھ کا اشارے سے اسے کہنے کا اشارہ کیا۔

”جانے سے پہلے ایک بات تو بتاتی جاؤ، محترمہ۔“

لڑکی نے رالینڈ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

سینٹر نے کیمرے منہ سے پوچھا ”مڈ آٹزن نو جوان کو داری اماں کے لیے کسی کتنی قیمت ادا کرنا پڑی تھی؟“

اب تک اس پر جو کوشش کرنا رہا تھا وہ ضائع گئی تھی گلینڈا اب بھی ایڈن کی قید میں ہے میں آہستہ آہستہ اٹھا اور ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ ایڈن کے کہنے پر مجھے وہسکی کو ایک گلاس دیا گیا، مینی میسر سامنے کھڑا ہوا دانت نکوس ڈانٹا میں نے ساری وہسکی اس کے چہرے پر چھینک دی۔ وہ تکلیف سے چیخا ہوا لڑکھڑا کر نیچے ہٹا اور دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھیں ملنے لگا۔ پھر جب اس کی آنکھیں کھلنے کے قابل ہوئیں تو وہ عقدہ میں قہقہے بھرنے میری طرف بڑھا مگر ایڈن نے اسے روک دیا اور کہا کہ وہ گلینڈا کے پاس جائے۔ مینی کے چہرے پر ایک شیطانی ہنسی نمودار ہوئی وہ دروازے کی طرف بڑھا، میں نے

اٹھ کر اسے بچڑنے کی کوشش کی۔ اس نے ایک گھونسا مار کر مجھے دوبارہ کرسی پر گرا دیا تکلیف کے باوجود میں نے پھر اٹھنے کی کوشش کی مگر اس مرتبہ مجھے تھوڑے بچڑایا۔ چند لمحے نہ ٹوڑے تھے کہ مکان کے کسی حصے سے ایک عورت کی چیخ بلند ہوئی۔ میں نے پہچان لیا وہ گلینڈا کی آواز تھی۔ وہ وحشیانہ پتہ نہیں اسے کیا اذیت تھی رہا تھا۔ ایڈن نے جو کوہا پت کی کہ وہ جا کر مینی کو روک لے پھر وہ مجھ سے غائب ہو کر ہلکا کر میں نے تعاون سے کام لیا تو گلینڈا کو دوبارہ کوئی اذیت نہیں دی جائے گی اب تکلیف سے زیادہ مجھے گلینڈا کی چیخ نے سہما دیا تھا، میں نے مصروف کیا کہ میں اس پاگل آدمی سے مقابلہ کرنے کی ہمت نہیں کر سکتا۔

میں نے اثبات میں سر ہلادیا۔

”دبا کل صبح تم پولیس سے اپنا تحریری بیان اور وہ ٹیپ واپس لے لو گے۔“ ایڈون نے کہا۔ ”اور وہ تمام چیزیں لا کر مجھے دے دو گے، سمجھ گئے؟“

”سمجھ گیا۔“ میں مری ہوئی آواز میں بولا۔

”باب اگر تم نے آئندہ کوئی حافقت کی تو اس کا خمیازہ گلینڈا کو ردائنت کرنا ہوگا۔ تم جو اور بہری سے جو باتیں بھی کرتے رہے ہو وہ سب ہیں جانتا ہوں۔“ انھیں بینک والٹ سے تیس لاکھ ڈالر حاصل کرنے کی امید ہے کیا تمہارا خیال ہے کہ انھیں بہکانے کی کوئی بھی کوشش انھیں اس دولت سے دست بردار ہونے پر آمادہ کر سکتی ہے اس کے علاوہ اس پلان سے ہر کچھ اپنے انتظام کی تکمیل والستہ ہے۔ تم کیا دنیا کی کوئی بھی حافقت مجھے اس بینک کو روٹنے سے باز نہیں رکھ سکتی پس اب تم جاسکتے ہو“ میں کل صبح متحاری آدم کا انتفا کرکوں گا۔

میں خود کو انتہائی بے حوصلہ اور شکست خوردہ محسوس کر رہا تھا۔ یکے چاروں طرف ایڈون کا حال پھیل چکا تھا اور اس سے باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں تھا، میں ایک کسے اس حواس خیز زندگی اور بے بسی کے ساتھ اپنی کار میں آ بیٹھا اور واپس اپنے فلیٹ کی جانب چل دیا۔



دوسرے دن جمعہ تھا، میں ساڑھے آٹھ بجے پولیس اسٹیشن پہنچا، گزشتہ رات گھر واپس آنے کے بعد میں ڈیڑھ گھنٹہ رہا تھا۔ مہنی کے گھونٹوں نے میرے پیچھے رہنمائی بنا دی تھی مجھ پر ایک بڑے بڑے کسی کے جادو اور مزہم نے انھیں رات بھر میں ٹھیک کر دیا۔ میں دوبارہ ایڈون کے سامنے جانے سے گھبرا ہوا تھا مگر مجھے ہر صورت میں میکلین سے وہ پارسل واپس لے کر آئے ہونچا نا تھا۔ دوسرا ڈپٹی شیفرڈ ٹم بینٹلے اپنی میز پر بیٹھا تھا، وہ میکلین سے کہیں زیادہ ہوشیار و مہین اور محنتی تھا اور اس کے مقابلے میں کہیں زیادہ بہتر شیفرڈ ثابت ہو سکتا تھا مگر وہ اچھی حال ہی میں ملازم ہوا تھا اور میکلین سے جو میر تھا، اس نے مسکرا کر میرا استقبال کیا۔

میں نے میکلین کے ہاٹے میں پوچھا مگر بینٹلے نے بتایا کہ وہ کل رات لاس اینجلس چلا گیا اور پورے قبل واپس آنے کی توقع نہیں میں پریشان ہو گیا، میں نے اسے پارسل کے ہاٹے میں بتایا، بینٹلے نے کہا کہ اسے سب کچھ معلوم ہے، میکلین کو لاس اینجلس میں کوئی ضروری کام تھا، کیونکہ اس کا ارادہ ہے کہ وہیں ٹھہرنے کا تھا اس لیے وہ پارسل اپنے ساتھ لے گیا ہے۔ میں بالکل نہ

گھڑوں وہ مقررہ وقت سے پہلے پارسل مسٹر فیل کو نہیں دے گا۔ اب میں بینٹلے کو کہتا ہوں کہ بات فیل کی نہیں ایڈون کی ہے اگر اسے آج میرا تحریری بیان اور ٹیپ نہیں ملے تو وہ اس کا انتقام گلینڈا سے لے گا۔

میں نے فوراً ایک ہمانہ تراشا، میں نے کہا کہ اس پارسل میں ایک نئے بینک کی تعمیری سلسلے میں کچھ اضافہ دو شمار میں اور مجھے کل رات یہ احساس ہوا کہ اخراجات کا تخمینہ لگانے میں بہت سی غلطیاں ہو گئی ہیں۔ انھیں درست کرنے کیلئے میرا پارسل حاصل کرنا ضروری ہے، بینٹلے نے جواب دیا کہ وہ لاس اینجلس فون کر کے میکلین کا پتہ لگانے کی کوشش کرنا ہے۔

اس نے لاس اینجلس فون کیا، معلوم ہوا کہ لاس اینجلس پولیس آفیسر کیپٹن بیرل نے میکلین کو کسی ضروری کام سے بلا دیا تھا، کل رات ان دونوں کی ملاقات ہوئی اور جو کام درپیش تھا اسے مکمل کرنے کے بعد میکلین رخصت ہو گیا اور اب کیپٹن بیرل کو کچھ اندازہ نہیں کہ وہ کہاں ہے اب میری پوچھنا کی کی انتہا نہ رہی میں نے بینٹلے کو مجبور کیا کہ وہ ایک مرتبہ پھر لاس اینجلس فون کرے اور وہاں کی پولیس سے کہے کہ وہ کسی بھی طرح میکلین کا پتہ لگانے کی کوشش کریں۔ بینٹلے نے فون تو کر دیا مگر ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ اس میں کافی وقت لگ سکتا ہے آخر میں نے خود اہل اینجلس جانے کا فیصلہ کر لیا۔ میرا اندازہ تھا کہ میکلین کا پتہ چل بھی گیا تب بھی میں سوچتا ہوں کہ پتہ سے پہلے واپس نہیں آسکیں گا، چنانچہ پہلے میں نے اپنے دفتر فون کیا اور میری کو اطلاع دی کہ میں ایک انتہائی ضروری کام سے لاس اینجلس جا رہا ہوں اور پھر ایڈون کو فون کیا اور اس کا نمبر ڈائریکٹری میں رجسٹر نہیں تھا اور کافی مشکل سے معلوم ہوا، اسے پوری ضرورت تھی اور چار بجے تک کی مہلت تھی اس مہلت دے دی مگر اس ڈھکی کے ساتھ کہ اگر میں وقت پر واپس نہیں آیا تو پھر گلینڈا کا خدا ہی حافظ ہے۔

فیلر کے ساتھ میڈ کے نعلین اور پھر اس سلسلے میں اس کا ہم درمیان میں آ جانے کی وجہ سے لاس اینجلس کی پولیس نے غیر معمولی پتھرتی دکھائی۔ میں لاس اینجلس پہنچا تو کیپٹن بیرل میرا منتظر تھا، اس نے بتایا کہ میکلین اپنے ساتھ اپنے ایک ماتحت کو بھی لا رہا تھا۔ وہ میکلین کو تلاش نہیں کر سکا مگر اس کے ماتحت سے رابطہ قائم کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ معلوم ہوا کہ میکلین کا ارادہ کچھ عیاشی کرنے کا تھا اس لیے اس نے اپنے ماتحت کے ذریعے وہ پارسل مسٹر فیلر کی پرسنل سیکرٹری ٹومیس شلیٹن کو اس پر ہاتھ کے ساتھ دے دیا کہ وہ بیرل کے دن دس بجے سے قبل پارسل مسٹر

فیرل کو دے پارسل کی وصولیائی کے سلسلے میں لوئیس نے جو کسید دی تھی وہ کیپٹن نے میٹلیں کے نامت سے حاصل کر لی تھی چنانچہ بچے وے دی۔

یہ بھی غنیمت تھا۔ میں نے کیپٹن پرل کا شکریہ ادا کیا اور سیدھا بینک روانہ ہوا۔ فیرل کی سیکرٹری لوئیس مجھے اچھی طرح جانتی تھی، اس نے میری عزیز متوقع آمد پر حیرت کا اظہار کیا۔ میں نے پارسل کے بارے میں دریافت کیا۔ لوئیس نے بتایا کہ جو کچھ مسٹر فیرل ہفتہ کے آخری ایم گرائڈ نے کہیں گئے ہوئے ہیں ادا ہو چکا ہے انہیں گے اس نے پارسل فیرل کی مین پر رکھ دیا ہے۔ خاصہ یہ کہ اسے بھی تعجب تھا کہ میں اس پارسل میں اتنی دلچسپی کیوں لے رہا ہوں۔ میں نے اسے بھی تقریباً وہی داستان سنائی جو بینٹیل کو بتا چکا تھا اور اس سے کہا کہ وہ مجھے پارسل واپس کرنے تاکہ میں اپنی رپورٹ کے اعداد و شمار درست کر سکوں لوئیس پارسل لینے گئی تو اچانک سے رخ میں خیال آیا کہ میں اس خط اور ٹیپ کی ایک ایک نقل اور ناکل اور وہ فیرل کے لیے چھوڑ جاؤں۔ اس وقت بارہ بجے تھے اگر میں تیزی سے کام کروں تو اب بھی چار بجے تک شرمی واپس پہنچ سکتا ہوں۔ چنانچہ لوئیس پارسل لے کر واپس آئی تو میں نے اس سے دو ٹیپ رکھا اور ایک فوٹو اسٹیٹ مشین فراہم کر کے درخواست کی جو اس نے بلا ناکل اور کوئی خیال کیے بغیر فراہم کر دیں۔

میں نے ٹیپ کی نقل تیار کی اپنے خط اور تمام جعلی ہانڈز کی فوٹو اسٹیٹ کا پائل انڈر اس کا ایک دوسرا پارسل بنایا اور اس پر لکھ دیا کہ یہ پارسل وہ جولا کی کمرش فیرل کے حوالے کیا جائے اس سے پہلے ہرگز نہیں۔ اس دن جون کی ۲۹ تاریخ تھی۔ اس طرح مجھے بائج چھ دن کی مہلت حاصل ہو رہی تھی، اگر میں مقابلے میں ایڈون سے لڑ گیا اور مارا گیا تب فیرل کو ایڈون کے خلاف تمام ثبوت مل جائیں گے اور اگر میں کامیاب ہو گیا تب میں لوئیس سے یہ پارسل واپس لے لوں گا، یہ ہی بات میں نے لوئیس سے کہی تھی مگر ایک عقول بہانے کے ساتھ میں نے کہا کہ میں ایک نئے ایڈیلے پر کام کر رہا ہوں میں کی تفصیلات اس پارسل میں موجود ہیں اگر چار جولا کی تک میری جانب سے کوئی اطلاع ملے تو لوئیس پارسل مسٹر فیرل کو دیے۔ اگر میں نے کسی تبدیلی کی ضرورت محسوس کی تو میں خود اگر اس سے پارسل واپس لے لوں گا۔ لوئیس ان باتوں سے الجھی ہوئی تو ضرورتاً میں نے اسی طرح عمل کرنے کا وعدہ کر لیا جس طرح میں نے کیا تھا۔

ان نام کاموں سے فرصت پا کر میں ایڈون کے ناظم ہاؤس پہنچا تو سواتین بجے تھے۔ وہ میرا انتظار کر رہا تھا میں نے اس کے

کھنے کے مطابق پارسل کھول کر انہا خط، جعلی ہانڈ اور نوٹس ٹیپ اس کے سامنے ڈال دیے، اس نے ان کو یہ غور دیکھا اور سر ہلاتے تم سے جو کچھ کہا گیا تھا اس کے مطابق عمل کر کے تم نے سمجھ داری کا ثبوت دیا۔ اس نے مجھے غور سے دیکھتے ہوئے کہا اس کی آنکھوں میں کوئی ایسا ناخر تھا جس نے مجھے غور زدہ کر دیا۔ اگر میں بخاری طرح نو آموز ہوتا تو ان چیزوں کی ایک نقل اور اتنا زور اور جھڑپے تک میں اس بات کے ساتھ چھوڑ دیتا کہ مسٹر فیرل کے واپس آنے پر اسے دے دی جائے گی تاکہ تم نے بھی یہ ہی کیا ہے مسٹر ادبی۔

تھیں واقعی شیطان ہے میں نے دل میں سوچا اور متنی لہکان چہرے کو سپاٹ لکھنے کی کوشش کرتے ہوئے اس کی طرف دیکھا کہ اس نے مجھے یہ خیال آگیا ہوتا۔ میں نے جواب دیا مگر ایڈون میرے بدلے میں نہیں آیا۔

تب پھر تھیں کوئی اعتراض نہ ہوگا کہ تم مس لوئیس کو فون کرو اور اس سے پوچھو کہ جو پارسل تم اس کے پاس چھوڑ آئے ہو وہ اس کے لئے کہاں رکھا ہے۔

اتنی دیر میں جی بھی کرے میں آگیا تھا۔ میرے فون کا ایک ایکشنش بھی ہے۔ ایڈون نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا اس لیے تھا کہ اسے اس لوئیس کے درمیان جو گفتگو ہو گئی وہ میں آسانی سے سن سکوں گا۔ اور یہ کہ اگر اس نے رسیروا اٹھا یا اور نمبر ڈائل کرنے لگا۔ اب یہ سیکرٹریس اعتراض کے بغیر کوئی چارہ نہ تھا۔

”میں نے دوٹ میں بھی ہوئی آواز میں بولا۔ میں لوئیس کے پاس ایک نقل چھوڑ آ چکا ہوں۔“

ایڈون نے نمبر کاؤ نظروں سے میری طرف دیکھا اور پھر جی سے مخاطب ہوا۔

”میں اس شخص کی عافیتوں سے تنگ آ چکا ہوں۔ یہ تمھارے حوالے ہے لیکن اسے زیادہ نقصان نہ پہنچایا۔ اور یہ کہ وہ کہے سے باز نہ رکھا گیا، جی تو نہ جانے کہ اس سے منفعے کا منتظر تھا۔ بائجس چھانٹتے ہوئے میری طرف بڑھا، میں نے ممانعت کی کوشش کی مگر اس جیسے پیشہ ور کے آگے میری کیا جمل سکتی تھی جبکہ میں خوف زدہ بھی تھا۔ ایک دو گھوڑے پڑنے کا احساس ہوا مگر پھر میں بے ہوش ہو گیا۔“

”ہوش آتا تو کلیڈ ٹامبر کے پاس موجود تھی میرا جھڑپوٹے کی طرح دکھ رہا تھا مگر اسی کے ساتھ ایک اور عجیب بات بھی ہوئی تھی۔ دل میں کہہ رہا تھا کہ اگر میں نے پھر کوئی کوشش کی تو جی بھی مجھے بلکہ شاید کلیڈ ٹامبر جی اس سے زیادہ بری

مار مار کے گا مگر میں محسوس کر رہا تھا کہ آئینہ ملی بالیوسی کے عالم میں ٹلے
 ذہن کی گڑبڑوں میں ایک اور خواہش ایک اور جذبہ بھی سر اٹھتا
 رہا تھا، ایک ملتی جوتی خواہش پیدا ہو رہی تھی کہ میرا خواہ کچھ بھی تشر
 ہو میں کسی طرح اپنی ایڈون ہیری اور جو سب کو باری باری ہلاک کر دوں۔

دوسری طرف گلینڈا اپنی بیٹی آوا میں میکے کا لوں
 میں ہر گز شیاں کر رہی تھی، وہ مجھے سمجھا رہی تھی کہ ایڈون ایک
 شیطان ہے۔ میں کبھی اس سے نہیں جیت سکوں گا۔ اس کی اور میری
 سلامتی اسی میں ہے کہ میں آئندہ کوئی چالاک کرنے کی کوشش نہ
 کروں اور اپنے بنائے ہوئے پلان کے مطابق دینک والٹ ٹرنے
 میں اس کے سانچوں کی، دو کروں مگر میرا ذہن فرار کے راستے تلاش
 کر رہا تھا۔ اس کے رد کرنے اور منع کرنے کے باوجود میں نے بڑی مشکل
 سے کر لیتے ہوئے اٹھ کر کر کے دروازے کا کھڑکی کا کھچت کا
 روشن دان کا، ہر چیز کا جائزہ لیا مگر انیسویں کسی بھی جانب سے
 چھانکنے کی کوئی راہ نظر نہ آئی۔ گلینڈا مجھے برابر اس سعی لامل سے
 روکتی رہی، آخر میں بھی تنک مار کر بیٹھ گیا، اس وقت ایڈون اپنی
 اور بڑے ساتھ کمرے میں آیا، اس نے مجھے دو گولیاں کھانے کو
 دیں کہ انھیں کھا کر میری طبیعت بحال ہو جائے گی۔ مجھے مہربان وہ
 گولیاں کھانا پڑیں، معلوم نہیں کبھی گولیاں تھیں کہ دواؤں سے
 بھی وقت نہیں لیں، دواؤں اور دینا سے غافل ہو چکا تھا۔

آپہنکلی توجہ میرے سامنے اسٹول پر بیٹھا اپنا ہاتھ آگن بجا رہا
 تھا، میری حالت بہت برتر محسوس ہو رہی تھی جسم میں دوسری کم تھا۔
 کر کے ایک گوشے میں گلینڈا بھی بیٹھی تھی مگر اس کی حالت سے
 ظاہر ہو رہا تھا جیسے وہ کسی نشہ آور دوا کے اثر میں ہے۔ بڑے کھنے
 پر میں نے ہاتھ روک میں جا کر گرم باقی سے غسل کیا، نہانے سے طبیعت
 کچھ اور شعلی ہو گئی۔ جو کرو کھانے کے لیے خود کو زیادہ تکلیف میں
 ظاہر کر رہا تھا۔ اسی درمیان میں آوا اور گلینڈا آکر اپنے ساتھ لے گیا۔
 غسل سے فارغ ہو کر میں نے کپڑے پہنے۔ جو میکے کے لیے کافی اور
 کچھ کھانے لے آیا، کھانا دیکھ کر میری جھوک جاگ اٹھی، میں نے
 بڑی رغبت سے کھانا کھا، کافی ہارک جسم میں کچھ طاقت آئی، ذہن
 نے پھر کام کرنا شروع کر دیا، ان مصیبت سے بچنے کا یقینا کوئی نہ
 کوئی راستہ ہونا چاہیے۔ میں سوچ رہا تھا مگر جب تک گلینڈا
 ایڈون کے قبضہ میں تھی میں بے بس تھا، کاش کسی طرح میں اسے
 آزاد کر سکتا۔

جلدی کر دو اس تھا را انشا کر رہا ہے۔ جو نے مجھے میرے
 خیالات سے جوڑنا چاہا۔

میں کھانا ختم کر چکا تھا، خاموشی سے اٹھ کر اس کے ساتھ چل

دیا، ایڈون کے کمرے کے قریب پہنچا تو دروازہ کھلا اور بیٹی گلینڈا
 کو دھکے دیتا ہوا باہر لایا، میں غصے میں اس کی طرف بڑھا مگر جوتے
 میرا راستہ روک لیا۔ میں نے بھی خود کو سنبھالا۔ یہ وقت کچھ کرنے کے لیے
 مناسب نہیں تھا۔ بڑے بازو سے پیڑ کو کمرے میں لے گیا اور لیک
 کمرے پر بٹھا دیا، ایڈون نے جو کمرے سے باہر بھیج دیا۔

میرا لڑائی جو کچھ ہوا صرف تنہا ہی بیڑنوں سے ہوا، اس نے
 مسرت لہجہ میں کہا، "امید ہے کہ اس تجربے کے بعد آئندہ
 چالاک بننے کی کوشش نہیں کرو گے، اب سے ٹھیک چسار
 گھنٹے کے بعد تمہیں اپنی ہم کا آغا کرنا ہے۔ میں ایک بار پھر
 تمہیں خبردار کرتا ہوں کہ اگر گلینڈا اور اپنی زندگی عزیز ہے تو اب
 کوئی غلط حرکت مت کرنا سمجھو۔"

۔ ہاں میں نے اثبات میں سر ہلایا۔

۔ اس خیال سے کہ تنہا ہی عدم موجودگی کوئی مسئلہ ٹھارہ کرے
 میں نے تنہا ہی سیکڑی کو تنہا ہی جانب سے ایک نار بھیج دیا
 ہے کہ ایک ضروری کام کی وجہ سے تمہیں لاس انبلزڈ کرنا پڑا ہے
 اور یہ کمزور ہو گیا۔ واپس آ جاؤ گے، اس طرح اب تمہیں کافی وقت
 حاصل ہو گیا ہے کہ تکلیف میں اپنا کام مکمل کرنے کے بعد ہال
 چا ہو جا سکو۔

میں سمجھ رہا تھا کہ ڈاکے کی کارروائی مکمل ہوتے ہی مجھے نقل
 کر دیا جائے گا مگر میں نے کوئی جواب نہیں دیا، ایڈون نے
 ایک گھنٹی کا ٹیٹن دیا، جواب میں میری اندر داخل ہوا، ایڈون نے
 مجھے اس کے حوالے کر دیا، فام ہاؤس کے پیچھے ایک بڑا سا کھلیاں
 تھا اور اس کھلیاں میں ایک ٹرک کھڑا تھا، اس سیکورٹی ٹرک
 کی ہوبو نقل جو بینک آتار ہوتا تھا۔ ٹرک کے قریب ہی دو پول
 فاسٹ تھومند آدی کارڈ کی یونیفارم پہنے کھڑے تھے۔ میری نے
 میری رلے پوچھی اور مجھے کھنا پڑا کہ اس نے اپنا کام بہت اچھی
 طرح انجام دیا ہے۔

میری نے خوش ہو کر مجھے ایک ادا چمڑ دکھائی، ٹرک کے
 دولوں طرف سیکورٹی کمپنی کا نام تحریر تھا۔ میری نے ایک بین لایا
 اور وہ تختہ جس پر نام لکھا تھا چھت کی جانب اٹھ کر غائب ہو گیا
 اور اس کی جگہ ایک اور تختہ آ گیا جس پر ایک فرنچیزینے والی کمپنی
 کا نام پینٹ تھا اس کے ساتھ ٹرک کی نمبر پلیٹیں بھی بدل گئیں
 میں نے اس ہدایت کی بھی تعریف کی۔ میری نے کہا کہ جو چوک آن
 کا اور وہ اسی ٹرک میں فرار ہونے کا ہے اس لیے یہ انتظام
 ضروری تھا۔

ہم کھلیاں سے نکل کر فام ہاؤس کے سامنے آئے جہاں کار
 کھڑی تھی۔ ہم دونوں کار میں بیٹھے میری نے مجھے کار چلانے کی

ہلایت کی۔ جب ہم نام پاؤں سے کچھ فاصلہ پر آگئے تو ہمیری بلبل
 ”تم نے جو کچھ مجھ سے کیا تھا میں اس پرنسپل غور کرنا رہا ہوں
 تم نے جو پورا اٹھا کر کے بڑی غلطی کی۔ وہ ایک کم عقل نیکو ہے اور
 اس طرح کے لوگ اپنے پاس کے اندھے غلام ہوتے ہیں تم نے
 جو کچھ اس سے کہا وہ ایڈن کے سامنے دہراتا رہا۔ اس کے ذریعے
 گلینڈا کو آزاد کرانے کا خیال پچھا تھا بشکریہ اس کے اندر اتنی عقل ہوتی
 کہ وہ مختار لاساٹھ دیتا۔ نتیجہ کیا نکلا کہ تم پر مار پڑی اور گلینڈا بدستور
 ایڈن کے قبضہ میں ہے۔“

میں نے کوئی جواب نہیں دیا خاموشی سے کارڈ ڈاکٹر کو تار رہا۔
 ”ہاں اس شخص فہمی میں مبتلا نہیں ہوں کہ بینک والٹ
 میں سچ بیچ تیس لاکھ ڈالر کی دولت موجود ہے۔ ہمیری کی بات
 جاری تھی۔ اور میں تم سے اس بات پر بھی متفق ہوں کہ ایڈن
 واقعی ذہنی طور پر غیر متوازن ہے، میرا خیال ہے کہ ہم زیادہ سے
 زیادہ دس لاکھ ڈالر کی توقع کر سکتے ہیں اور دس لاکھ ڈالر تین چار
 تقسیم کیے جائیں تو کوئی خاص بڑی رقم نہیں رہتی۔ اس لیے میں
 مختار سے ملنے ایک تجویز رکھ رہا ہوں، ہم میلر ساٹھ دو گریمر کامیاب
 ہو گئے تو میں یقین گلینڈا کے علاوہ پچاس ہزار ڈالر لینے کا وعدہ
 کرتا ہوں باقی جو کچھ بھی ہوگا وہ میرا ہوگا۔“

میں نے اب بھی کوئی جواب نہیں دیا، میں سوچ رہا تھا کہ
 کیا یہ کوئی اور خیال ہے، مینی اور جو کا کیا ہوگا
 تاکہ ایک بات بتاؤ۔ ہمیری نے پوچھا: اگر والٹ میں خاطر
 کیا جائے تو کیا اس کی آواز بینک کے باہر سنائی دے گی؟
 ”بینک کے باہر کیا، وہ بینک میں جو سنائی نہیں دے گی۔ والٹ
 ساؤنڈ پروف ہے۔“

”بہت خوب“ ہمیری نے مترنابا یہ میسر ذہن میں جو
 ترکیب آئی ہے وہ کچھ لمبا ہے کہ جب ہم سارا مال جکسون میں
 بھر لیں گے تو میں وہیں والٹ میں جو ادھ بیٹی کو ٹھکانے لگا دوں
 گا، اس کے بعد میں یقین پچاس ہزار ڈالر اور ایک ریلا لور سے
 دوں گا، میں شک ہے کہ رخصت ہو جائے گا، ہم نام پاؤں جاکر
 ایڈن کو ختم کر کے گلینڈا کو آزاد کرالینا، یہ کار تھیں بینک کے
 قریب ہی کھڑی مل جائے گی، لو کہ کیا کہتے ہو؟
 ”ان دو آدمیوں کا کیا ہوگا جو ٹرک میں گاؤں کی حیثیت سے
 آئیں گے؟ میں نے سوال کیا۔“

”کچھ نہیں ان کا کام صرف اتنا ہے کہ وہ گاؤں کا رمل اوکھٹے
 رہیں اور ٹرک کو بینک کے نمنے میں پہنچا کر خود رخصت ہو جائیں
 ان کے لیے ایک کار پہلے سے موجود ہوگی۔ ان کا معاوضہ بھی ادا
 کیا جا چکا ہے۔“

”تاریک رات میں اللہ واکر اسٹبل نے ایک چور کو سزا سنائی
 کی دکان سے چوری کر کے غائب ہوا برکتے ہوئے دیکھ کر
 پکڑ لیا۔“

”آہ، ایسے مافقوں پکڑے گئے۔ اللہ واکر اسٹبل خوشی
 سے ہلایا۔“ اب ہمیں ساری زندگی میں جیل گزارنا پڑے گی۔“
 ”دیکھو ڈاکٹر وہ میری!“ چور نے کہا ”مجھے معلوم ہے کہ میرے
 بھی کچھ حقوق ہیں مجھے دکان میں جا کر اپنے وکیل کو فون کرنے دو
 تاکہ میں اس سے کہہ سکوں کہ وہ پولیس اسٹیشن پر مجھ سے ملاقات
 کرنے کے لئے پہنچ جائے۔“

اللہ واکر اسٹبل نے اسے دکان میں جانے کی اجازت دے
 دی۔ چور اندر گیا اور کچھ کھانے سے باہر نکل گیا۔ اللہ واکر اسٹبل
 نے چھ مہینے جیل کی شکل نہیں دیکھی۔ چھ ماہ بعد اس نے چور کو
 سزا سنائی کہ دوسری دکان سے اس طرح باہر نکلے ہوئے دیکھا کہ اس کے
 دونوں مافقوں میں مستند پیش قیمت زیورات تھے۔

”آہ! اللہ واکر اسٹبل نے خوشی سے چپک کر کہا: اس تیر
 میں نے تمہیں ثروت سمیت پکڑ لیا۔ چور پولیس اسٹیشن!“
 چور نے کہا ”پہلے مجھے وکیل کو فون کرنے دو۔“

”بار بار مجھے جیوتوف نہیں نایا جاسکتا۔ اللہ واکر اسٹبل
 نے انھیں نکال کر جواب دیا: اپنے وکیل کا فون نمبر یاد کرو تمہیں پھر
 میں اندر جا کر خود ہی اسے فون کیے دیتا ہوں۔“

”کیا ایڈن گلینڈا کے ساتھ اکیلا ہوگا؟“ میں نے پوچھا۔ کار اس
 وقت شلنگ کی مین روڈ پر چل رہی تھی۔

”مال بالکل اکیلا ہے ہمیری میں جاؤ گے تو وہ کوئی مزاحمت
 بھی نہیں کر سکے گا۔“

مجھے ہمیری پر بالکل بھی عمل نہیں تھا، وہ مینی اور جو کو قتل
 کرنے کی بات کر رہا تھا، اس کے لیے کیا اصرار و قانع تھا کہ اس سے
 فاصلہ ہو کر وہ مجھے بھی شوٹ کر دے۔ اس وقت تک ڈاکہ زنی کے
 سلسلہ میں میری تمام افادیت ختم ہو چکی ہوگی۔

”مجھے تمہاری تجویز سے اتفاق ہے، بظاہر میں نے جواب دیا۔
 ”بہت خوب درست تو ہوا کہ وہاں یہ معاملہ طے ہو گیا۔“
 اس نے میری پیٹھ پیچھے ہاتھ جوئے کیا۔

اپنی بلڈنگ کے سامنے میں نے کار روک لی، اپنے فلیٹ
 میں آیا، ہمیری کے ساتھ تھا، میں نے پلاسٹک کا ایک ٹھیلایا
 اور تمام ضروری آلات اس میں رکھ لیے، ہمیری نے دیکھی کہ فرائش
 کی میں نے دو گلاس تیار کیے ایک اسے دیا ایک خود لیا۔ اس

وقت ایک بج کر دس منٹ ہوئے تھے اور ہمیں تین بجے تک بینک میں بیٹھنا تھا۔

بینک میں داخل ہو کر میں کیا کرنا ہے اسے ایک بار مہل لیا چلے نرا چاہا ہے۔ میری لڑائی اندر پہنچ کر میں اور تم منین کے دفتر میں جاؤں گے جبکہ بیٹی اور جو والٹ کے دروازے کے پاس کھڑے رہیں گے۔ تم والٹ کے سامنے قفل کھولو گے، جو ایک ٹک کرٹ سے سیفٹی ڈیوارٹ جسکس کے نالے کا ٹیٹا شروع کرنے لگا وہ اس کام میں بہت بھرپور رہا ہے۔ وہ نالے کا ٹیٹا چلے گا اور میں بیٹی کے ساتھ مل کر ہر جس سے نکلنے والی چیزیں اپنے جسکس میں رکھتے اور پیک کرنے رہیں گے میں جمعہ کی باقی رات اور دفعہ کا سارا دن کام کرنا ہے تقریباً تائیس گھنٹے۔ سیکورٹی ٹرک اوارڈ کی صبح کو ٹھیک آٹھ بجے بینک کے عقبی تہ خانے میں داخل ہوگا، اس کے دونوں گارڈ اسے چھوڑ کر رخصت ہو جائیں گے۔ ہم سب مل کر اپنے بھرے ہوئے جسکس ٹرک میں رکھیں گے پھر جبکہ بیٹی اور جو صفائی کرنے اور سالن سیٹیں میں مصروف ہوں گے میں انھیں گولی مار دوں گا یقیناً ایک رول اور دو پچاس ہزار ادا کروں گا اور تم فوراً ہی ایڈمن سے نینٹنے کے لیے روانہ ہو جاؤ گے۔

دوسری طرف میں سوچ رہا تھا کہ میری مجھے کس وقت نینٹنے کی کوشش کرے گا۔ والٹ میں داخل ہونے کے فوراً بعد اس کا امکان بہت کم تھا کوئی یہ بات پسند نہیں کرتا کہ وہ ایک لاش کے ساتھ تائیس گھنٹے تو کیا تائیس منٹ بھی بسر کرے چنانچہ زیادہ امکان یہ تھا کہ وہ بیٹی اور جو سے نینٹنے کے بعد میری طرف توجہ ہوگا۔ مجھے یقین تھا کہ میری مجھے پچاس ہزار ڈالر نہیں ملے گا، اتنا ہی نہیں وہ مجھے رول اور دینے کی غلطی بھی نہیں کرے گا۔ مجھے والٹ کے اس دروازے کا خیال آیا ہوا تہ خانے کے گیارج میں کھلتا تھا، اس کا انتظام ایسا تھا کہ جیسے ہی وہ دروازہ کھلتا تھا والٹ کا بیرونی دروازہ مع اپنے چھتالوں کے بند ہو جاتا تھا، گیارج کی سمت والا دروازہ ایک بٹن کی مدد سے کھلتا تھا جو دروازے کے پاس ہی لگا تھا۔ چونکہ دیواریں بھی سفید تھیں اور یہ بٹن بھی سفید تھا اس لیے بادی النظر میں مشکل سے دکھائی دیتا تھا۔ سوائے اس شخص کے جو اس بٹن کی جگہ سے واقف ہو سکے گا اسے تلاش کر لینا خاصا مشکل تھا میں سوچتا رہا، سوچتا رہا یہاں تک کہ میرے ذہن میں ایک خطرناک منکر قاتل عمل منصوبہ نمایاں ہوتا گیا۔

میں اپنے خیالات میں غم تھا کہ میری نے مجھے متوجہ کیا کہ ڈھائی بج لے رہے ہیں اور چلنے کا وقت آ گیا ہے۔

”بیٹی بینک کے صدر دروازے کی نگرانی کر رہا ہے۔ میری لے تباہ جب گارڈ اپنے راؤنڈ پر نکلے گا تو بیٹی سگریٹ جلا

کر اٹھا دے گا۔ میں نے جس لڑکی کے بالے میں تباہی اٹھا وہ بینک کی عقبی طرف پر کار لیے کٹری ہوگی اور گارڈ سے راستہ پر پھٹنے کے بدلے بائیں کرنے لگے گا۔ میں بیٹی کے سگریٹ منگوانے ہی اپنا کام شروع کر دیتا ہے۔“

میں خاموشی سے سناتا رہا، اپنی ضروری چیزیں اٹھا بیٹیں فلیٹ منتقل کیا۔ فلیٹ سے نیچے اترے، ٹرک پر پہنچے ہی تھے کہ ایک کار کی ریڈ لائٹس جلیں اور پھر بھگدڑ گشتیں۔

”یہ جو ہے۔“ میری نے بتایا، کار چند گز کے فاصلے پر کھڑی تھی، میں اور میری ٹس کی طرف چلے، دفعتاً میں نے میری کو چمکتے محسوس کیا، میں نے نظر اٹھا کر کار کی طرف دیکھا، کار میں جو کے علاوہ کوئی اور بھی بیٹھا تھا۔

”جلدی کرو میری وقت بہت کم ہے۔“ آواز آئی، حیرت کے ایک شدید جھٹکے کے ساتھ میں نے ایڈمن کی آواز پہچان لی۔ ”تم بھی آگئے پاس۔“ میری کی زبان سے نکلا۔

”ہاں میں نے سوچا کہ مجھے بھی اس کھیل میں ضرور حصہ لینا چاہیے۔“ ایڈمن نے جواب دیا۔ تم آگے بیٹھ جاؤ مسٹر لاری میرے ساتھ بیٹھ جائیں گے۔“

کار میں بیٹھنے ہوئے میں نے دیکھا کہ ایڈمن کے ہاتھ میں رول اور دو پچاس ہزار کا لٹا سٹارٹ کر دی اور ہم سب کی بغیر دنیا نیشنل بینک کی مشین پر رائج کی جانب روانہ ہو گئے۔ میرا ذہن تیزی سے سوچ رہا تھا۔ کیا ایڈمن کی یہاں موجودگی کا یہ مطلب ہے کہ اس نے کلینڈر اکڑا کر قتل کر دیا ہے یا وہ اسے بغیر کسی نگرانی کرنے والے کے اکیلا چھوڑ آیا ہے۔

”میں تمھارے خیالات پر ٹھٹھکتا ہوں مسٹر لاری۔“ ایڈمن ایک دم سے لڑائی کلینڈر بالکل محفوظ ہے میں ایک گارڈ اس کی حفاظت کے لیے چھوڑ آیا ہوں اگر تم نے اپنا کام مکمل کر لیا تو کوئی پرالیم نہیں ہوگی۔ تم اسے لے کر جہاں چاہو چلے جانا۔“

مجھے اس پر کوئی حیرت نہیں ہوئی کوئی بھی معمولی عقل کا آدمی یہ سمجھ سکتا تھا کہ ایڈمن کو کار میں دیکھ کر مجھے نظری طور پر کلینڈر کا خیال آئے گا لیکن اگر ایڈمن یہ سمجھ رہا تھا کہ میں اس کے اس جھوٹ پر یقین کر لوں گا تو وہ اس سے زیادہ اگلے ہٹا جتنا میں اسے خیال کرتا تھا، جو نے ٹرک کی ایک سائیڈ پر کار روکتے ہوئے ریڈ لائٹس بھجا دیں، ہم اس وقت بینک کے صدر دروازے سے تقریباً دو سو گز کے فاصلے پر تھے سب کی نظریں گارڈ کے کہیں پر جمی ہوئی تھیں، ہمیں سیس منٹ انتظار کرنا پڑا، سوائے اس کے گارڈ کہیں سے نکلا اور ایک مجاہدی لیتے ہوئے آہستہ

قدوس سے آگے بڑھنے لگا۔ اس کی رائفل کندھے پر کلک رہی تھی، ہیری نے وہ پھیلا جس میں کھانے پینے کی اشیاء تھیں میسر ہاتھ میں پچھلادیا، جیسے ہی گارڈز فلز سے اوجھل ہوا۔ پٹی نے ماچس جلا کر اشارہ کیا۔ جوئے کا تیزی سے آگے بڑھائی اور بینک کے سامنے روک دی۔ میں باہر نکلا۔ ہیری میری اور ایڈون جی انترے یعنی جی گلیڈ۔ جو اور بیبی کار کی طرف گئے جہاں گتے کے فڈرنگ کچن بہرہ روبر کھے تھے۔ میں نے ایک نیوٹرلائزنگ کال کر دی۔

بہن دیا یا اور بینک کا دروازہ کھل گیا۔
ساداکام ایک منٹ میں مکمل ہو گیا۔ میں نے نیوٹرلائزنگ استعمال کرتے ہوئے دروازہ بند کر دیا۔ ایڈون، جو اور بیبی والٹ کے دروازے کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ میں نے اور ہیری نے فرش پر پلیٹ کی گتوں کے بل آگے بڑھتے ہوئے غیر رسمی شعا عمل کی رکاوت پاد کی، دوسرے نیوٹرلائزنگ کے ذریعے میں نے لفٹ کا دروازہ کھولا۔ میں اور ہیری لفٹ کے ذریعے دوسری منزل پر مینس کے آفس میں داخل ہوئے، میں نے اپنا پتایا ہوا آئیڈن کال کر شروع تیل فلز سے منسلک کیا، ہیری نے ایک مزید پھر مجھے نیوٹر کرنے کی کوشش کی اگر کہیں نے اور اس نے باہمی معاہدے کے مطابق کام نہیں کیا تو میں گلیڈنگ کو نہیں پاسکوں گا، مرنے یا کر میں نے پوچھ لیا کہ کیا اس کا کوئی امرکان ہے کہ ایڈون گلیڈنگ کی نگرانی کے لیے کسی کو چھوڑ آیا ہو، ہیری نے بتایا کہ وہ جھوٹ بلبل رہا تھا کوئی اور آدمی ہے یہ نہیں تو وہ کسی چھوڑ کر آیا ہوگا۔ اس کے علاوہ گلیڈنگ کرے میں بند ہے، کسی کو چھوڑنے کی ضرورت ہی کیا تھی، ہیری نے مجھے ایک چھوٹا سا رولور بھی دیا کہ میں اسے اپنی جیکٹ کی جیب میں رکھ لوں، جیسے ہی انوار کی تیغ ٹرک پہنچے میں ایڈون کو شوٹ کر دوں اسی کے ساتھ ہیری جو اور بیبی کو ٹھنڈا کر دے گا، ہیری نے مجھے یہ اطمینان دلانے کی بھی پوری کوشش کی کہ گلیڈنگ بالکل نیریت سے ہے اور فیٹا میری واپس کا انتظار کر رہی ہوگی۔

مجھے ہیری کی ایک بات کا بھی یقین نہیں تھا مگر یہ بھی ماننا تھا کہ سر دوست اس کی ہاں میں ہاں ملا رہی ہے کہ لیے بترہ بنے کم سے کم میرے باپیں ایک رولور تو آج ہی گیا تھا اور اس مزید میں سابقہ حماقت کا اعادہ کرنا نہیں چاہتا تھا، میرے کہنے پر ہیری نے رولور کھول کر دکھا یا کہ اس میں گولیاں ہیری ہوئی ہیں میں نے رولور اور اپنی جیب میں رکھ لیا، انتی دیر میں جس اپنا کام مکمل کر چکا تھا، پہلے فون ڈائل کر کے اور جیکسٹ کے ذریعے والٹ کے تمام تفصیل کھل چکے تھے، ہم لفٹ کے

ذریعے پیچھے آئے۔ والٹ کا بھاری آہنی دروازہ پورا کھلا ہوا تھا، ایڈون جو بیبی پہلے ہی اندر چلے گئے تھے، میں اور ہیری بھی والٹ میں داخل ہوئے، ایڈون نے میری کامیابی کی تعریف کی اور ہاربت کی کہ میں رشتے سے بالکل مہٹ کر ایک طرف کھڑا ہر جاؤں۔ میں ایک دم پیچھے جا کر اس آہنی دروازے کے قریب دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا جو بینک کے نیچے مین گریڈ میں کھنڈا تھا، میں اس طرح کھڑا تھا کہ دروازہ کھولنے والا بینک پیچھے چھپ گیا تھا اور میں سبب چاہتا ہاتھ بڑھا کر اسے ڈبا سکتا تھا۔

دوسری طرف جوئے الیکٹرک کرٹے اپنا کام شروع کر دیا تھا، چونکہ اسے ایڈون نے مختصر لمبے کی ہاربت کی تھی اس لیے پہلے سیفٹ ڈیپازٹ کس کا فیل ٹوٹے میں دس منٹ لگے۔ اس کس میں کچھ نہیں نکلا، ایڈون نے دوسرے کس کی طرف اشارہ کیا اور ساتھ ہی جلدی کام کرنے کو کہا۔ جوئے دوسرا کس پانچ منٹ میں کھول لیا، اس کس میں نقدی زیورات سب ہی کچھ تھا، بیبی اور ہیری پھر تھری سے اندر کبھی چیزیں نکالنے لگے۔ جو تیسرے کس کی طرف متوجہ ہو چکا تھا، اس مزید اس نے اپنا کام چار منٹ میں مکمل کر لیا اور جو تھے کس کی طرف بڑھ گیا۔ تیسرے کس میں بھی دولت موجود تھی۔

میری نظر ایڈون پر بھی ہوئی تھیں اس کے چرسکے اعصاب تنے ہوئے تھے انھیں جو بزرگی تھیں اور ہارناز سے ایک اضطراب نمایاں تھا لیکن گتہ تھا جیسے وہ بہت بینائی سے کسی خاص بات کا منتظر ہو، میں اب تک اس سے متنبی بار بھی ملا تھا، بر ملاقات میں وہ بہت پرسکون اور مطمئن معلوم ہوتا تھا مگر اس وقت اس کی کیفیت بالکل متضاد تھی، جیسے ہی جو تھے کس کا فیل ٹوٹا ہیری نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا ایڈون نے اس کے ساتھ ہی کس میں جس کا کچھ نہ کچھا، ہیری ٹوٹ اور دوسری چیزیں نکالنے لگا اور ایڈون کچھ بڑبڑاتے ہوئے پیچھے ہٹ گیا۔

اور نعمت میرے ذہن میں پورے فیکٹین کا تھکا ایک خیال اُبھرا، جیسا کہ اس نے کہا تھا وہ اس کھیل میں شخص دپٹی کے خیال سے حقہ لینے نہیں آیا تھا۔ وہ اس لیے آیا تھا کہ ان سینٹی فیکٹوں سے کوئی خاص چیز حاصل کرے کوئی ایسی چیز جو اس کے لیے بہت اہم تھی جواب تیزی سے کام کر رہا تھا۔ پانچواں کس اس نے صرف تین منٹ میں کھول دیا، ہیری نے دروازہ کھولا اور انوار لچھیں بتایا کہ اس کے اندر صرف کسی قسم کے کاغذات ہیں، کاغذات

کا لفظ سننے ہی ایڈن جلدی سے آگے بڑھا جس کے سارے کاغذ باہر نکالے انھیں غور سے دیکھا اور پھر فرسٹ پریچیک دیا، اب مجھے پختہ یقین ہو گیا کہ وہ کسی خاص کاغذ یا دستاویز کی تلاش میں ہے۔

چھتے بجس میں بہت سارے پیرواؤں کی کاغذات اور لفافے نکلے اس وقت جبکہ ایڈن کاغذات کے معائنہ میں مصروف، ہیری اور بینی کرسی نوٹ گتے کے بجس میں رہے۔ بے تحے اور جو ساتواں بجس کھولنے میں لگا ہوا تھا میں نے دروازے کا ہٹن دبا دیا اور پھر سب کچھ چند سیکنڈ کے اندر پیش آگیا، والٹ کا بیرونی دروازہ کھٹک سے بند ہو گیا، گیراج میں کھٹنے والے دروازے کا شٹریز سے اوپر اٹھا، میں پھرتی سے گیراج میں کود گیا، ایک ٹانہ کے لیے میری نظر ایڈن، ہیری، جو اور بینی پر پڑیں۔ جو گھوم کر والٹ کے بیرونی دروازے کو کھڑک رہے تھے، میں نے جلدی سے شٹری بند کرنے والا ہٹن تلاش کیا اور اسے دبا دیا شٹری نیچے گر رہا تھا تو میں نے ایڈن کو ہاتھ میں رہا اور لیے اپنی طرف گھومتے دیکھا مگر اسے دیر ہو گئی تھی اسی لمحے شٹری بند ہو گیا۔

میلز تیزی سے دھڑک رہا تھا، میں نے اپنی جیب سے تارچ نکالی اسے روشن کیا اور فیوز جس کی طرف دوڑا مجھے معلوم تھا کہ کون سا تار کا مٹا چاہیے میں نے اپنے قبیلے سے جس میں مختلف آلات رکھے تھے ایک وائر لٹرن کلا اور کاٹنے والے ہتھیلے سے وہ مخصوص تار کاٹ دیا، اب اگر وہ لوگ والٹ کے اندر شٹری کھولنے والا ہٹن دیکھ بھی لیں تب بھی کوئی فائدہ نہیں تھا۔ میں نے کلکشن کاٹ دیا تھا، وہ لاکھ ہٹن دہانے میں شٹری کھٹنے والا نہیں تھا، میں نے ان سب کو والٹ میں بند کر دیا تھا۔

گیراج کے نیم وا دروازے سے میں نے سڑک کی طرف دیکھا اور پھر اپنی ریٹ واچ پر نگاہ ڈالی ٹھیک ساڑھے چار بجے تھے۔ میرے خیالات گلینڈا پر مرکوز تھے، میں چاہتا تھا ایڈن کی کار لے جا سکنا تھا جسے جو نے بینک سے دس ہندہ گز کے فاصلے پر کھڑا کر دیا تھا لیکن ایک تو میں نے جو کو اس کی چابی جیب میں ڈالتے دیکھ لیا تھا وہ دس گزوں سے گاڑ کا کیبنز اتنا قریب تھا کہ میری نقل و حرکت دیکھی جاسکتی تھی، میرے لیے یہ یہی چارہ باقی تھا کہ میں اپنے فلیٹ واپس آ کر اپنی کار لوں کبھی بھاگنا اور کبھی تیز رفتاری سے چلنا ہوا میں تقریباً بیس منٹ میں گھر پہنچا، تمام سڑکیں سنسن خیز تھیں، شٹر فنی سو رہا تھا، اس لیے مجھے کسی نے نہیں دیکھا، تمام راستے میلز وہن سوچتا رہا تھا، اگرچہ میں گلینڈا کے

پاس پہنچنے کے لیے بیتاب تھا مگر مجھے ڈار ہونے کے لیے کچھ ضروری چیزیں بھی درکار تھیں، کیڑوں کی ضرورت تھی، رقم کی ضرورت تھی، میرے پاس تین ہزار ڈالر باقی تھے جو میرے راول گلینڈا کے کناڈا تک جانے کے لیے کافی تھے، مجھے پوری امید تھی کہ ایک مرتبہ کناڈا پہنچنے کے بعد میں وہاں رہ پیہ کمانے کا کوئی ذریعہ نکال سکتا کروں گا، مگر ٹرمی چھوڑنے پر افسوس بھی ہوا تھا مگر اس سے بھی زیادہ پریشان کن خیال یہ تھا کہ اب میں خالوں سے بھاگا ہوا ایک مجرم ہوں جسے شاید کبھی کہیں پناہ اور سکون نہ مل سکے۔

میں نے ایک بڑا سوٹ کیس لیا، پہلے اپنے ضروری کپڑے رکھے پھر اپنے تمام آلات، اوزار، ضروری کاغذات، حوالے، نقشے، جوئیکر کا کم کے لیے ضروری تھے سوٹ کیس میں حفاظت سے رکھے، اپنی کچھ قیمتی چیزیں بھی رکھ لیں سوٹ کیس بند کیا، فلیٹ مقفل کر کے نیچے اُترا، سوٹ کیس کار کی ڈک میں رکھا اور ایڈن کے فارم ہاؤس روانہ ہو گیا، راستے میں گلینڈا کے بلے میں چٹا رہا کہ جب میں اس کے کمرے کی کنڈی کھول کر اسے آزاد کروں گا تو اس کے تاثرات کیا ہوں گے۔

فارم ہاؤس کی سڑک پر پہنچا تو میں نے اپنی کار کی بیڈلائٹس نکل کر دیں، ایڈن نے کہا تھا وہ ایک گاڑ چھوڑ کر آیا ہے۔ ہیری نے اسے جھٹ قرار دیا تھا مگر پھر بھی میں کوئی خطرہ مول لینا نہیں چاہتا تھا۔ مکان کے سامنے کار روک کر میں اُترا تو جیب سے ریلوارڈ نکال کر ہاتھ میں لے لیا، تارچ کے سارے آگے بڑھتے ہوئے پہلے میں نے احتیاطاً وہ کمرے دیکھے جن میں اب تک ایڈن، ہیری یا جو سے باتیں ہوتی رہی تھیں مگر وہاں کوئی نہیں تھا، اس طرف سے مطمئن ہو کر میں اس کمرے کی طرف چلا جاں گلینڈا قید تھی، میں نے کنڈی کھول دی اور ہر قسم کے خطے کو نظر انداز کرتے ہوئے میں نے دیوار پر ہاتھ سے ٹٹول کر بجلی کا ہٹن دبا دیا۔

کمرے میں تیز روشنی پھیل گئی جس نے چند لمحوں کے لیے میری آنکھیں بندھادیں مگر اس کے باوجود میں یہ نو دیکھ ہی سکتا تھا کہ وہ خالی ہے، میں نے کمرے میں اچھی طرح دیکھا، بتایا نہ باہر نکلا تاہم احتیاط بالائے طاق رکھتے ہوئے میں نے پورے کمرے ایک ایک کمرے ایک ایک ایڈاری کی بجلی جلا دی ہر کونہ ہر گوشہ دیکھا مگر گلینڈا کہیں بھی نہیں تھی۔

باقی اُشدہ





اشرفیاتی

ایک ایسے شخص کی صفاتی جس نے اپنی سلاخان
ان کی خاطر جھوٹ کر اپنے لیے جائز قرار دے لیا تھا
جیسے ہیدلے چیز کے ناول کے اذقیبہ حصر

مضبوط لیے ہیں انھیں بتایا کہ ہم ملوثی کر دی گئی ہے اب ان
کی خدمات کی ضرورت نہیں رہی۔ وہ یہ سن کر چونکے لیکن جب میں
نے انھیں یہ بتایا کہ باس نے کہا ہے کہ جو رفرمائیں دی گئی تھی
وہ اسے اپنے پاس ہی رکھ سکتے ہیں تو وہ محوش ہو گئے اور یہ
کہتے ہوئے واپس چلے گئے کہ آئندہ جب بھی باس کو ان کی خدمات
کی ضرورت پڑے وہ انھیں بلا تکلف یاد کر سکتا ہے۔

ان کے جانے کے بعد میں نے ایک گھنٹہ تک فام ہاؤس
کے باہر ایک ایک انچ زمین کا جائزہ لیا مگر کوئی جگہ ایسی نہیں ملی
جہاں گلیڈڈ کے دفن ہونے کا شبہ بھی کیا جاسکتا۔ اس وقت تک
سات بج چکے تھے، میں واپس رانٹنی کرے میں آکر ٹھکے مارے
انڈاز میں کرسی پر بیٹھ گیا۔ گلیڈڈ کے بغیر جیسے غریب کے راند بننے
کی آہنگ باقی نہیں رہی تھی، وہ ساتھ ہوتی تو میں فالون سے بچہ
آزادی کر سکتا تھا مگر موت اپنی جان بچانے کے لیے جھاک کر
کیا کروں۔ میں نے دفعتاً فیصلہ کر لیا کہ میں براہ راست فیرل سے پتا
کروں۔ اسے سب کچھ بتا دوں پھر وہ جوا چاہے کرے یا تو میری مجبوری
کو دیکھتے ہوئے مجھے معاف کرے اور فالون سے بچنے میں میری مدد
کرے یا پھر رنگ ملی اور بے رحمی کے ساتھ مجھے میری قسمت کے
حملہ کرے۔

اپنی پریشانی میں میرے ذہن سے یہ بات بھی نکل گئی کہ اس
وقت ساڑھے سات بجے ہیں اور لوگ ابھی سو رہے ہوں گے بس
فیرل سے بات کرنے کا فیصلہ کرتے ہی میں نے اس کے گھر فون
کر دیا۔ کئی گھنٹوں کے بعد ایک عورت نے خوابزدہ لب و لہجہ میں
جواب دیا۔ میں نے اس کی آواز پہچانی لی وہ فیرل کی بیوی تھی جو
مجھے بخوبی جانتی تھی، میں نے اسے ہند سے بلدا کر کے ہرمعدت
چاہی اور کہا کہ ایک بہت ہی اہم اور ہنگامی نوعیت کے کام سے
جس کا تعلق بینک سے ہے میں فیرل سے نرا گفتگو کرنا چاہتا
ہوں، کیا وہ مجھے بتا سکتی ہے کہ فیرل کہاں ہے؟ اس کی بیوی نے
جواب دیا کہ فیرل یقیناً کمپن کے لفٹ بھیل رہا ہوگا مگر اسے اس جگہ
کا کوئی علم نہیں بہتر ہوگا کہ میں اس کی سیکورٹی سے رجوع کروں
اس کے بارے میں زیادہ جانتی ہے۔ میں نے اس کا شکریہ ادا کیا۔

ایسی اور کچھ کے شدید احساس کے ساتھ میں سوچ رہا
تھا کہ افسوس اپنی تاتر کو شش کے باوجود میں گلیڈڈ کو مرنے سے
نہیں بچا سکا، اب مجھے یقین ہو گیا تھا کہ جیسے ہی میں پیری کے
ساتھ فام ہاؤس سے نصرت ہوا تھا، بیٹی نے اسے قتل کر کے کہیں
دبا دیا، اس فام کے کسی گوشہ میں میری زندگی کی واحد محبت ابدی
بند سو رہی تھی۔ میں اسے الوداع کے بغیر یہاں سے نہیں جاسکتا
تھا، میں نے گھڑی کی طرف دیکھا۔ پرنے چھ بج رہے تھے، سورج
طلوع ہو چکا تھا، میں گھر سے باہر نکلا۔ چاروں طرف دیکھا، دفعتاً
میری نظر گلیڈڈ پر پڑی۔ میں تیزی سے لان لے کر ناپا ہوا گلیڈڈ
میں داخل ہوا اور ایک دم آگ گیا۔

میں سیکورٹی ٹرک کو توبالکل بھول ہی گیا تھا، وہ اب بھی
گلیڈڈ میں کھڑا ہوا تھا، اس کی اگلی سیٹ پر دونوں گاڑوں کی یونٹیاں
رکھی تھیں لگ بھگ پچیس گھنٹہ بعد دو آدمی یہ یونٹیاں پہن کر
اسے بینک لے جائیں گے مگر ظاہر تھا کہ اب وہ بینک کے زنجیر
زمین گارج میں داخل نہیں ہو سکیں گے، یہ خطرے کی بات تھی،
کیونکہ ٹرک کو بینک کے باہر کھڑا دیکھ کر گاڑی لاڈلنا مشکوک ہو جائے گا
اور پھر وہ خطرے کا لالچ بھی بجا سکتا ہے پھر اس کے کیا نتائج
برآمد ہوں گے۔ مگر یہ قدرے بعد کی بات تھی ابھی تو مجھے وہ جگہ
تلاش کرنا تھی جہاں گلیڈڈ کو دفن کیا گیا تھا، میں نے گلیڈڈ میں ہر
طرف غور سے دیکھا وہاں کوئی ایسی جگہ نظر نہیں آئی جسے تازہ کھودا
گیا ہو، میں دیکھ ہی نہ تھا کہ میں نے ایک کار کے آنے کی آواز سنی، میں
گھبرا گیا، یہ کیوں ہو سکتا ہے؟ وہ دھڑکنے والے دل کے ساتھ میں عجیب
میں پڑے ہوئے رہا اور کونجھی میں دلانے باہر نکلا۔ ایک چرائی سی کا فام
ہاؤس کے سامنے رک رہی تھی، اس میں دو آدمی بیٹھے تھے، میں نے
انھیں جلد ہی پہچان لیا، یہ وہی دو آدمی تھے جنھیں گاڑی بن کر
ٹرک کو بینک لے جانا تھا، میں نے جلدی سے سوچا، وہ مجھے
میری کے ساتھ دیکھ چکے تھے اور یقیناً اگر وہ کا کوئی آدمی خیال
کر رہے ہوں گے اگر میں خود اعتمادی سے کام لوں تو بات بن
سکتی ہے۔

میں سر اٹھائے آگے بٹھا اور انھیں گیت ہی پر روک لیا

وہ تمام جگہیں صاف کر دیں جہاں جہاں میل پاتھ لگا تھا، گھڑی دھجی تو آٹھ بج کر چارپاس منٹ ہو چکے تھے۔

تھوڑی دیر کے بعد ٹورس کا فون آیا، اس نے بتایا کہ وہ تین مرتبہ گوشش کر چکی ہے مگر کوائی فیلر ملان موجود ہی نہیں ہے۔ یا پھر وہ فون سننا نہیں چاہتا، میں نے اس سے کہا کہ وہ برابر گوشش کرتی رہے مگر اس نے بتایا کہ وہ ایسا نہیں کر سکتی اس کی ماں بیمار ہے وہ اسے دیکھنے جا رہی ہے ادا کہہ نہیں سکتی کہ کب واپس آئے ہیں اسے کہا کہ تب پھر وہ مجھے فون نہ بتائے میں گوشش کرتا رہوں گا۔ ٹورس نے جواب دیا کہ یہ بھی ممکن نہیں اس نے مزید کہا کہ فیلر کیس گولف کھیلنے نہیں گئے کبھی کبھی وہ لڑکی دو تین دن کے لیے غائب ہو جاتا ہے مگر گولف نہیں کھیلتا باقی میں خود سمجھ دار ہوں املازہ کرلوں کہ وہ کہاں ہے مجھے اس پر حیرت ہوئی، اب تک میں فیلر کو عام آدمیوں کی سطح سے کچھ بلند خیال کرتا تھا، بہر حال میں نے ٹورس سے کہا کہ مجھے اس کی پروا نہیں کہ فیلر گولف نہیں کھیلتا تو کیا کرتا ہے لیکن میرا اس سے ملنا اور بات کرنا بہت ضروری ہے، تو کس کسی طرح بتانے پر آمادہ نہ تھی لیکن میں نے اسے یقین دلایا کہ معاملہ آنا ہم ہے کہ ممبر جانے پو فیملر اس سے سرگرم تھا نہیں ہوگا بلکہ اگر اس نے فیملر بتایا تو اس کے بگڑنے کا زیادہ امکان ہے۔ آخر ٹورس نے مجھے خبر بتا دیا وہ ۸۸۰-۴۷۳۳ تھا۔

مجھے معلوم تھا کہ ۳۳۳ پین بے کا کوڈ نمبر ہے۔ مینن بے ایک چھوٹی سی ساحلی تفریح گاہ تھی جو کہ مشرقی سے دکن ہل کے فاصلے پر واقع تھی میں وکسن کے ساتھ دلوں ایک دو مرتبہ جا چکا تھا میں

کر کے کر ٹیل دبا دیا اور پھر ٹورس کے گھر کا فون نمبر ڈائل کیا، وہ غالباً آٹھ بج چکی تھی کہ فوراً ہی جواب مل گیا، میں نے اسے ہی وہ بتایا جو سر فیملر نے سنا تھا، ٹورس ہلکی کر میں جس نمبر سے بات کر رہا تھا وہ اسے بتا دیں۔ کچھ دیر کے بعد مجھے فون پر مطلع کر دے گی کہ آپ سر فیملر سے بات کی کیا سکتی ہے یا نہیں؟ میں نے اسے فائدہ ہاؤس کا نمبر بتا دیا اور انتظار کر لے لگا۔

انتظار کے دوران مجھے ایک ایک ان تصویریں کا خیال تیار مری کلینڈ اور مارشل کی تصویریں، ان کی بنیاد پر ایڈن مجھے بیکنس میں کر رہا تھا، میں نے اس کی ہینڈل ڈرائیو دیکھیں ایک دروازہ نقل تھی اس کا نفل ٹورڈیا قسمت کچھ مہراں ہونے لگی تھی، اس دروازے میں مجھے نہ صرف وہ تمام فورٹ اور ان کے ٹینٹوں کے پتہ نہ رابطہ اور ویٹپ جواڈن نے مجھ سے چھپے تھے وہ بھی اسی دروازے میں رکھے تھے، میں نے تمام تصویریں اور ان کے ٹینٹوں آتش دان میں رکھے ساتھ ہی اپنا خط اور دو نوٹس بھی اور ان پر پستی کا تیل چھڑک کر آگ لگا دی چند منٹ کے اندر ہی سب کچھ مل کر آگ ہو گیا۔

ابھی تک ٹورس کا فون نہیں آیا تھا، میں نے سر چاکرنگن سے وہ کلال اور بیلیو بھی جس سے گڑھا کھودا گیا تھا اور جس پر سمیری انجینوں کے نشانات تھے یہاں کیس موجود ہو۔ میں نے ان کی تلاش شروع کر دی یہاں تک کہ ایک الماری میں پلاسٹک کے ایک ٹینبلے میں مجھے کڈال بیلیو ہی نہیں بلکہ میری کارڈ کی ڈکی میں بھی ہوئی خون آلودہ چٹائی بھی مل گئی، میں نے وہ چٹائی بھی جلا دی۔ کڈال اور بیلیو کو اچھی طرح صاف کر دیا کہ اس پر کسی قسم کے نشانات ہی باقی نہ رہیں پھر میں نے کپڑے کو فائدہ ہاؤس میں بھی



نے ٹیلی فون ڈائریکٹری آٹھائی اور بیٹین بے کے صفحات میں
توئیس کا تیار ہوا نمبر دیکھنے لگا۔ ایک نمبر دوسرے زیادہ نہیں تھے مجھے
جلدی اپنا مطلوبہ نمبر مل گیا اور اس کے سامنے جو پتہ درج تھا
وہ یہ تھا۔
مس شیلڈا ونسی نمبر ۱۴ اسی روڈ۔

یہ شیلڈا گویا فیرل کی داشتہ تھی، میں نے یہ سہراٹھا کر
غیر ذائل کیا مگر کوئی جواب نہیں ملا۔ درست واج دیکھی تو سراسر
تو کا نام تھا، میرا فیرل سے ملنا ضروری تھا، اب وہ ہی اس کی بگڑی
ہوئی بات کو سن بھال سکتا تھا، مجھے اس کی کوئی پروا نہیں تھی
کہ اس کے بعد میرا کیا حشر ہوگا، نہ ہی میں نے اس پر کوئی توقع دی
کہ فیرل کا بے گاہے اپنی بیوی سے چھپ کر کسی دوسری عورت
کی باتوں میں سکون تلاش کرنا ہے اس نے اپنی میں جس کے لیے
اشنا کچھ کیا تھا کہ مجھے یقین تھا کہ اگر اب بھی سادی داستان
پوری ہو سکتی اور دیانت داری سے اس کے سامنے بیان کردہ ضرور
میری مدد کرے گا۔ اس کے علاوہ کوئی اور کر بھی نہیں سکتا تھا۔
میں نے فیصلہ کیا کہ مجھے خود بیٹین بے جا کر فیرل سے ملنا

چاہیے میں فام پائوس سے نکلا اور کار میں بیٹھ کر محل یا سڑکوں
پر کافی ٹریفک تھا اور سب ہی لوگ کھیل و تفریح کے لیے مختلف
مقامی مقامات پہنچا رہے تھے، سب سے زیادہ مقبول جگہ نیشنل کروڈ
تھی، راستے میں جیسے جیسے تفریح کا ہر آئی گئیں ٹریفک کم ہوتا
گیا۔ بیان تک کہ نیشنل کروڈ کے بعد تو چند کاریں ہی رہ گئیں
بیٹین بے کی طرف مڑا تو صرف ایک کار مجھ سے آگے تھی جو کچھ
دور جا کر سمندر کے سامنے ایک شاندار بیگلہ کے پاس رگ گئی،
میں آگے بڑھ گیا، مجھے کچھ معلوم نہیں تھا کہ سی روڈ کوئی سی ہے کچھ
دور آگے جا کر میں نے ایک نوجوان سے پوچھا اور اس کی رہنمائی
سے تھوڑی دیر میں مجھے مطلوبہ سڑک مل گئی، میں نے دیکھا کہ اس
سڑک پر بسنے والے بونے بیگلہ کچھ زیادہ ہی شاندار ہیں، میں نے کار بیٹین
--- کے پارنگک پلاٹ پر چھوڑ دی تھی اور اب پیبل مل گیا تھا۔
سو کروڈ آگے چلا ہوں گا کہ مجھے پندرہ سو رسال کی ایک

اد کی ملی جو ایک بیگلہ کے گیٹ پر کھولا بنائے آدھ سے آدھ کھیل
رہی تھی۔ چونکہ بیگلہں پر نہیں تھے اس لیے میں نے اس سے
نمبر لکے بالے میں معلوم کرنے کا ارادہ کیا۔ پوچھا تو معلوم ہوا کہ وہ
صرف چودہ نمبر کے بیگلہ بلکہ اس کی مکینج شیلڈا کے بالے میں
جی بہت کچھ جانتی ہے لڑکی کا نام مینی تھا اس نے بتایا کہ اس
کی ماں شیلڈا کو پسند نہیں کرتی۔ چونکہ شیلڈا کے ایک دو دوست
اس کے ساتھ رہنے آئے رہتے ہیں اس لیے وہ کہتی ہے کہ
شیلڈا آوارہ لڑکی ہے سڑک کا بالکل آخری بیگلہ اسی کا ہے مگر پتہ پتہ
گا کہ میں اس وقت اس سے ملنے کے مواقع کیونکہ آج کل اس کا

مٹا اور لڑکھا دوست آیا ہوا ہے، مینی نے کہا یہ مٹا اور لڑکھا
آدمی اسے بالکل پسند نہیں کرتا اس کا دوسرا دوست جس کا نام
ہیری ہے اسے بہت اچھا لگتا ہے اور جب بھی اس کی ماں
موجود نہیں ہوتی اور شیلڈا بھی باہر جاتی ہے تو وہ ہیری کے ساتھ
سمندر میں تیرنے جاتی ہے۔ میں ہیری کا نام اس کی جو بیک میں نے
ہیری کا علیہ بیان کیا اور مینی نے تسلیم کیا کہ شیلڈا کے دوست
کا علیہ یہی ہے جسے وہ اپنے لڑکھے دوست سے زیادہ
پاہتی ہے۔

ابھی شام میں کچھ اور بھی پوچھا کہ مینی کی ماں نے اسے آواز
دی اور مینی منہ بناتی ہوئی گھر میں چلی گئی، میں آگے بڑھا تو دل
ہی دل میں اپنے آپ سے پوچھا تھا کہ آخر یہ کیا ہو رہا ہے پھر میں
نے خود ہی دل کو سمجھا یا کہ مجھے کوئی نتیجہ اخذ کرنے میں جلدی نہیں
کرنا چاہیے، صرف علیہ کی مشابہت کوئی چیز نہیں مانے سکتے
مگر بالکل اور ٹھوڑی دیر کے بعد میں نے اس کا گیٹ کھولا۔ سامنے
کے آخری بیگلہ کے پاس پہنچ کر میں نے اس کا گیٹ کھولا۔ سامنے
ایک خوب صورت باغ تھا جس کے درمیان سے ایک روش
بیگلہ کی عمارت تک جاتی تھی۔ روش طے کر کے میں بیگلہ کے
مدد دار سے کے سامنے پہنچ گیا۔ میں سوچ رہا تھا کہ معلوم نہیں فیرل
مجھے بیگلہ کرکس روڈ محل کا اخبار کرے گا ممکن ہے اسے اس بات
پر فائدہ آجائے کہ میں نے اس کی زندگی کا ایک راز جان لیا اور
اس کے عیش و عشرت میں خلل انداز ہوا۔ ایک لمحہ کی چمکا پٹ
کے بعد آخر میں نے مدد دار سے پرگنا جوا بڑی گھنٹی کا بیٹا دیا۔
چند لمحوں کے بعد دروازہ کھلا اور صحت کے ایک شدید
جھکے کے ساتھ میں نے دیکھا کہ یہ کسے سامنے کوئی اور نہیں خود
گلینڈا کھڑی ہوئی ہے۔

✱

میں معلوم نہیں کتنی دیر تک قہر کا منت بنا ہوا اسے کھڑا
رہا۔ دوسری طرف اس کی حالت بھی خیر تھی۔ لیل گ رہا تھا
جیسے اس نے دفعتاً کوئی بصورت دیکھ لیا۔
"گلینڈا! میں نے کوئٹشن کر کے کہا اور ایک نام آگے بڑھا۔
"اومانی گاڈ" اس کے منہ سے نکلا ایک گھٹی ہوئی صبح کے
ساتھ وہ پلٹی راہ لاری میں کچھ دور تک لڑکھڑاتی ہوئی گئی ایک
کرے کا دروازہ کھولا اور تھوڑی سی اندر جا کر جھنجھنی لگائی۔
میں کھڑا خالی راہ لاری کو گھر دور رہا تھا۔ بیگلہ میں کس کسی
کلاک نے گیارہ بجائے گھنٹے کی آواز سن کر میں کچھ سن بھلا آگے
بڑھ کر اس کر کے کے دروازے پر دستک دی اور بلند آواز سے گائیے۔
کا نام پکارتے ہوئے اس سے کہا کہ وہ دروازہ کھول دے آئے

ولنے اور خوف زدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

”اُسے شدید صدمہ پہنچا ہے لاری اُسے اکیلا چھوڑ دو“
لکس نے پیچھے سے کہا۔

میں تیزی سے گھوما ہیسکے سامنے فیرل کھڑا تھا، اپنے
لاہر داہی سے پہنچے ہوئے لباس اور اس عجیب ماحول کے باوجود
اُس کی شخصیت میں وہ ہی حکم تھا جو کلبلیفورنیا کے ایک بڑے
بنک کا صدر ہونے کی حیثیت سے میں ہمیشہ اُس کے ہر انداز میں محسوس
کرتا رہا تھا۔

”اندازاً اُصا حجازی“ اُس نے کہا۔ ہمیں ایک دوسرے سے
بہت سی باتیں کرنا ہیں۔“

حیران و کوشش شدہ میں اُس کے پیچھے چلتا ہوا رالشی کرے
میں پہنچا جو بڑے پر تکلف انداز میں آراستہ لگا گیا تھا، ہونٹوں
اور آرام دہ کرسیوں کے علاوہ ایک بڑی سی میز بھی پڑی تھی فیرل
میز کے دوسری طرف جا کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

”دیکھ لاری“ اُس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ میرے اور گلینڈا
کے بارے میں کوئی رائے قائم کرنے میں جلد بازی سے کام نہ لینا
اور کوئی غلط خیال دل میں نہ لانا، میں تمہیں اعتماد میں دیتے ہوئے یہ
بتانا چاہتا ہوں کہ وہ میری غیر قانونی املاوا ہے۔“

میں نے اُسے گھور کر دیکھا۔ گلینڈا اُس کی بیٹی
ہے سکون کی ایک لہری میرے دل میں اُڑ گئی ورنہ جب میں
نے اُسے شہلا کی حیثیت سے دروازے میں کھڑا دیکھا تھا اور
بھیجا تھا کہ یہ فیرل کی داشتہ نہ ہے تو مجھے انتہائی مدت ہوا تھا۔
”تمہاری بیٹی“ میں نے کہا۔

”بیٹھ جاؤ لاری“ فیرل نے ایک سگارسنگاٹے ہوئے
کرسی کی طرف اشارہ کیا۔ میں تم پر اعتماد کرتے ہوئے ایک بیٹی
ہوئی داستان سناتا چاہتا ہوں۔ خیال ہے کہ اب جو کچھ میں
تمہیں بتانے والا ہوں اُس کا ایک لفظ بھی کسی اور کے کانوں
”ک نہیں پہنچنا چاہیے۔ کیا تم مجھ سے یہ وعدہ کر سکتے ہو۔“
”گلینڈا تمہاری بیٹی ہے۔“ میں ابھی تک اپنی حیرت پر
قالبوں میں پسا کھا تھا۔

”ہاں“ فیرل نے دھواں اُٹاتے ہوئے انتہات میں سر ہلایا۔
”اُس کی ماں میری ایک سیکرٹری تھی۔ یہ اب سے تقریباً پچیس
برس پہلے کی بات ہے۔ میری شادی کو سببنا ہی کر لے تھے۔
میرچی بیوی مالی جیسا کہ تم جانتے ہو نہ لاک جیسا کہ وہ کبھی مجھے
ازدواجی زندگی کی راحت نہیں دے سکی جبکہ یہ ایک مرد کی لازمی
لہریاؤں کی ضرورت ہے شادی کو اولین مقصد ہی ہے۔ مزید یہ
بھے اُس کے ساتھ ایک سچے اور مخلص دوست ہو کر دوسگارا

ساتھی کی رفاقت کا احساس بھی نہ مل سکا مجھے اس کا پہلے سے
اندازہ تھا مگر اس کے باوجود مجھے اُس سے شادی کرنا پڑی۔ کوئی
یہ بات نہیں جانتا کہ یہ لاری کی دولت ہی تھی جس نے مجھے ترقی
کرنے کے وہ مواقع دیے جن کی مجھے ضرورت تھی، میرا پاس
علم تھا مصلحتاً ہی جو شخص وولور تھا مگر وسائل نہیں تھے۔
لاری کی دولت منصفی اور اُس کی دولت مجھے یہ وسائل فراہم کر
سکتی تھی مگر شادی سے پہلے مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ جتنی اعتبار
سے ہوت کا ایک تودہ ہے۔ میں اُسے صرف ریش خیال کر رہا
تھا۔ بہر حال مختصر یہ کہ جب مجھے اُس سے اپنے جذبات کی سکین
نہ مل سکی تو میں اُسے دوسری عورتوں سے حاصل کرنے لگا۔ میری جگہ
کوئی بھی ہونا وہ یہ ہی کرتا، میری اسی ضرورت نے مجھے ایسا کھلایا
مائل کر دیا۔ اپنی میری سیکرٹری تھی۔ بہت خوب صورت اور شریف
لوٹ تھی۔ گلینڈا اُس کی بیٹی ہے مگر قسمت سے گلینڈا کی پیدائش
کے دوران کوئی چھپیدگی پیدا ہو گئی اور وہ مر گئی۔“

فیرل نے ایک گہری سانس لی۔

”میں جانتا تھا کہ اگر لاری کو اس بارے میں معلوم ہو گیا تو وہ
مجھے طلاق دے دے گی اور میں اُس کی دولت سے محروم ہو جاؤں گا۔
دوسری جانب مجھے یقین تھا کہ لاری میرے کسی بچے کی ماں نہیں
بن سکے گی غیر قانونی ہی سہی مگر گلینڈا میری بیٹی تھی میں اُسے
زندہ سلامت دیکھنا چاہتا تھا، بہت ناکامیوں اور جدوجہد کے بعد
آخر مجھے ایک شریف مرد و عورت ایسے مل گئے جنہوں نے اُس
کی پرورش کی ذمہ داری قبول کر لی، میں صرف کبھی کبھار دیکھنے
چلا جاتا تھا، میں نے اُس کی تعلیم و تربیت اور بہترین نگہداشت
میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی، جب وہ سن بلوغت کے پہنچ گئی تو میں نے
اُسے یہ ننگلہ خرید کر دیا تاکہ ہم مجھ سے کم مہینہ میں ایک بار
ایک دوسرے مل سکیں، میں نے اُسے گولف بھی سکھایا تاکہ
اسی بہانے کبھی گولف کلب میں بھی ملاقات کر سکیں پھر جسمانی
سے کچھ ایسا ہوا کہ میں معمول سے زیادہ مصروف رہنے لگا۔ میں سمجھتا
اُس سے ملنے نہیں جاسکا اور شاید اسی وجہ سے گلینڈا اس کو دہی
میری کی طرف متوجہ ہو گئی میں جانتا تھا کہ جلد ہی بد پرست اس کی
زندگی میں کوئی نہ کوئی مرد ضرور آئے گا مگر کاش وہ میری نہ ہو تاکہ
اس سے بہتر اور شریف نوجوان نہ آتا، میں نے گلینڈا کو میری سہانے
سے روکا اُسے دنیا کے نشیب و فراز سمجھائے مگر اُس کا صرف
انتہا اثر ہوا کہ جب میں آتا تو وہ میری سے ملنا ترک کر دیتی اور جب
میں چلا جاتا تو پھر اس کی طرف مائل ہو جاتی۔“

وہ ایک لمحے کے لیے چمک کا، سگارسے دو تین کش لیے۔
”لیکن پھر گلینڈا کی زندگی میں ایک عورت گوار تھیں لی اُنی تھیں“

نے اسے تم سے ملا دیا۔ وہ تم سے محبت کرنے لگی، اب وہ میری کو باکل فائوٹیشن کر چکی ہے اور صرف تمہیں چاہتی ہے۔ اس وقت جو صورت حال ہے وہ بہت زیادہ پیچیدہ ہے مگر مجھے یقین ہے کہ میں اور تم مل کر اسے سلجھا سکتے ہیں تمہیں اپنے ذہن میں صرف یہ بات یاد رکھنا چاہیے کہ میری بیٹی تم سے محبت کرتی ہے اسے تمہاری ضرورت ہے اور تم پر اعتماد کرتی ہے کہ تم اس کی اور میری مدد کرو گے۔

میں دیکھ کر فائوٹیشن میٹھا اس بڑے اور ذہنی فن کار آدمی کو دیکھتا ہوں اور وہ مجھے ایک تکلیف دہ احساس ہوا کہ تیس جھوٹ بول رہا ہے۔ فیمل بریٹی گن، وہ آدمی جس کے ایک ادنی اشارے نے میرے لیے ترقی کی راہیں کھول دی تھیں میرے ذہن میں چند متعین پہلو گرے ہوئے واقعات اچھڑے، مابش کا قتل، تھامسن کا قتل، بیک میٹنگ کی جھمکی، ایڈون، بیٹی، جو اور میری گلینڈا کی التجا میں کہ میں انہیں بیک لوٹنے کا منصوبہ بنا دوں۔ اپنے چہرے کو تاثرات سے صاف لکھتے ہوئے میں فیمل سے مخاطب ہوا۔

”تمہارا کہنا ہے کہ گلینڈا ابھی پر اعتماد کرتی ہے کہ میں تمہاری مدد کروں مگر میں تمہاری کیا مدد کر سکتا ہوں اور تم جیسا دولت مند بائوڈر سوچ والا آدمی آخر کب میری مدد کا طالب ہے؟“

”کیا مجھے تمہیں یہ یاد دلانے کی ضرورت ہے لاری اگر میں تمہارے کام نہ آتا تو تم آج بھی ایک معمولی مکینک بننے نہ فیمل نے کہا لیکن اب میری وجہ سے تم ایک ترقی پذیر کاروبار کے مالک ہو اور شرنوئی میں ایک معزز اور اہم شخصیت خیال کیے جاتے ہو۔“

میں فائوٹیشن بیٹیاں اور مگر میری نظریں آبی پر مٹی ہوئی تھیں۔

”مجھے اسی طرح تمہاری مدد کی ضرورت ہے لاری جس طرح کبھی تمہیں میری مدد کی ضرورت تھی، صورت حال بڑی سنگین اور خطرناک بن کر ابھی ہے اور اسے اب صرف تم ہی نبھال سکتے ہو میں اور گلینڈا دونوں تمہارے تعاون پر انحصار کر رہے ہیں۔“

”کیسی سنگین صورت حال“ میں نے پوچھا۔

”لاری ہم دونوں تم سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ اس وقت تم میرے لیے ہمنے احاطوں کا بدلہ چکانے کی پوری کوشش کرو گے۔“

”میں پھر لوچھوں گا شرنوئی کی لاری کون سی صورت حال ہے جو سنگین اور خطرناک بن کر ابھی ہے۔“

فیمل ایک دم سے بیباک ہو کر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے سے شفقت کے تمام تاثرات غائب ہو گئے، اب وہ چہرہ ایک بڑے ادا سے کا صدر تھا جو اپنے رلنے میں آنے والی ہر مخالفت کا سامنا کرنا چاہتا تھا۔

”تم ہم وقت ضائع کر رہے ہیں صاحبزادے۔“ اس کے لیے میں

نیز یقینی نہ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں کس صورت حال کی بات کر رہا ہوں مجھے بلانے کی کوشش مت کرو یہ بتاؤ کہ بیک میں کیا ہوا۔“

ادولڈ ان مرد مہر آنکھوں کی طرف دیکھتے ہوئے پہلی مرتبہ احساس ہوا کہ بیک کی ذہنیاتی میں فیمل بھی ملوث ہے اس اب اتنی جلدی سے گزر چکا تھا کہ اس انکشاف نے مجھے ذرا ہارمت اثر نہیں کیا۔

”تمہیں بیک کے بارے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے شرنوئی۔“ میں نے جواب دیا۔ وہ چاروں براہم پیشہ افراد بیک کے والٹ میں چہرے کی طرح بند ہیں ان کے ہر نکلنے کا کوئی راستہ ممکن نہیں ہے سوائے اس کے کہ میں انہیں باہر نکالوں میں نے تم سے دنیا کا محفوظ ترین بیک بنانے کا وعدہ کیا تھا اور شرنوئی کا بیک حقیقت میں محفوظ ترین بیک ہے۔“

آہستہ آہستہ فیمل نے اپنا سگارا اینٹ ٹپے میں سل کر گھما دیا۔ اس کے چہرے کی تانبہ جیسی رنگت کے نیچے مجھے زردی پھیلتی نظر آ رہی تھی۔

”تم مجھے یہ بتا رہے ہو کہ وہ سب بیک والٹ میں نہیں گئے ہیں۔ اس کی آواز میں کیکیا پٹھٹ مٹی صاف محسوس ہو رہی تھی۔“

اس کی خود اعتمادی ختم ہوتی جا رہی تھی۔

”وہ دنیا کا محفوظ ترین بیک“

مرضی اور تین غنڈوں نے جن میں ایک ایک سال بھی شال ہے، تمہارے بیک کو ٹوٹنے کی کوشش کی اس بیک کو جسے میں نے محفوظ بنایا تھا لڑکان کا یہ ہی انجام ہونا چاہیے تھا۔

”لیکن تم انہیں باہر نکال سکتے ہو۔“

”میں نکال سکتا ہوں مگر میرا اہلیا کرنی ارادہ نہیں ہے کیا تم چاہتے ہو کہ انہیں فراہم ہونے کا موقع دیا جائے۔“

وہ سناکت بیٹھا تھا، میں دیکھ رہا تھا، اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا کہ وہ اپنے غلیظ خول میں کھڑا ہلا ہے اب وہ ایک بڑا اور کامیاب بیک کا صدر معلوم نہیں ہو رہا تھا، بلکہ میرے سامنے ایک موٹا اور بوگڑا آدمی بیٹھا تھا جس کے لیے میرے دل میں کوئی عزت و احترام باقی نہیں رہا تھا۔

”انہیں لازماً فراہم ہونا چاہیے لاری اس کی آواز ایک کھوکھلے سرگوشی لگ رہی تھی۔“

”انہیں فراہم ہونے کا موقع نہیں ملے گا۔“ میں نے مضبوطی سے کہا۔ میرا اگلا قدم یہ ہو گا کہ میں انہیں لڑکان کے ہاتھوں کی بیک والٹ میں چار خطرناک مجرم قید ہیں چہرہ وہ پولیس کو طمع کرنے کا تو میں بیک جادو کا اور والٹ کھولوں گا میں نے اس طرح

طلب کرے گی، مجھے کسی دُکھی طرح سازش کے چندے سے نکلتا تھا، دوسری طرف مارش جھڑپے جو کچھ حاصل کرنا اس کا ایک سینٹ بھی کلینڈر کو نہ دیتا۔ وہ بھی مارش سے شاک تھی اور اس سے بچھا چھڑا جاتا تھی۔ یہی مارش یہ بھی جانتا تھا کہ میں اس کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتا ہوں کسی دُکھی طرح اس سے وہ نصائح چھین کر لے سکتا ہوں چنانچہ چند ہفتے پشیزہ وہ میرے پاس آیا، اس نے مجھے بتایا کہ میں کسی غلط فہمی میں نہ رہوں اس نے میرے اور کلینڈر کے فوٹو ٹرولوی بینک کے ایک سیفٹی ڈیپازٹ بکس میں رکھ لیے ہیں اور ٹرولوی بینک دنیا کا محفوظ ترین بینک ہے سیفٹی بکس کی چابی اس کے وہیل کے پاس ہے اگر کبھی بھی اسے کوئی حادثہ پیش آتا تو اس کا وہیل وہ فوٹو نکال کر اخبارات میں نہائع کر دے گا۔ اس وقت مجھے عسوس ہوا کہ مارش نے بڑی چالاکی سے کام لیا ہے، میں کبھی اس کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا گا میں ٹرولوی بینک کا صدر ہوتے ہوئے بھی اس کے ایک سیفٹی بکس سے اپنے مطلوبہ فوٹو حاصل نہیں کر سکتا تھا، میں بہت دن سے اس کو مارش میں تھا کہ کسی طرح میں مال طور پر اس قابل ہواؤں کہ مجھے اہل کی دولت کی ضرورت نہ پڑے اتفاق سے ایک ایسا کاروباری معاہدہ سامنے آیا جو مجھے یہ موقع فراہم کر سکتا تھا، معاہدہ تکمیل کے قریب تھا کہ مارش پھر میرے پاس آیا، اس نے کہا کہ وہ اگر کچھ چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے چار ماہ سے اور آخری ماہ مجھ سے چار لاکھ ڈالر کا مطالبہ کیا، اس نے کہا کہ اگر میں اسے یہ رقم ادا کروں تو وہ مجھے فوٹو ادا ان کے ٹیگز واپس کرنے کا، اس نے مجھے دو ہفتے کی مہلت دی اس وجہ کی کے ساتھ کہ اگر میں رقم فراہم نہ کر سکا تو وہ میرے اہل کی کتالے گا۔ اس وقت میرے ذہن میں یہ تجویز آئی کہ اس مصیبت سے بچنے کا صرف ایک راستہ ہے مجھے کوئی ایسا جراثیم پیشہ آدمی تلاش کرنا چاہیے جو وراثت میں گھس کر اس سیفٹی بکس سے فوٹو اور ٹیگز نکال لائے، تب مجھے ایڈون کا خیال آیا میں اور ایڈون برسوں پہلے۔

”میرے لیے مستقبل کا دار و مدار اس پر تھا کہ میں کسی بھی طرح وہ فوٹو حاصل کر کے انھیں ضائع کروں، ادا ان حالات میں ایڈون کے علاوہ کوئی ایسا آدمی نہیں تھا جو میری مدد کر سکے، میں نے ایڈون بات کرنے کے بعد عسوس کیا کہ وہ ذہنی مرعوب ہے وہ مجھ سے خندہ نفرت کرنا تھا اور ٹرولوی بینک کے سلسلے میں جو پولیسی کی گئی تھی اسے دیکھنے اور پڑھنے کے بعد اس کے لیے یہ ایک بنیادی انتقام تھا کہ وہ اس دنیا

کے محفوظ ترین بینک میں ڈاکہ ڈالے اور ساری دنیا کے سامنے مضحکہ اڑائے۔ وہ محض اپنے اسی انتقامی جو عسوس میں بری مدد کرنے کے علاوہ ہونگا مگر یہ اس کی غلطی تھی مجھے بینک کی رتی برابر پروا نہیں تھی میں صرف وہ فوٹو اور ٹیگز کو حاصل کرنا چاہتا تھا۔ یہ ساری داستان ہمیں نے انھیں ملا کم و کاست ستادائی۔

میں نے اس کی تباہی ہوئی باتوں پر غور کیا۔

”نہیں تم نے اب بھی سچائی سے کام نہیں لیا، میں نے نفی میں سر ہلایا یہ تھا کہ یہ ایک سفاک جھوٹ ہے کہ تم یہ سمجھتے تھے کہ صرف ایڈون ہی تھادی مدد کر سکتا ہے، کیونکہ تم اچھی طرح جانتے تھے کہ ایڈون کبھی بینک والٹ میں تہ نہیں رکھ سکتا اور یہ کہ دنیا میں وہ واحد آدمی جو یہ کام کر سکتا ہے صرف میں ہوں، چنانچہ تم نے مجھے حال میں چھانے کا منصوبہ بنایا تھا۔“

”میں یہ ہلک بند کر رہا تھا اس لفظ سے چڑ ہو گئی ہے، میں چھپا دیکھا یہ سچ نہیں ہے کہ تم نے ایڈون سے کہا تھا کہ مجھے احمق بنا کر دی وہ والٹ میں داخل ہو سکتا ہے۔“

فیرل نے اپنی پسینہ آلود پیشانی پر ہاتھ پھیرا، کچھ کھانا یا مگر الفاظ اور زبان اس کا ساتھ نہ دے سکے۔

”ماتنا ہی نہیں تم نے اور بھی بہت کچھ کیا، میں نے اپنی بات جاری رکھی اور اس کی تفصیل میں تمہیں بتانا اور میں صبا کہ میں نے نام بتا تھے کہ یہ کام صرف میں کر سکتا ہوں، میں اس بات کی کوئی پروا نہیں تھی کہ اس کے بعد میرا اور میرے مستقبل کا حشر کیا ہو جائے، تم صرف اپنی شہرت اپنی عزت اپنی عظمت کا چاہتے تھے خواہ اس کیلئے انھیں کتنی ہی زندگیاں سے کہیں نہ کھینا پڑے، تم نے دانستہ کلینڈر کو مجھ پر مسلط کیا، وہ مدد لگ کر جو نے تھادی کار کے پڑل میں پانی ملا دیا تھا ایک اور جھوٹ تھا جو مجھے خنارے کے لیے ڈانٹا گیا تھا، تم نے سوچا تھا کہ میں اس کے دامن میں چھپس جاؤں گا اور کھانا ادا کا دوست ثابت ہوا، اس نے ایک فرضی غور اثر کے عیس میں بہت اہم کام کیا، ایک طرف مجھے شکا کر دوسری طرف ایڈون کو غور دیا کہ شریف خسان اس کے لیے مشکلات پیدا کر سکتا ہے نتیجہ میں تم اس کو قتل کر دیا گیا، مجھے یہ بتانے کی کوشش کرنا کہ میں اس بات کا علم نہیں تھا کہ ایڈون مجھے مار ڈالا، بات کرنا تھا۔“

”میں تم کھانا ہوں لاری کہ میں نے ہر بات ایڈون پر جاری تھی جو کچھ ہوا اس کا شہادہ دار وہی ہے، یہ قتل کرنے کا دبا جب مجھے تھادی کسی بات پر اعتبار نہیں رہا، اہم



”کیا میں بادری کی کوتاہیوں کو وہ ایک آدمی کا گناہ کہہ سکتا ہوں؟“

جو بلاشبہ بلکہ کے اندر سے آتی تھی، فیرل کے لیے اب صرف یہ ہی ایک راہ باقی تھی اور جیسے کہ مجھے تو یقین تھی اس نے اس راہ کا انتخاب کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگائی۔



شرابی کی طرف واپس جاتے ہوئے میں نے فیرل کو اپنے ذہن سے نکال دیا، اب مجھے اپنے بالے میں غور کرنا تھا، میکہ اندازے کے مطابق والٹ کی ہوا مزید باچی گھنٹہ تک ایڈون اور اس کے ساتھیوں کے لیے کافی تھی، مجھے پولیس کو اطلاع دینے سے پہلے انہیں سے بات کرنا ضروری تھا، اب وہ میری آفری امید تھا، میں نے گھڑی دیکھی، دن کا ایک بجنا تھا، مجھے کچھ معلقا۔۔۔ نہیں تھا کہ میں نے اسے آفری دن کس طرح گزارا ہے لیکن وہ جس طبیعت اور مزاج کا آدمی تھا اس کے پیش نظر مجھے تو یقین تھی کہ وہ اپنے بڑی بچوں کے ساتھ گھر پر ہی کچھ کرنا جامل جائے گا، وقت بچانے کے خیال سے میں نے راستہ میں ایک کیفے ہر کاروں کی اور پبلک فون سے منہیں سے گھر تک کیا۔

”کون ہے؟“ منہیں کی آواز ابھری۔

”ملاری“

”اوہ لاری کی تم فوراً بیان آسکتے ہو؟“ اس کی آواز سے گھبراہٹ اور پریشانی ظاہر تھی، میں سمجھا کہ گھنٹہ بٹنے چالاک سے کام لے رہا ہے اور وہ مجھ سے واپس ہرگز نہیں کے ذریعے اپنا قصہ حال کرنا چاہتی ہے۔

جاننے کے لیے تم ہر بات کی قسم کھا سکتے ہو؟
میں نے ٹیپ ریکارڈ آن کر کے اس کا کیسٹ نکال لیا۔
”کم سے کم میرے پاس بچنے کا ایک چانس تو ہے مگر تمھارے پاس کچھ نہیں ہے۔“ میں نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔

جس اب میرا پلیرس کے پاس جبار ہوں اس ٹیپ اور ان دوسرے کیسٹوں کی مدد سے میں اپنی مدافعت میں بہت کچھ کہہ سکتا ہوں لیکن تم اپنی مدافعت میں کیا پیش کر سکتے فیرل! اچھی طرح سمجھ لو کہ تمھارے لیے عزت و نیک نامی کے تمام راستے بند ہو چکے ہیں، میں یہ رپورٹ تمھارے پاس چھوڑے جا رہا ہوں۔“

”خیر لاری، فیرل کی آواز میں بیچارگی تھی، ہم اب بھی اس معاملے کو درست کر سکتے ہیں میں تم سے صرف اتنا چاہتا ہوں کہ کل تک کوئی قدم نہ اٹھاؤ۔ پھر ہم کل کوئی ذکوئی راستہ تلاش کر لیں گے۔“

”کل تو بہت دور ہے، صرف چند گھنٹے بعد چار آدمی دینک والٹ میں دم گھنٹے سے مر جائیں گے، کیا تم یہ ہی چاہتے ہو؟“

”تم سمجھتے کیوں نہیں؟ ایک دیوانہ آدمی اور معاشرے کے تین غلط فکریوں، ان کی موت و زندگی کے لیے پروا ہے اگر وہ مگے تو پھر کوئی گواہ باقی نہیں رہے گا، اگر وہ اکشن کا سبب بنیں تو پولیس کے تب کوئی فرق نہیں پڑتا اور اگر انھوں نے فوٹو حاصل کر لیے ہیں تو میں اس لفافہ کو بچاؤں گا، جب منہیں والٹ کو ملے گا تو پہلے میں داخل ہو کر وہ لفافہ چھپا دوں گا، لاری میں تمھارے لیے بہت کچھ کیا ہے، خدا کے لیے اس وقت میرا ساتھ دو۔“

”اسی وقت ایک کارٹارٹ بزنس کی آواز سنائی دی اور ہم دونوں چورنگ گئے، مجھ میں سمجھ گیا کہ یہ کون ہو سکتا ہے۔

”تم کہتے ہو کہ کوئی گواہ باقی نہیں رہے گا۔“ میں بولا، ”لیکن گلینڈا کہہ چکی ہے کہ وہ تمام باتیں سنی رہی تھی اور اب وہ میری کو بچانے جا رہی ہے۔“

”اسے رکو میری، فیرل لوکھڑاتا ہوا اٹھا میز سے رپورٹ اور اٹھا ہوا اور کمرے سے باہر نکلا۔

”اس کی کیڈ لاک کا ریزی سے ریلیٹرک پر چل جا رہی تھی اس نے فائر کرنے کے لیے رپورٹ آؤنچا کیا مگر میں نے اس کا ہتھ پکڑ کر رپورٹ چھین لیا اور ایک طرف پھینک دیا۔

”میں تم سے کہہ چکا ہوں کہ اب تمھارے لیے تمام راستے بند ہو چکے ہیں۔“ میں نے کہا اور بلکہ سے باہر آ گیا۔

میں ابھی چند قدم ہی چلا تھا کہ ایک فائرنگ آواز سنائی دی

کیا پرغمال بنالیے گئے ہوئے ہیں نے آہستہ سے پوچھا؟
 "ہاں خدا کے لیے فرمایاں پیچہ اور دیکھو سب تک مجھ سے
 بات نہ کر لو کوئی اور قدم ہمت اٹھانا"
 "ہیں آکر رہیں" میں نے جواب دیا اور سپردا پس رکھ دیا۔



میں نے منیس کے گھر کے سامنے کاررو کی تو سامنے ہی فیل
 کی کبڑ لاک کھڑی نظر آئی، یہ سیکرٹاؤز کی تصدیق تھی میں جان
 گیا کہ اندر گھر میں گلینڈا مع ایک راولر اور کے موجود ہے میں کار سے
 اتر کر دروازے تک پہنچا ہی تھا کہ منیس نے دروازہ کھول دیا میں نے
 دیکھا کہ وہ بہت پریشان اور خوف زدہ نظر آ رہا ہے۔
 "خدا کے لیے بناؤ تو رسی کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟" منیس نے پوچھا۔
 "یہ عورت میرے بچل کو مارنے کی دھمکی دے رہی ہے وہ چاہتی
 ہے کہ میں ابھی اس کے ساتھ چل کر بینک کا والٹ کھول دوں جبکہ
 میں اسے سمجھانے سے تھک چکا ہوں کہ یہ میری جیب سے پتلے
 میرے لیے ایسا کرنا ناممکن ہے۔"

"مجھ کو تھکاؤ دوست یہ کر سکتا ہے کہ اسے گلینڈا کی آواز
 آئی۔ تم اسے لے کر اندر کیوں نہیں آتے؟"

منیس ایک طرف ہٹ گیا، میں کمرے میں داخل ہوا اور
 مجھے وہ ہی منظر دکھائی دیا جس کی توقع تھی، ایک بڑے عموں پر منیس
 کی بیوی مونیکا اپنے دونوں بچوں کو پیٹنے بیٹھی تھی، دلاکھنا ہارنگ
 خاموش تھا۔ وہی رو رہی تھی۔ گلینڈا ایک چھوٹی خود کار لٹل نے ان کے سر پر۔

کھڑی تھی اس کے برانداز
 سے ظاہر تھا کہ اس وقت وہ مارنے پر تلی ہوئی ہے۔ تم
 والٹ کھول کر میری کو باہر نکالو گے؟ اس نے مجھے گھورتے ہوئے
 کہا لاڈلہ مونیکا کی طرف دیکھا۔ اگر تم اپنے شوہر کی زندگی چاہتی
 ہو تو کوئی ایسی ویسی حرکت مت کرنا، تم نے پوریس کو اطلاع
 دی تو میں بھانے شوہر کو گولی مار دوں گی؟ اس نے راضی کا شیع
 میری اور منیس کی طرف کیا۔ چلو آگے قدم بڑھاؤ۔

میں نے دیکھا کہ گلینڈا وہ ہی غلی کر رہی ہے جو اڑھوں نے
 اس وقت کی تھی جب وہ بھی ہمارے ساتھ آکر شال ہو گیا تھا اگر
 گلینڈا دلیر غل استعمال کرتی تو اسے معلوم ہو جاتا کہ اگر وہ مونیکا اور بچوں
 کے پاس رہتی تو کوئی اسے ہاتھ نہیں لگا سکتا تھا مونیکا اور
 دونوں بچوں کو قتل کرنے کی دھمکی ایسی ہوتی کہ میں اس کے سامنے
 بالکل بے ہیں ہو جاتا اور مجھے والٹ کھولنا پڑتا لیکن وہ میری کو
 آواز کرنے کے لیے اتنی بے قرار تھی کہ اسے یہ بھی احساس نہیں تھا کہ
 اس طرح وہ اپنا واحد ترپ کا پتہ ضائع کر رہی ہے اور میں اسے
 یہ سوچنے کا موقع بھی دیتا نہیں چاہتا تھا، چنانچہ میں نے منیس کا بازو

پھڑا اور گھسیٹتے ہوئے باہر لے چلا۔
 "یہ معاملہ مجھ پر پھیر دو اور تم بالکل فاکوش رہو۔ میں نے
 اس کے کان میں سرگوشی کی۔
 گلینڈا مونیکا کو ایک آخری دھمکی دیتی ہوئی باہر نکل آئی۔
 "تم میری کار میں چلو گی" میں ہلایا یہ سیکرٹاؤز اور ازار
 اس کی ڈکی میں رکھے ہیں۔"

"تم بھی اچھی طرح سمجھ لو گلینڈا نے مجھ سے کہا کہ اگر تم نے کوئی
 چالاکی کی تو میں اس شخص کا جیبا اڑا دوں گی۔ تم کار چلاؤ۔ یہ تمہارا
 ساتھ اگلی سیٹ پر بیٹھے گا۔"

ہم کار میں بیٹھے گلینڈا بچل سیٹ پر تھی اور اس نے راضی
 کی نال منیس کی گردن سے لگا رکھی تھی، میں نے کار اسٹارٹ کی اور
 شرابی بینک کی طرف چل دیا۔

میری بات سنو گلینڈا! میں نے کہا "میں ہمیری کو باہر نکال دوں گا کہ یہ سمجھو
 کہ اب تمہارے پاس کے لیے بھاگنے کا کوئی راستہ نہیں ہے درہمیرل
 نے خود کشی کر لی ہے۔"

منیس نے ایک گری سانس لی مگر خاموش بیٹھا رہا۔
 "مجھے اس پڑے عیاش کی کوئی پروا نہیں ہے۔ گلینڈا نے
 جواب دیا۔ میری زندگی کا محور صرف ایک مرد کی ذات ہے اور وہ

ہمیری ہے۔ اگر مہلکی موت ہی آگئی ہے تو ہم دونوں ساتھ مر جائیں گے
 اور کسی غلط قسمی میں نہ رہنا تم دونوں بھی ہمارے ساتھ چلو گے۔"

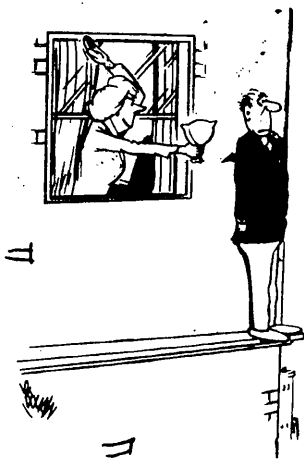
میں نے کار بینک کے سامنے روک لی، سوک پہ چننا اور
 کار میں نظر آ رہی تھیں گارڈا اپنے کیبن سے باہر کھڑا تھا۔ کار کی
 تو اس نے چونک کر دیکھا اور منیس کو پہچان کر سیٹ کیا لیکن پچیس
 کی نظر گلینڈا کی راضی پر پڑی۔ اس نے پھرتی سے اپنی بندھن کھینچ
 سے اتارنا چاہی اسی وقت گلینڈا نے اسے شرٹ کر دیا۔

"جلدی سے بینک کھولو" وہ بچی۔
 میں جلدی سے اترا، ڈکی سے اپنا تھیل نکالا، تھیلے سے نکلنا
 نکالنے ہوئے میں سے ہاتھ کا پتہ رہے تھے، آخر میں نے ٹین ہارنگ

اور بینک کا دروازہ کھل گیا، لیکن منظر میں گرگوں کی چیخ و پکار بھی
 تھی، میں نے ایک کانٹیل کو بھاگ کر آتے دیکھا، وہیں دیکھ کر وہ
 ڈکا۔ گلینڈا کی راضی دیکھ کر اسے صورت حال کی سنگینی کا احساس
 لیکن ابھی اس نے کوئی دوسری حرکت بھی نہیں کی تھی کہ گلینڈا نے فائر
 کر دیا اور کانٹیل اپنا سینہ دبائے زمین پر گر گیا۔

"انداز چلو" اس نے مجھے اور منیس کو آگے کی جانب بھاگنا
 ہم بینک میں داخل ہوئے، میں نے ہیرٹ لائنز کا دوسرا ٹرڈ
 دبا کر دروازہ بند کر دیا۔

"والٹ کہاں ہے؟ گلینڈا نے پوچھا



۔ اس طرف میں تے اشارے سے بتایا۔

اور گلینڈا دیوانوں کی طرح اس جانب دوڑتی مٹی گئی اور اپنی دیوانگی میں وہ اس غیر مرقہ شعاع کو بھی توڑتی گزر گئی جو حالت کے دروازے کی حفاظت کے لیے لگا گئی تھی نتیجہ میں وہ الارم یقیناً بجے لگا ہوگا جرنل صرف شرفی کے پولیس اسٹیشن میں بلکہ ایف بی آئی کے مقامی اور اس ایجنڈے کے آفس میں بھی لگا ہوا تھا اور اس کا نتیجہ یہ نکلتا تھا کہ چند منٹ کے اندر اندر منسلع میں موجود ہر پولیس مین بیک کر عمارت میں لے چکا ہوگا۔

گلینڈا والٹ کے دروازے کو اپنی رافٹل کے کندے سے پشیتے ہوئے چلا رہی تھی۔

”ہیری۔ ہیری۔ ہم میری آواز سن رہے ہو۔ گھبرا نہیں۔ میں تمہیں یہاں سے نکالنے آئی ہوں۔“

ہیں نے منہیں کا بازو پھڑک کر سرگوشی کی۔

”بیسے ہی میں اشارہ کروں تم جھگ کر اپنی جان بچانا۔“

گلینڈا نے ہلٹ کر میری طرف دیکھا۔

”جلدی سے اُسے کھو لو ورنہ میں اسے شوٹ کر دوں گی۔“ اس نے رافٹل منہیں پڑھان لی۔

۔ والٹ کے نفل کھولنے کے لیے ہمیں دوسری منزل پر جانا ہوگا۔ یہاں میں نے لفٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور نیوٹرلائزنگ کا بین ادباہ لفٹ کا دروازہ کھلا، میں اندر داخل ہوا، ایک تانبہ کے لیے گلینڈا جو چپکلی پر چھ منہیں کو دھکا دیتی ہوئی وہ بھی لفٹ میں آگئی، یہ اس کی دوسری غلطی تھی۔ اگر وہ منہیں کے ساتھ نیچے ہی ٹھہرتی تو میں والٹ کھولنے پر مجبور ہو جاتا۔

یہ ایک خود کار لفٹ تھی، اندر زیادہ کنٹرول نہیں تھی جس وقت وہ منہیں کو لفٹ کی دیوار کی طرف تھپتا رہی تھی تو میں نے لفٹ کا بٹن دبا دیا، پہلے دوسری منزل کا پھر چوتھی منزل کا یہ ایک خطرناک حرکت تھی مگر کامیابی کا امکان خاصا زیادہ تھا، لفٹ کا دروازہ بند ہو گیا اور لفٹ تیزی سے دوسری منزل کی طرف چلی، ڈر کی اور دروازے کھل گئے۔ یہی میرے لیے ایک موقع تھا گلینڈا مجھے بتاتی ہوئی لفٹ سے باہر نکلی اس نے منہیں اور مجھے دونوں کو زد پر لے رکھا تھا۔

”باہر نکلو۔ وہ چلائی۔

لفٹ کا دروازہ کھلا تھا، اس سے پہلے کہ منہیں اپنی جگہ سے حرکت کرنا میں اس کے سامنے آ گیا اور اسے اپنے پیچھے رکھتے ہوئے لفٹ سے باہر نکلے لگا۔

۔ سامنے سے ہٹ جاؤ۔ گلینڈا بولی اس نے اندازہ کر لیا تھا کہ میں اس سے چال چل گیا ہوں۔

”گلینڈا۔ میں نے مضبوط لہجے میں کہا۔ میری زندگی کا مطلب میری

کی زندگی ہے۔ تم نے مجھے شوٹ کیا تو میری بھی مر جانے کا اپنے پیچھے ہیں نے لفٹ کے دروازے کو بند ہونے سے نا اور بچ کر لڑا، اپنی جان بچاؤ منہیں لفٹ کو آؤ پر جانے دو میری نظریں گلینڈا پر جمی ہوئی تھیں کیا وہ گر لی چلائے گی؟ مجھے اپنی پشیمانی جھینکتی محسوس ہوئی۔

۔ گلینڈا میں والٹ کھول دوں گا میں، میری کو باہر نکال لائف گا۔ میں نے بلند آواز سے کہا۔

گلینڈا نے غصے، آئیس، بے بسی اور خوف کی ملی جلی کیفیت میں ادھر ادھر دیکھا، راہداری کے آخر میں آؤ پر جانے والی مڑھیل کو دیکھتے ہی دوڑ پڑی، اس امید میں کہ شاید ایک مرتبہ چھ منہیں کو پکڑ کر پر غمال بنا سکے، میں بھی اس کے پیچھے جاگا اور اسے زمین سے بچنے کی سنج لیا، وہ فرش پر گری اور اسی کے ساتھ رافٹل بھی اس کے ہاتھ سے پھٹ گئی، میں نے آگے بڑھ کر رافٹل اٹھالی، گلینڈا دونوں ہاتھوں سے منہ چھڑا کر رونے لگی، اسی وقت باہر سے پولیس سائرن کی گونجتی ہوئی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

لاس اینجلس پولیس کا کیپٹن پیرل جو پہلی کا پٹر کے ذریعہ پہنچا تھا منہیں کی میز کے پیچھے بیٹھا تھا میں اور منہیں اس کے سامنے بیٹھے تھے، ڈپٹی شیف ہینٹلے پیرل کے ساتھ کھڑا تھا، اس وقت پہنچ کیپٹن پیرل کے ہاتھ میں تھا اور وہ ان افراد میں سے تھا جو پہلے خزانہ معلوم کرتے ہیں اور پھر ان کے مطابق درست فیصلے کرتے ہیں، جس وقت میں نے بینک کا دروازہ کھول کر اسے اور بہت سے آدمی اور سادہ لباس پولیس والوں کو اندر آنے کا موقع دیا تھا تو اس نے

پہلے میکے ہاتھ میں پکڑی ہوئی رافیل کو دیکھا جسے میں نے فوراً ایک پولیس مین کے حوالے کر دیا، پھر اس نے پوچھا کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔

”بنیک والٹ کے اندر چار خطرناک آدمی گھر گئے ہیں۔ میں نے بتایا کہ ایک عورت دوسری منزل پر ہے۔ یہ رافیل اسی کی ہے وہ اس گروہ کی ایک رکن ہے۔ بظاہر اب وہ غیر مسلح ہے لیکن وہ بہت خطرناک عورت ہے۔“

کیپٹن پیرل نے یہ اطلاعات ہسکے کا تاثر ڈال بھی تبدیل ہو کر بغیر کسی تردد سے سنیں اور پھر اشارہ کیا، دوسرا وہ لباس آدمی اپنے ریلواری نکال کر اوپر چلنے والے زونہ کی طرف پلکے پلکے دوڑا، ایک ہسکے کی آغوش میں نے گلینڈا سے محبت کی تھی، شاید اس محبت کا کوئی شائبہ ابھی تک باقی تھا۔

”والٹ میں ہر گز شک نہیں ہے، مسلح ہیں، کیپٹن نے پوچھا۔
”ہاں اُن میں سے ایک بے رحم خائن ہے، باقی بھی کچھ خطرناک نہیں ہیں۔“

”ٹھیک ہے پہلے ہم اوپر جا کر اس عورت کو دیکھتے ہیں۔“
ہم دوسری منزل پر لفٹ سے اترے تو دو ماں ایک ڈراما ہو رہا تھا، ایک پولیس مین مینس کے دفتر کے قریب ادھر ادھر جھانک رہا تھا اور دوسرا دفتر میں قدم رکھنے کے لیے تیار تھا۔
”درا ٹھہرو، کیپٹن نے نکارا۔“

”وہ دفتر کی کھڑکی کے باہر کانس پر کھڑی ہے اور نیچے کوٹنے والی ہے۔ ایک پولیس مین نے بتایا۔“
کیپٹن محتاط انداز میں آگے بڑھ کر دفتر میں داخل ہوا، اس کے پیچھے تھا، گلینڈا ایک کھڑکی پر چڑھی بیٹھی تھی۔ اس کے دونوں پیرا پارکس پر تھے، پشت ہماری جانب تھی وہ نیچے جھک کر مڑک پر جمع ہونے والے جسم کو دیکھ رہی تھی۔

”مجھے اُس سے بات کرنے دو، میں نے کہا اور کیپٹن پیرل کو ایک طرف ہٹانے ہوئے میں کھڑکی کی طرف بڑھا۔

”گلینڈا! میں نے نرم لہجے میں اسے پکارا۔“ انداز میں میری کوالٹ سے نکالنے جا رہی تھیں ظاہر ہے باہر آنے کے بعد وہ تم سے بات کرنا چاہے گا۔“

میری آواز سن کر وہ گھومی، اس کا چہرہ بالکل سفید اور آنکھیں کسی ایسے خوف زدہ مالدار کی طرح تھیں جسے ہر طرف سے گھر لگا گیا ہو۔ میں نے اس عورت سے محبت کی تھی مگر اب اس کے چہرے میں کوئی ایسی بات نہیں تھی جو محبت کی کسی بھی چنگاری کو جوا دے سکے۔ یہ چہرہ جوں جوں دفتر میری نگاہوں کے سامنے تھا میرے لیے بالکل اجنبی تھا۔

”میں نے کہا تھا کہ میں اور میری کیپٹل نہیں مر رہے تم بھی ہمارے ساتھ دوسری دنیا کا سفر کرو گے۔“ وہ ایک دم چلائی اور اپنا ہاتھ سبلے نیچے کیا جس میں اسی اشاریہ بائیس لود کا ایک ریلواری ہوا تھا۔
”بلکہ تم ہم سے پہلے جاؤ گے۔“ اس نے ہاتھ اٹھایا۔

میں نے پیچھے ایک دھماکا مچا کر کہا۔ کیپٹن نے اسے عین وقت پر نشانہ بنا دیا تھا، میں نے اس کی پشتانی سے غور اٹھایا، مگر یہ منظر صرف ایک ثانیہ کے لیے تھا، دوسرے لمحے وہ جھوٹی اور کھڑکی سے نیچے گرتی چلی گئی۔



معلوم نہیں میں کتنی دیر تک اس ایک سکتے بیسی حالت میں کھڑا رہا کہ مینس نے میرا بازو پکڑ کر مجھے چونکا دیا۔ اس کیپٹن مجھ سے والٹ کھولنے کو کہہ رہا ہے اور میں اسے مسلسل سمجھا رہا ہوں کہ یہ بات پیرکس سے پہلے ناممکن ہے۔ وہ بولا۔

”میں اسے کھول سکتا ہوں، میں نے سوچا کہ سب کچھ اس کے حوالے پر کیا۔“
”یہ تم کا کہہ رہے ہو مینس نے مجھے گھور کر دیکھا۔“

”کیسے ہو سکتا ہے؟“
”اچھی بہت سی باتیں ہیں جن کی وضاحت ہونا ہے کیپٹن پیرل نے کہا۔“ مجھے تفصیل سے سب کچھ بتاؤ۔“

چنانچہ مینس کے دفتر میں اس کی کینے کے سامنے بیٹھ ہوئے میں نے آغاز سے انتہا تک ساری داستان کوئی ایک بات بھی چھپاتے یا تبدیل کیے بغیر بلا کم و کاست سنائی میں ماننا تھا کہ ایک گوشہ میں بیٹھا ہوا پولیس کا اسٹیڈیو گرافیری زبان سے نکلنے والے ایک ایک حرف کو کھنکھاتا رہا ہے، مجھے اندازہ تھا کہ یہ کمانی کل جلی مشروخوں سے اخبارات کے صفحوں پر شائع ہوگی، میں سمجھ رہا تھا کہ مشروخوں میں میرے مستقبل ختم ہو چکا ہے مگر اب میں معز و پروا اہل ہر منزل سے گزر چکا تھا۔

جب میں خاموش ہوا تو کہے میں ایک گری خاموشی بھاگتی رہی اس نے اپنی جیب سے فیرل کے بیان کا کیس نکال کر کیپٹن کو دے دیا۔

”یہ فیرل کا آخری بیان ہے میں نے کہا۔“ اس کی سیکریٹری کے پاس باقی دو نوٹس ٹیپ اور ریلواری خط ایک پارسل میں بند رکھے ہیں۔ فیرل اس معاملے میں بالکل ابتداء سے شامل تھا، تھیں اس کی لاش بنگلہ نمبر ۸۔ سی روڈ پر پین بے میں مل جائے گی۔“

کیپٹن نے ڈیوٹی شیوٹ پینٹ کے ہارنٹ کی کہ وہ مذکورہ بنگلہ جائے اور اپنے ساتھ ایک امیونٹس بھی لیتا جائے۔ آخری دیر میں نیچے والٹ کے دروازے کے سامنے پولیس پارسل بزموں کے استقبال کے لیے اپنی تیار ہونے لگی تھی، چار انتہائی روشن اور

طاقت و لائٹس اس طرح نصب کی گئی تھیں کہ ان کی روشنی براہ راست دروازے پر پڑتی تھی، ان لائٹس کی آڑ میں بائچ بہترین نشانہ بازی سبب نہیں گئیں لے کر اس طرح بیچہ گئے تھے کہ بغاہر نظر نہیں آتے تھے، دس پولیس کے جوانوں نے بینک کے دروازے کو روک رکھا تھا۔

”کیا وہ لوگ ہماری آواز سن سکتے ہیں؟“ کیپٹن نے پوچھا۔
 ”نہیں“ میں نے جواب دیا۔
 ”کیا کوئی ایسا طریقہ ہے کہ ان سے خود کو قانون کے حوالہ کرنے کرکھا جاسکے؟“

”نہیں“

”بھر مجھو دی ہے؟“ کیپٹن نے کندھے اچکائے اور اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ اگر وہ لوگ مقابلہ کریں تو اس کا پورا جواب دیا جائے پھر میری طرف دیکھ کر کہا کہ وہ تینا سچے میں والٹ کا دروازہ کھولیں میں اپنے آلات کا تھیلہ لے کر دوسری منزل پر گیا مینیں اپنے دفتر میں اکیلا اور پہلے سے بہت مطمئن بیٹھا تھا، وہ اپنے گھروں کو کہ اپنے بیوی بچوں کو بھی اطمینان دلایا تھا۔

”لاری“ اس نے نرم لہجے میں کہا۔ میں جانتا ہوں کہ آدمی کسی بڑے داؤ میں آنا ہے تو کیا بڑا ہے۔ فیمل جیسا بڑا شخص بھی اس داؤ کا مقابلہ نہیں کر سکا، میں یقین بنانا ہوں کہ کم بھ پر پھوڑ کر کہنے ہوؤ میکے میں میں جو کچھ ہوگا اس سے دریغ نہیں کروں گا تم نے میری اولاد کے بچوں کی زندگی بچائی ہے۔“

مگر میری نوبت مینیں کی طرف نہیں تھی۔ میں اُن چالہ آدمیوں کے ہالے میں سوچ رہا تھا جو والٹ میں بندھے تھے میں والٹ کھول دوں گا تو پھر کیا ہوگا، ممکن ہے وہ اپنے آپ کو پولیس کے حوالے کر دیں مگر اس کا امکان بہت ہی کم تھا، ایڈوں کے ہالے میں مجھے یقین تھا کہ اب وہ اپنی باقی زندگی جیل میں بسر کرنے کے بجائے مرنے کو ترجیح دے گا۔ بٹنی کے متعلق بھی پولیس وائٹ سے کہا جاسکتا تھا کہ وہ دروازہ کھلے گی کر لیں کہ پوچھا دیکھتے ہوئے باہر نکلے گا، البتہ میری اور خوشامد مقابلہ کر لیں۔

میں نے مینیں سے کہا کہ وہ ابھی اس موضوع پر بات نہ کرے اس کے لیے بہت وقت چاہیے میں نے اپنے آلات نکالے اور اپنی تیاری مکمل کر کے کیپٹن کو اطلاع دی کہ اب وہ جب چاہے والٹ کا دروازہ کھل سکتا ہے اس نے ایک منٹ کی مہلت مانگی، میں نے دو منٹ کے بعد اپنا کام شروع کیا، چند سیکنڈ میں والٹ کا دروازہ کھل گیا، میں نیچے جھکا، بیڑھیوں پر غصہ کر میں نے فائرنگ کی آوازیں سنیں جب تک میں نیچے پہنچا ساری کارروائی ختم ہو چکی تھی میرا نراؤ کچھ غلط تھا اور کچھ میسج۔

ایڈوں خون میں نہایا ہوا ایک طرف پڑا تھا، مینی دیوار کے قریب فرش پر گر ہوا زخمی حالت میں اپنے خالی ہاتھ سر کے اوپر اٹھائے بیٹھ رہا تھا۔

”مجھے موت مارو“ مجھے موت مارو۔“

راہدار کی یہ تقریباً وسط میں جو جگہ جس و حرکت پڑا تھا اس کا سینہ گولوں سے چھلنی ہو چکا تھا، میں نے آخری بیڑھی پر کھڑے ہوئے یہ افسوس ناک منظر دیکھا۔ میری کہیں نظر نہیں آ رہا تھا، میں وہیں ڈک کر والٹ کے کھلے ہوئے دروازے کی طرف دیکھنے لگا ایک پولیس مارجرنٹ نے اپنی محفوظ پوزیشن سے پکار کر کہا۔

”بھاری سلامتی اسی میں ہے کہ اپنے ہاتھ سر سے بند کیے باہر آ جاؤ۔“

کافی دیر تک کچھ نہیں ہوا اور تب پھر اپنے ہاتھ اوپر اٹھائے میری آہستہ آہستہ والٹ سے باہر نکلا، میں نے اسے گھور کر دیکھا طویل قامت، سرخ فامی والا، چہرے کی رنگت کسی قدر زرد اور کم لہجے سے ہو چکا ہوا، میری زندگی کا واحد مرد، کلینڈلے کہا تھا، کم سے کم وہ زرد نہ تو تھا، اس کی طرف دیکھتے ہوئے میں محسوس کرتا تھا کہ اس کی شخصیت میں ایسی کون سی بات تھی جس نے کلینڈلے کو ایسا بنا دیا تھا، اس کی گردن اب بھی تنہی ہوئی تھی، اب بھی اس کی ایک ایک ادا سے خود اعتمادی ظاہر تھی۔ اب بھی اس نے اس قدر نامساعد حالات کے باوجود شکست قبول نہیں کی تھی، شاید وہ ہمیشہ سے ایسا ہی تھا اور زندگی کی آخری سانس تک ایسا ہی رہے گا۔

مینی کو اسٹر پھر پڑا لے کر باہر لے جایا گیا، چار جوانوں نے میری کواپنے گھیر کر لے لیا، ان میں سے ایک نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑی ڈال دی۔ میری نے چاروں طرف دیکھا، اس کی نگاہ مجھ پر پڑی اور اس کے ہونٹوں پر ایک چھپکی سی مسکراہٹ آ گئی۔

”مجھے کوئی افسوس نہیں“ وہ بولا۔ کوئی بھی مہینہ ہر بازی نہیں جیت سکتا، تم نے اس کھیل میں بڑی ذہانت کا ثبوت دیا۔“
 ”میری میں یقین بنانا چاہتا ہوں کہ کلینڈلے تمہارے نمک بجانے کے لیے ہر وہ کوشش کی جو وہ کر سکتی تھی وہ معجزی ہے۔“ میں نے کہا۔

”کون وہ فاحشہ؟“ میری نے بڑی لاپرواہی سے جواب دیا۔
 ”مجھے اس کے مرنے جینے کی کوئی پروا نہیں اس کا صرف ایک ہی مصروف تھا اور اس میں مجھ کو کوئی خصوصیت نہیں کتنی؟“
 اس نے اپنے ہاتھ سے مجھے ایک طرف ہٹا دیا اور پولیس کے سٹج جوانوں کے درمیان کمال بے تحاشی سے چلتے ہوئے بینک سے باہر نکل گیا۔